Dīwān-i-Jān Ṣaḥib
(Hindustani poetry).
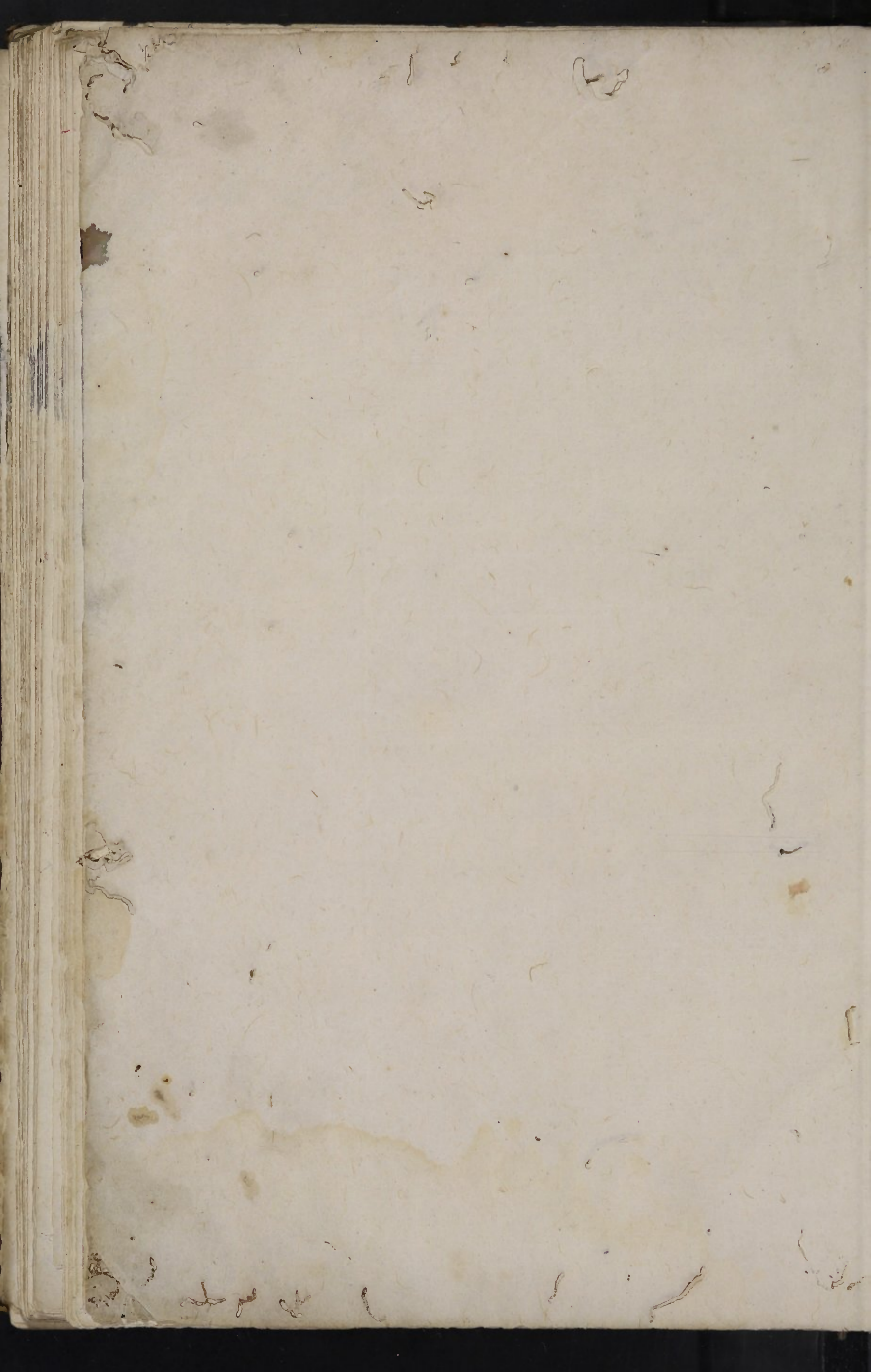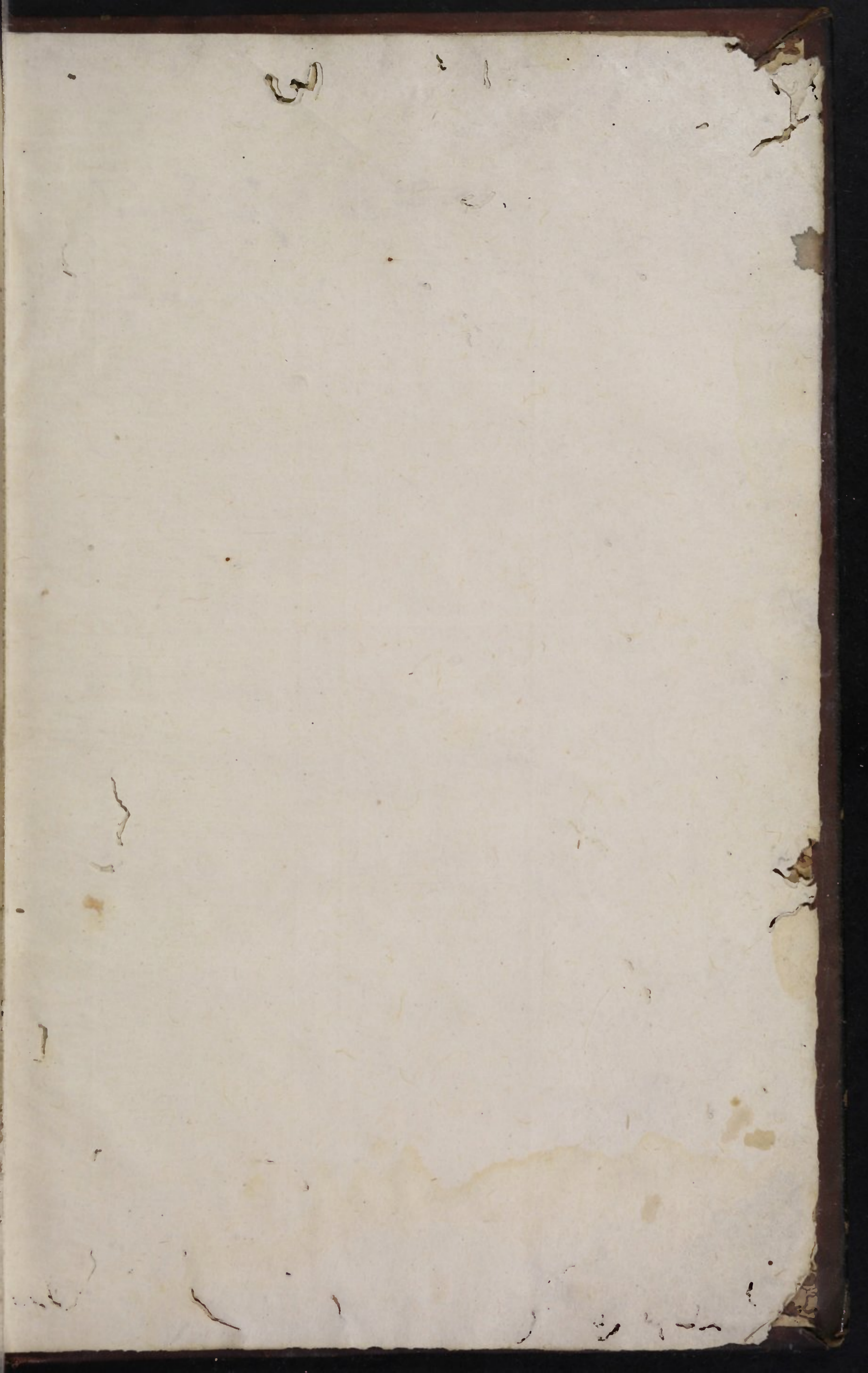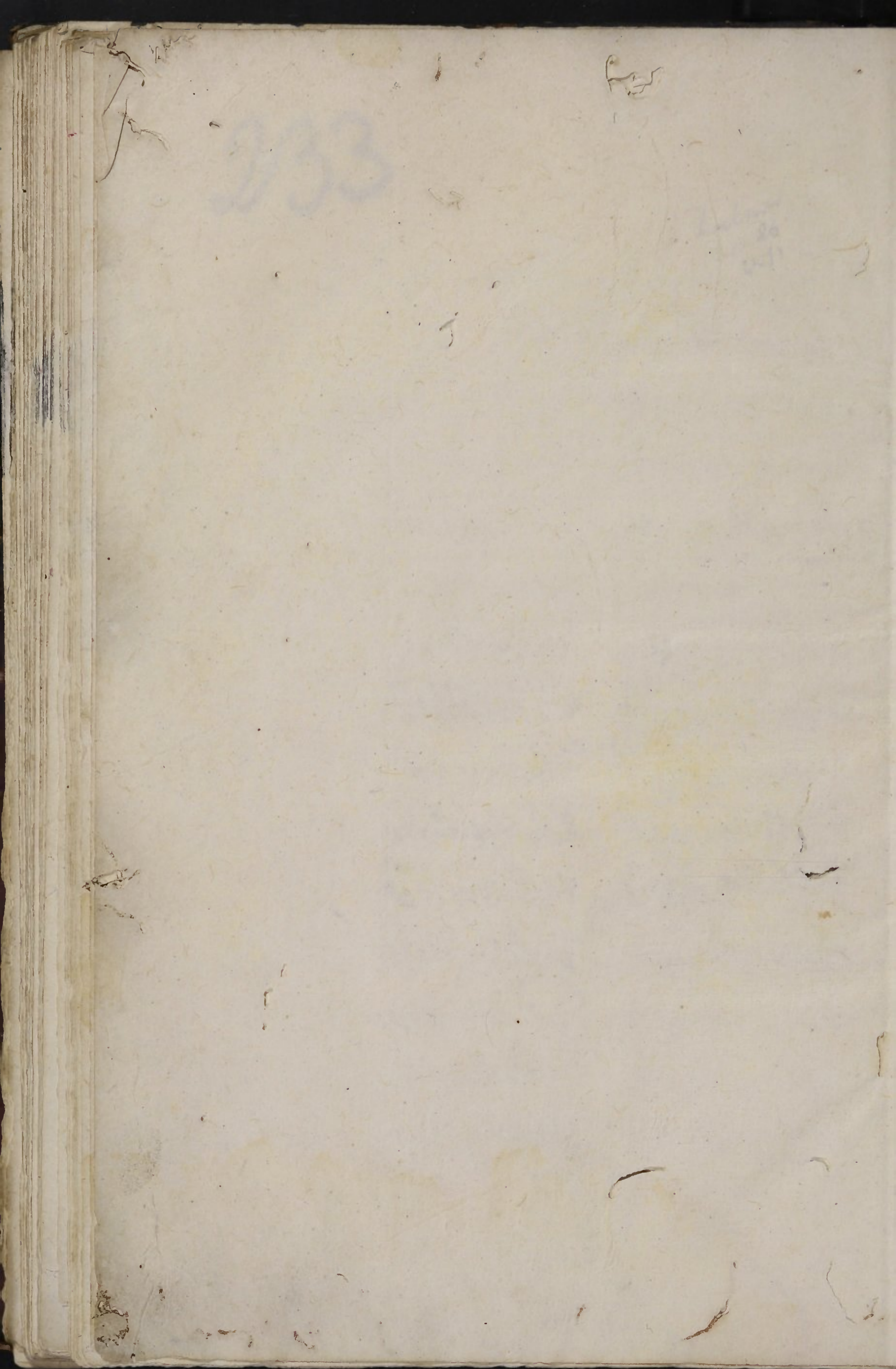
بسم اللہ الرحمن الرحیم

شان میں اللہ کی مطلع وہ ہو دیوان کا / جیسی بسم اللہ بہانک ہے قرآن کا

ذکر ہر مصرع میں آیا ہے خدا کے شان کا / لوگو رب اللہ مطلع ہے مری دیوان کا

حسن مطلع اسکا ای نور نبی کا وصف ہے / قول بیشک سچ ہے یہ میری محمد جان کا

بولا کا عدسی علم یہ قطعہ جب لکھی لگے / رعب سے حرفوں کے دل ڈرجای ہر انسان کا

حیدری حاتم خدا کی شیر کے لوہے میں / شور جو ہے شیر ہی وہ فلک کے میدان کا

وصف میں بیبی کی بچوں کے جو دو مصرع لکھے / ہو گیا پر نور وہ مطلع میری دیوان کا

مدح میں بارہ اماموں کے کہوں بارہ جو شعر / عرش پر ہو ذکر اس بارہ دری کے شان کا

بہت اہل بیت کے لوہے میں جب دم مرا / آئینہ ہی آئینہ دل ہو گیا انسان کا

جو نبی کے آل اور اولاد کا دشمن ہوے / دین و دنیا میں اسے رتبہ ملا شیطان کا

اردو پہلا

آرزو دل کی یہی ہے اُس دم مروں جب جو شیں   روٹھ کر مبتلا ہو جب جاکے مری اوس کا

مرتے دم ابتدا ہووی جان صاحب جان پر
پڑ پہنچ تن کا نام نکلے منہ سے اور رحمان کا

شکر کا خالق کے بندی نے ادا جب کیا   کیا حقیقت ہے میری جب مرا رتبہ کیا

اوسکی قدرت ہے نرالی جو کہو سو ہی بجا   خاک سے بتلی کو اپنی شان سے گویا کیا

ہائے ہائے باری جب میں روئی ہائے دریا بہہ گئے   میری آنکھوں نے دو دریا بجا سے دعوا کیا

بیٹھوں رکے چاند کا بدا کیا اُس سے جلن   چھپ کے آدھی رات کو وہ گھر میری آیا کیا

اُس کا جھگڑا سچ مانا تہا میں نے سمجھا   سو نہ جانا جا کسی نوبت کا ہے کو نڈا کیا

مفت رکھا اُس سے مجکو دم میں اسکے آ گئے   میں عبث جیلا سی کبھی ہجر و تمن کیا کیا

اوس بہ میں مرنے بہی ما لگا اوسنے جو مینی دیا
جان صاحب سے کبھی پیار انہ میں بیپا کیا

کیا منہ ہے منہ چڑای کوی اس زبان کا   کس مردوی کو علم ہے مری زبان کا

مردوں میں آ کے بہار کہتے رہی میں ہول   دیکھا نہ منہ زبان کے قینچی نے سان کا

جمشید کا پیالا میری فکر ہے ہوا   مضمون اینہ کیا سارا جہان کا

موندھا ہوئی زیب گھٹ گئی کیا جہان بڑھن   نارنگیوں سے بہر گیا کو لامکان کا

معنی کی بولی رہ گئی اب شعر میں جگت

ای جان بہو انکو کہا ہی کے بیان کا

جوری ہوی تیا نہیں لگتا ہی مال کا
گھر گھر گلا کرونگی اچی کوتوال کا

جھوٹھ ہی منہ لگی ہنسی ہر جگہ کی جرات
مردون سے ہو جواب نہ میری سوال کا

سوتی ہین اب وہ جن سے محل کی ورش تھی
کٹہا ہوا نصیب نہ جسکو نہال کا

ہوتا نہیں ہی ایسا ہو بیٹیون کا طور
جو بانک دیدہ دیکہا ہی اکثر چھنال کا

ہمسای میری سر کی قسم اٹہو ضرور
کونڈا کرونگی جمعہ کو سید جلال کا

بدنی لگا میں کس لئے مجاہت اسکی
مالک ہے اب وکیل میری انفصال کا

مرزا جوان کو ہیڑو کا اپنی دکہا نہ کہاو
تہ ہاتھ ہاتہ کی شوق سے تو رکہدی ازال کا

چہپ چہپکی پاس ای بوا شہزادی جانکی
ہی لاکہ بار اپا ہزار اکا ہالی کا

درد و کی ماری مری ہون لیتی ہین خبر
کیا کہو کہ نہیں ہین انا ہی فال کا

بس پہوڑ کی لہو کہ بہاونگی مذتان
گر بال بال لگا ہو گا اچی میری لال کا

ایسا نکہٹو بلی سے میری بندہا ہوا
او لٹا بڑا ہی جھگڑا اگلی روٹی دال کا

ای باجی اسطرح نہین چہپتا کسی کا عیب
جسطرح چاند رہا ہی بدلی میں ڈہال کا

وہ جان صاحب اب ہی ریختی کی دہوم
مندر کہ جیسے شہرہ ہی ہر جا جمال کا

کبھی ہون دلہن جب سسی مجھی تو نظر پڑا — خالی بجای جان ملا کو نظر پڑا

پہنتی کھون چراغ نبی کے ہی جھوج من — محرم کے جب کوٹھڑی مین جگنو نظر پڑا

مو سے کلک و بلی کو معراج ہو گئے — مریم لسا جو اسکو سیا تو نظر پڑا

ہونی بھے مجھکو عید سمندر مین اس گھڑے — پہر اچہار جب کوی ٹاپو نظر پڑا

جو جا ہین اجار ور یہہ لاہور مین کرن — گلی مین ایک ایک یہ ہندو نظر پڑا

سب جھوٹ ہی مین انکی لیسی ہو چلی جراب — سچا عمل کسیکا نہ جادو نظر پڑا

یہہ سات بیٹے ہیون کے ہوا لعد الفاق — کنی مین پکمای زو نا جو نظر پڑا

پہل وسی ہنسای سے یہی نہ مجھکو ملا بھا — دنیا مین کوی اپنا نہ لاگو نظر پڑا

مسنے جراب ہی نہی کو کا نو ڈھونڈہ لا — سوسن کو طاق مین ہنین ما جو نظر پڑا

ہاتھون سے دلکو تہام کے جو کہٹ پہ کہڑی — پٹ ہیڑنی مین اسکا جو بازو نظر پڑا

جس مردوی کے بیچی میرا گھر ہو ا تباہ — برسون کے بعد پہر وہی الو نظر پڑا

حلگ ہر کو اور للو کو اسپر ہون مارتی

ای جان شاد ہو گئی جب تو نظر پڑا

وہ وار گور جیا پلے کبھی جو نام الفت کا — کر دے دشمن کے دشمن کو ہوا ار جات کا

نہ لیہ کو ابہی ہمہ سے او سینے سر دہا لگا ہی عصمت کا — اری عزت لسا تجکو رہن کچہ پاس حرمت کا

ابھی سے دل پڑا اسکا کوڑی عشق کے پالے
خدا حافظ ھی ای حرمت میری بیٹی کے حرمت کا

میرا ایک نام بد ہوگا وہ جو زید کا رہی روشن
دیا ہی رنج مجھکو جب گلا کرتی ہون راحت کا

رہی اٹھارہ مرد ولسی حج الکدن اشرفی خانم
جلن ٹکسال والی سے سوا ہی اسکی ہمت کا

خصم دو چار رو و لگا ای تو اوس کا پاس ہے
بڑی حسرت کہ لگا سامنا ہو دلکا دشت کا

لگا میٹھا برشی جیسے یہ صورت ہر لگی ہے
کہیں مشاطہ کر پیغام اب مصری کے لب کا

لگا ہی صبح سے رو رو کے یہ دن شام تک سیلی
اٹھی جو سو کے منہ دیکھا عجب کمبخت راحت کا

صنوبر آگیا غش مین ہوئے سو جان سے عاشق
عجب بوٹا سا قد اسکا ہوا ہی قیامت کا

مل کے اسکے تو نیک طرح بن بن لگا رہے
اوڑی دنیا سے جلدی نام ایسے بی مروت کا

اگر دوزخ ھو تا ور کرنا اون جنت کے
ہی رتبہ سوم کے حرمت حاتم کے سخاوت کا

نہ مانو مہ کم بجی کے حق مین کا نٹی بونی ہو
سنن یہ وقت ہے ای بیگما صاحب مروت کا

ہر ہای کیون رنج موا ولہا جنے یوسف کو
کیا خانہ خراب اسکو دکھایا کوچہ الفت کا

اگر رستم فتح خان ہے تو ہو مین سو رہا رنڈے
چلا تلوار کے آگی ہے کسدن زور طاقت کا

رہ ہی استاد مجکو حافظ اونسے کیا نسبت

کیا ہر نام روشن رکھی نے سب ہی لست کا

کرو اکی با بامست سی نسخہ اشراب کا
کرنا بدن کو ملک سے رکدیا شراب کا

ملو ارانہ

کلوارنے یہ مرتا ہی لطف اسکی رتش پر
قلقلی کے گومن کیون ہو حباب شراب کا

یہہ رو کی ابن کہی ہین الک مست کے لیٹی
لی دیکھہ انکھین بن کٹن ہنکا شراب کا

انا خدا کی گھر مین جو ہو نا ہماد اد خل
پانی کے بولی یہہ بھی پرستار شراب کا

زندی کسے شرابی سے میری لگی کے انکھہ
تعبیر سن جو خواب ہے دیکھا شراب کا

مرنی کے بعد قبر مین ڈہیلی کے جا بوا
رکھہ دینا میری پہلو مین شیشہ شراب کا

مستانی سوت پر پڑی خالی میرا و بال
پڑ جای اسکے حلق مین پھندا شراب کا

بچی ابھی کواری ہے تو سر ڈھکا ہین
لکھوانہ جیبری والی سے نسخہ شراب کا

انکھین کسے کی دیکھہ کے مہوش ہو گئین
نرگس کے منھہ پہ دواجی چھیٹا شراب کا

مسکین رکہین ہین شیشہ ہے دل کیون مست ہو
باجی یہہ میرا کوٹھا ہی کوٹھا شراب کا

ای جان نی بیٹی سن آپا ہی دلکو چین
بیڈول پڑ گیا مجھی جھبکا شراب کا

راہ رسوای کی نی ہی یہہ مو اکثر چلتا
دل سے لاچار ہون کچھہ بس ہین اسپر چلتا

لا کہہ بیٹھا ہی کو سانپ ہے باہر چلتا
ہی مثل سیدھا وہ ہی بانسی کے اندر چلتا

یہہ وہ بچہ ہی ہین روز ہی اسپر چلتا
گھٹون دیکھی کی یک ہی بہتر چلتا

تو ہی زیبوانی وہان جانی ہے سکن جانم
لونڈ لون مین بری جانم کی ہی ٹھوکر چلتا

اسکو اپس یا عین جیتا ہی من گرو او تے
مہر اشمشاد بہ قابو جو صنوبر چلیا

سانبہ رنگا ہری خانم کے وہ سانی کی طرح
عشق ہوتا تو وہ ڈوسے کی برابر چلیا

سوت کے مانگ میں دل الکا ہی الکا جا سے
رات کو راہ مسافر بھلا کو نکر چلیا

آئی گردش ہے عجب مہ دون کے ردری
ہر محل میں تو اچرجا ہی بی گھر گھر چلیا

موتی کا ہر جو بڑی روشنی من بسی ہوے
دال لیا گلیے سری جا وو وہ مجہ پر چلیا

رشتہ بہنائی کا توڑن کی وہ چوڑین ٹھم جان
خوب تب ہوا اسے جو چڑھی مجہ پر چلیا

سوم نینون سے کھلا ہو لسی جو کیلی جو
چال وہ مجہ سے بلی لڑکے نہ کیو نکر چلیا

دنیا جو رائی ہے رزاق ہے مودی میرا
خرچ اوس من کا کیا اتنا ہی ہے اون پر چلیا

ہیچ نن باک کے ہی آس مجی ای باجے
جیا صدقی سے مرا سارا ہی تیئر چلیا

جانی تو جیندی میں معتاب کو ابہی نکر
حال جب جو میری سانبہ ای دلبر چلیا

ویں جو مجہ بندی کو کچہ کیا منہ ہی اس لنگا کا
اج ملک بینا ہین ہارا ہوا ہی کال کا

ہو وہی عالم اہلی لالہ ہر گو بلبل کا
جسطرح جیوڑا لگا ہی لالا مرت لعل کا

سوم کے کہر من مسان کے دال گلیتی نے ہین
ہر م راکس جان لنگا ایکہ لیلی کا لکا

وہ تو وہ ہوتا گا ٹر ہی لو کا ٹر ہی ہاموی ہین
ہی گرو گہنسال تیرا تو اگہوری بالکا

نام ادمی کا

نام پر دوسی کے درواری کے لنڈی جی بدے — جو رنگ جوبٹ کرین وہ منہ ہی چکلا کا

رہ گیا کس شوم کا سی پیٹ یہ جنتی بہن — شبر وان مہتاب کو پتہ نہ ہی سوال کا

جان صاحب حسن سے کنول جاتی ہے ہر ایک بری

ریختی سنج مجھ سی بالنساہی یہ رتال کا

کیا ہمکو سڑی کوئی زناخی نے گھرایا — اچھا سہن کرنا ہی اجی ذکر پر ایا

اوجڑا ہوا ابادی کا جب گہر نظر ایا — رونے لگی مین دیکھ کے جی میرا بہر ایا

نرگس بھی بیمار کیا عشق نے جسکی — ایکدن نہ خبر لینی کو وہ بے خبر ایا

بد بات نے بو پہیلی نے مشک کی طرح یہ — صندل میری گہر مین کبہی عنبر اگر ایا

خورشید نے قطبین کو دیا جوڑا گنان کا — کرنے میری مہتاب کا گٹری جگر ایا

گو اگلے لگا مردوا اپنا جہوٹی کا دیور — کبہی مین بہری جاکی ہر ایام اترایا

جہوٹے

باجنٹی کو میری شہر ولیجانی کی ہی عادت — ہی ہاف سے پاجامہ جو سیجی اودہر ایا

مرزا کی لیسی یاد مین مین روی جو ہرگس — بیہوش ہوی ہوش نہ دودو پہر ایا

تو لیتی ہے یہ صبح کو ور شام پرن سے — کوکا میرا کلو سے ہی منہہ کالا کر ایا

کل رات کو حقیقت جوا نہای ہے وہ کیا کیا — کچھہ کہا کی دودا اج دکہای اتر ایا

دل شیر ہوا میرا کہ مبکی مین اب ای — ڈوبلی مین سنا مین نے جو رستم ملر ایا

پرلون کا طبق چھوڑو گی دلوائے ہو جانون / کچھ گھونٹ ہی جو جواب مین ور ملاط آیا

بکا تھا نہ کچا تھا وہ جن ای پری خانم / کل سر پہ چڑھا آج لنگوڑا اوتر آیا

ای جان کبھی تھا وہ میری حسن کا عالم

اکلس تو ہرن دیکھنی جیتا مگر آیا

جان یک مجھہ سے تہہن کری ہو پیاری مرزا / کسطرح بہولی مجھی یاد تمہاری میرزا

مجھہ زلیخا کو جدائی دیا تم سا یوسف / شکری تم پہ من سو جان سے واری مرزا

لاکھہ پرلون پہ شرف رکھی ہے سچ کہتی ہون / آپ کے لوچی کے ہر ایک کہاری مرزا

کیا ہی جو نس ہو کی پالکین پہ پری خانم / آپ کے گھوڑی پر جب آی سواری مرزا

سالس نندون کی محبت سے مین قربان گئی / جاون میکی مجھی منگوا دو سواری مرزا

تم سلامت رہو صدقے مین تمہاری صاحب / کتنا پہنون گے ابہی گوٹہ کناری مرزا

کروٹین پڑا لین کی نیند نہ تم بن ای / کس مصیبت سے کٹی رات ہے ساری مرزا

پانین رک رک کی نہ مہندی سی یہ کرتی ہر کر / جاہ کچھ ہی جو تمہین ہوتی ہماری مرزا

رتجگا باندھا ہی کہ نارا کہلی منت یہ ہے / رکہا روزہ جو دوگانا نی ہزاری مرزا

تین پہر آٹھہ پہر باؤ یہ کسے اچھی سی / چال جو سسر کی مین کب تم سے ہون ہاری مرزا

ابہہ پرشاد سی ای جان جو سسرن لائے / وہ مرنی کی تو منگواو اچاری مرزا

پیا جی

بنا جلن تو اجی عمر بہر نہین آتا — جیسی من جانتی سو وہ نہین آتا

تمہارسایہ کا ہی تکو ای پری خانم — کبھی ہے اتا کبھی میسّر نہین آتا

جلاون ایسا کہ صندل کیطرح نا گہسے — نہ ای بس کٹا جو میری گھر نہین آتا

ہلا ماکون ہی کر منگی اسکا منہہ کالا — تیری ہلانی سے عنبر اگر نہین آتا

نہ بہینکا ڈہیلا نہ کہنکہاری جب چلی آئے — کسے کی گھر مین کوی بے خطر نہین آتا

ہماری اسکے تو منہہ وکہی کے محبت سے ہے — مہینون ای ہو اوہ بی خبر نہین آتا

کہبی وہ آج بہی لائی نہ جانبی جانم — ترپتی ہاوہ ہی دو دن سے نر نہین آتا

کمر کا ہو وی جو مضبوط اور کہای مزا — مجہی تو اتہون مین کوی نظر نہین آتا

لڑای جہگڑا اکہیٹرا اری بلا میری — رہین وہ کسیکی گہر مجکو شر نہین آتا

نہ کیون یہ خاک مین مل جای رنگ کندن کا — کسے کے ہاتہہ اجی مفت زر نہین آتا

غصہ کہا لال تو ہی یار کو کہلا زنڈ سے — ہمین تو لا کہہ کا کہہ خاک کر نہین آتا

قسم خدا کی ری باندی جان صاحب سی

کسے پہ بندی کو بہتان کر نہین آتا

گرگٹ کیطرح کالا کبہی لال ہوگیا — غصہ سے مردوی کا عجب حال ہوگیا

نوروزی جان پوری وہ دن اب کہان رہے — بچہ تو جبتی جنتی تمہین سال ہوگیا

ایسے گھڑی سے سبز قدم آئی تو یہاں — پھولا پھلا چمن جو مرا پامال ہو گیا

ایسا طمانچہ مارا ہی کو کانی آپ نے — سوسن کا میری نیلا ابھی گال ہو گیا

ایسی تماشا ہو کاروں سے جدا کیا چلی — ہمسائی گھر اری تیرا اگٹال ہو گیا

کیبنچ من کوڑی دیکھیں تو دانتوں سے لیا اٹھا — ایسا زمانا ای تو اکیفال ہو گیا

جو قدر دان اپنی تھے ای جان چل بسی

جب تو ہمارا اندلوں یہہ حال ہو گیا

بیگما اچھا نہیں پڑھنا کبھی بال کا — رکھ مل کے تو جیا تو را لگا ہے بال کا

میری تمنی جب وہ نہیں بیگم کے لوگی ہاتھ کم — یادر کبھو بھول جاؤ گی اٹھانا مال کا

ارزو بندی کے خالق سے ہی ایکدن میری سوت — کھائی پہل تلوار کا اور بھول سو گلگی ڈہال کا

بری خانم ہو بک کے جالی پکڑا اپنا دماغ — بی ادب لڑکا تھا کُتا بن گیا سسرال کا

میر کری پاس بیگم کا رو تہ بھیجئی — جیتا ہے مٹ میں اکھی ہاتھی اگلی ڈھال کا

درو بجی کو لگی کیسے اچی ہو بی کٹر — فال کھلوائی ہیں ہر پا پس کے مال کا

حال صاحب را اٹھو پھر پہنی سے اوڑ ہکر

کیا برا الکھا کبھی ماری شال کا

مٹی پاس رزالا — خالی کے مہنی سے وہ خالا نہیں رہتا — در گور نہیں — رہتا

دل ہو لی

دل کھول کے جب تک نہیں کروای کے ڈنڈے | ہمیں اُٹھو لا کھہ ہی میٹ نہیں منہہ کالا نہیں رہتا
لیجا میری گو ولیسی نہ ہنس رو رہا ہی تجا | اب نام خدا ہو نہیں سنبھلا نہیں رہتا
کیا شام اندھیری ہی چاندنی جانم | سنجہ نبتی کے ہی وہ اوجالا نہیں رہتا
اوس گھر کو اجی ہمارے سے بدتر ہوں سمجھے | جس گھر میں گرسنے کا آنا لا نہیں رہتا
کیا ڈرتی ہی ناموس سے محرم میں ہی رنڈے | مرہاف تیری چوٹی میں کالا نہیں رہتا
اک میٹ رہی بکو تو سوجھتی نہیں ہیرا | مردوں پہ تو کوئی بھی کسالا نہیں رہتا

ای جان مرا حرج ہے یہ خواہ یہ رہتا
رنڈی سے ہمیں جبلہ حوالا نہیں رہتا

ای لال میری کیا ہوا کل سے کمال تیرا | جی ہے نڈھال تیرا اکیا ہی یہ حال تیرا
کوٹھی پہ چڑھ کے رنڈی کرتی جو تو ہی کنگھے | میں بیچ جوت سمجھی یہ ہی تو جال تیرا
دلگیر ہوا اوسی کون روؤے عادت خدا ہی کھو وے | نرگس بیمار ہی جو وی ودہ چنچال تیرا
کوئی تو ابھی سے کا الّو ہوا گھوڑا | ہی جل ستار کھری ہر بال بال تیرا
محبوب حسن جو پایا عاشق بھی دل کو بھایا | ٹپا کسی نے گایا آیا جنجال تیرا

یہی میں تو سیری جانی کیا بات ہی چھپانی
جو غیر مجھ کو بھانی ای جان حال تیرا

کھلتی ہے جیسی ہو کر اپنی سہی
جب سر پہ کوئی چاہنی والا نہیں رہتا

گگن تی بیٹھی ہے آج من سورج گرد کا میلا
بجی ہوں نس سی پستی پہ مرد ود لگا یہ ہوا ریلا

لگے دیکھنے یہ دیکھی ایسے الکا کی ہوی بڑے
میری تہہ کے حبابی تھی سسم میں جو بہا چھیلا

اجی تہر بن ایسے منے بر سنگا حاتم کہ
لگا ہی او ہی مکیا اکی میری انکھ میں ڈیلا

صبح خان نام ہی اسکا وہ ہی دکھیں اور آدمی
اسے بر مین ہون مرتے ای لوا باندی جو بسیلا

محبت کس سے سمجھ کہ گھور تا نہا و بکھو میں ملی
مہینوں نا ہی جے لڑکا میری گودیں جو کھیلا

سخاوت کا بتا کو کرن ہلک آیا بہی ہیں ملیا
ہوا حاتم ہی کیا جا کی لوڑی سوم کا چیلا

کسنے اج کل مجکو دیا گوا ایک بہی بیا
من سمجھی مارا حاتم نے یہ سر من ہم کی دہیلا

ہمیشہ سی ہیں کہ یہ مرد کی رنڈی کو جو آگ سی
میری نار نگیو لسنی اب کا پہر ہیں کیلا

شہر کی صدقی من میں خان صاحب آن کر دیکھیا
شتابی کرتی ہیں برسون سے ہیں سورج گرد کا میلا

یہ دل مسوس کے جب بیٹھے رہا ہیں جانا
گلا جو کرتے ہوں جانب کا ہی مرا جانا

لگی ہی آگ محبت کی دلمیں آگی کیا
دوگانا خان خدا کا ہی گھر جلا جانا

جو ستا مرا ہی فرہاد لوگو شیرین کی
وہ لیس کے کا یہہ بہا خسرو ہی ریر کیا جانا

میں بات کرنی جو ابیوں میں تمہاری جانا
دلیل ہوتی وہ بندی بہار الکیا جانا

وہ غمزہ وہ ہوی دنیا میں ای حسینے جان
کہ میری حال کا ہی مرتبہ بڑھا جانا

خدا و تعالی

خداو لکھائی نہ شہر دکا اج کا صدمہ　　پہر وہ چلا پائی پر کر سے اٹھا جایا

جو فکر ہو سے اٹھے روٹی کے شور کہتی ہین

ہر ابھلا ہون ہین ای جان ہی لکا جاتا

چھوٹی جانم کے مجھی ذری گیا ہائی آگیا　　سنبھلی گیا بہنون بڑی ہی نہ وہ ہائی آگیا

چھوٹا کپڑا ہی بڑی لطف سے گر چہر پہ سے　　ساری جوڑی مین توہدی کو جوش آی آگیا

حسن جاتا رہی پر جہاتیون کا لطف دیکھا　　صدقی اس عقل کے جسنے یہ ہائی آگیا

پہری جہاتی تھی پہری سوت کا کپڑا پہنا　　ساری گنبدے کری گے یہ صفائی آگیا

ریشمی ملوای کتنے ہی اری ملکی پہنی　　باندی پہوس کہان کہو کی تو آی آگیا

کیون نہ جامہ سی من ہا پہرون بہلا املائے　　اوڈہنی دو بار مگر بہیک نہ آی آگیا

دم بدم توٹ رکے ہین اس سے شاری جہڑتے　　ای بے مہتاب بنی تو پا ہوائی آگیا

حیف کے للہ کے ناہداجی کل مجھہ سے　　سرخ محرم نے بنی اپنی جہپای آگیا

کوڑہ ان جہاتیون سے ٹیکی اسے جو پہنی　　بس تو کو سو کلی پہری جسنے جرای آگیا

اب یہی ہال سے کیا پہنین جو یہ پہنائین　　اپنے حرو دلکو موی گسہڑی قضائی آگیا

جان صاحب کوی کیا آج بلایا محرم

عطر فتنی کا ملاجب لبہائی آگیا

اون کو نوروزی پورا اسبال ہوا — تہی ہی عید جو وصال ہوا

کسکی ماتم مین بن گئین مردہ — اوہی زرگور کیا یہہ حال ہوا

مجکو الفت جبا سے ہی باسنے — اوسکی مرنی کا غم کمال ہوا

اسکہہ مندی کا بہی زین ای نرگس — مری صحبت سے ہے جہنال ہوا

پہنس گئین گوری نبی مرگی سے — جال اسکی کمر کا جال ہوا

جسنے دولت قدم روپی گاڑی — مال وہ موزیون کا مال ہوا

توصنوبر سے دوستی کر کے — موی شمشاد کیا کہال ہوا

ہی منافع جو مسئلہ سے سوا — سود کہانا بہی اب حلال ہوا

جبکی رہنی مین تہا حرام وہ کام — ایک دو لوگون سے حلال ہوا

مال تل بہر نہ جائیگا قبر — کوی دانا جو کو توال ہوا

مجکو بہی ڈہن ہے خوب لادن راگ — ڈومنی کا اوہین خیال ہوا

جانصاحب رنا وہ ملک سدا

جسکو حاصل کوی کمال ہوا

مین گری تو بہی گرا بادن نہ سرا ٹوٹا — تیری دلکو تو کل ای میرا ہچا ٹوٹا

جہوٹ یہہ بات ہو بادنہ ہین لوگو سچ ہے — دلنے رنگر نہ کی بیٹی کا نہ جبرا ٹوٹا

کی ٹوٹی

کبھی ٹوٹے ہی نہ کس طرح سے بکی ہو چنچل
سچ بتی من ہے دولہن جان کا ناڑا ٹوٹا

قندداون کے محلہ مین گئی سبھی مصری
کیا کی ٹھوکر جو گری بابو کا گٹا ٹوٹا

ای گل اندام یہہ خوشبو جو چلی آتی ہے
شاید عطار کے کیوڑے کا قرابا ٹوٹا

کیا لون تاوان امینہ سی بری خانم منی
چار پیسے کا موا شیشہ تہا ٹوٹا ٹوٹا

کیا گئی بوٹ جڑا کی تو یہان بگٹ مارا
سر پہ باندی کے میری بابو کا جوتا ٹوٹا

باجی سمدن ہے میری کس کی اجھو سے سوا
مٹھی کو دیا داماد کو مونڈھا ٹوٹا

باغ کا میوہ اسے توڑ کے سب بھیج دیا
جان صاحب ہی بڑا ڈال کا ابا ٹوٹا

نہ عصمت سی یہہ کام ای جان ہوگا
کسے بی کیا اسے یہہ پنہان ہوگا

مجھی پر نظر جو کہ دیکھے گا پھر وا
میری اٹری جوتے پہ قربان ہوگا

بوا کون سے ہی چھپا بن وہ رنڈی
جدائی کا جسکو نہ ارمان ہوگا

رون باجی اما سے بربیرا ڈھونڈو
یہہ مجھ سے نہ ہرگز دواجان ہوگا

نہ کر رات کو کنگھی سر من تو ابھی
زناخی بہت دل پریشان ہوگا

تم آئی ہو گھر من وہ آنی کا کیونکر
موا جان ہیکے الٹے اکان ہوگا

مرادوسری سے نہ پاوے لگا جب دم
مجھے چھوڑ کر تو پشیمان ہوگا

ہونا ارہی غالصاحب نہ عاشق

تیرا نام رسوا ابہی جا بجا ہو گا

میری آگی نہ رو دُکھڑا زمانی بار بار اپنا
تیری باتون سی ہوتا ہی دل بیقرار اپنا

دیا ہو تو لگ گیا سوت کو یہہ جاری مجھکو
نہ کیون دل پہول سا کُملای اب ای نوبہار اپنا

بہت سا تاہی دل جانکی جاہت کی پہندی مین
اسی کمبخت پر چلتا نہین کچہ اختیار اپنا

رہا کشتن سی جو کشتی سی بدتر ہمکو وہ سمجہا
کیا گلزار جان پر دل فدا جنگلو ہزار اپنا

نہ بات اوس سی کرو پہیر وہ بس کا ٹہہی ہی ہوا
نکوڑی جان کی بیری کو جانا تو ہی یار اپنا

نہین کچہ سوجہتا ابہی مری نی اُنکی ای ہاندی
مجھی چھتیر پہ رکہا ڈہونڈہ لائی جاکی یار اپنا

خدا نی ہدبنی کو وہم مین اُنکی کیا پیدا
بڑا ہر ایک سی تہا نہ کیون سمجہین حمار اپنا

جواہر کی محلہ مین اُسی جوہری کی جو بروی
ادہی کیدن اُڑاتا ہی مزا ایک ساہوکار اپنا

امری تو غالصاحب تک گیا کیا نور پلی پر
میری جوتی کری پاون پہ اُنکی سر نثار اپنا

دیکہتی تھی دیکہتی کیا ہوگیا
من سری تو جان میرا ہوگیا

پہر گئی یکبار ہی مرزا کی آنکہہ
دیکہتا ہی اوہ یہہ کیا ہو گیا

دوستی کس مرد سی کی آج کل
حال ابتر کیا دشمنون کا ہو گیا

مرگئی

مرگئی مین جبتی جے ای ہنگما　　عشق مین کہر کیوں کیسا ہوگیا

کیا ہوا جل دور ہو کچہ سے موئی　　بیاہ میرا اور ہی جا ہوگیا

بلکما سچ بول تو کون سے ہے خفا　　کچہ تو ہی نقصان میرا ہوگیا

کون ہو اس روح کو ای خان جہین

ائی وہ دل شاد میرا ہوگیا

جب سی سایہ اونکو جن کا ہوگیا　　بی بری خانم کو سودا ہوگیا

ایک نامحرم سے کیونڈا گیا گہاٹ پر　　آج محرم دل کا سودا ہوگیا

خوب پٹرکا پایہا اُسکو سوت سے　　بین ہوئی جب گرم ٹہنڈا ہوگیا

مکھ جن روشن تو کہتا ہی ہرا　　منہہ اہین پانون سے کالا ہوگیا

دیکہا اس اکہہ مُندی کے جال ڈال　　کسقدر جر پانک ڈیڑہ ہوگیا

کچہ نہ ہو کہلون جو تنگی کے دوا　　اسقدر تو گودہ ڈہیلا ہوگیا

نوچ کرواؤن مین ایسے سے کبہی　　ٹانگین بنتی ہے نگوڑا ہوگیا

اب نظر مین اکی من چڑہتی ہہن　　دل سے اُتری جب سے چکلا ہوگیا

مین نہ بولی اس سے دو دن ایک رات　　گلبدن حسب دم وہ ترچہا ہوگیا

بل کہب کرنا تیا اتکا کے طرح　　ایک ہے جسکی مین سیدہا ہوگیا

ہیں

نوح کا طوفان ہے انکھیں نہیں میری — جس جگہ میں روئی دریا ہو گیا

کیا کہوں حسن حسن کہ باتیں ہول کے

جان صاحب مجھکو دھڑکا ہو گیا

مزاج آپ کا جب سے بدل گیا — کس کس کا اوبھی جوڑ نہیں مجھ پہ چل گیا

تف اس بہادری پہ جو نامردوا ہی کیون — چھوڑا اٹھا ہاتھ میں نے تیرا دل دہل گیا

کین جب کے آگی ہاتھوں میں میرن کی گرمیاں — پتھر کا دل ہے موم کی صورت پگھل گیا

مالن ہے نو بہار سبھی موتیا کا بیڑ — دالوں سے ٹھنڈیوں کے بدن سارا ہل گیا

خورشید کیا کہوں اپنی انکھوں کی سامنے — گرگٹ کی طرح رنگ زمانہ بدل گیا

تصویر اُنکی دیکھ کی آنسو نکل پڑی — بچہ بھی بنا کھلونی پہ آخر مچل گیا

دی دی کی چھیٹی کر گیا مفلس بڑھ کو ہاے — سقہ نگوڑا بھی میری جان کو جل گیا

دائی یقین دلکو بھی کر جانگا حمل — تنہا سا لڑکا جواب میں کل بیٹھ مل گیا

انکھیں لڑائی اُن سے کہاری نے بالسک ہائے — اوسکا بھی میری جو بڑا بڈلا اچھل گیا

ہندی سے میری جب ہی گل گل بگڑ گئے — گل ہاف ٹل گئے ہی بلا آج ٹل گیا

بہ جیسی لڑی جو رکا ما ادرا سبہ کا رنگ روپ — سحر کی تیزی کم ہوی دن لوگو دہل گیا

دیوانی بن گئی تھی میں برپون کچھ گھٹ سے — چھوڑا اطبی نے جب سے میرا دل سنبھل گیا

کمر تھی

کرتے ہی چوٹے لگی برہا کی من میں گیا   انگیا کا میری سارا مسالا مسل گیا

ای جان البیلا حیا ہی سے لپٹا یا کھینچ کر

انگیا کا میری سارا مسالا مسل گیا

سیر دن میری بدن سے لہو ہاں نکل گیا   سر گیا ڈھکا کہ رو رہی جیبا نکل گیا

ہمدم بلا سے میری اگر جان پر بنی   ارمان میری دل کا تو ہاں نکل گیا

گھوڑی جا بنی نے عراقی کے ماری لات   سچ ہی میری زبان سے ہیہات نکل گیا

منہ پر ہو رسب ہیں جتنی ہیں نجاس والیان   انکا بدی میں نام ہی جہان نکل گیا

می بی کے مولوی نے وصلت کے لاگ سے   زف ہو کی مدرسے سی الف نون نکل گیا

جوتی سے گور ایک قدم بھر کے نکی وہ   اپنا تو پاؤں بیچ سے کو ہاں نکل گیا

گل کان بور ناک کر بماکی کاٹ کے   لڑکا بغل میں لگی ملتان نکل گیا

گوڑی نہ خرچی کبھی میں جنکائی کسبیان   کیا نفت جان کہو رکے ہر بان نکل گیا

تنگ جینی سے میں جسکو کیا ڈھیلا نکلا   کی تبری بات بہی اور کوئی اچھا نکلا

لیکی دل ہو گیا مگانہ نہ اپنا نکلا   جس سے کی دوستی دشمن ہے گموڑا نکلا

باجی دنراب کا بہر ووہی نکہٹرا نکلا   کوئی گل ہولی کا ہر سوت کا جرجا نکلا

رات کو جا کی سلماسی کہڑا ای تھی فال — حق کا لوگو بری جاتم یہ ہی سایا نکلا

بھون میں تل ہے مری مشاطہ کے بھتی کی کرن — چاند کے پیٹ میں خورشید یہ پیارا نکلا

روی کچ بن میں ہون جیسی ہون ظلمات اما — ابر ہان بٹ سے جہان کڑی ہین چشمہ نکلا

یار کی واسطے ہیجان خصم کو چھوڑا — تو کہا سمجھی تھی وہ اس سے ہی کھوٹا نکلا

مر گئی سوت مگر غم نہین بھولا مجھکو — جان صاحب نہ کبھی دل سے یہ کانٹا نکلا

سرکار مین بجی نواری کام ہو گیا — پابوس سے تیری جو میرا کام ہو گیا

بیگم یہ بہڈی سالسن بہن کسکی واسطے — حسنجانی سے سوا جو یہ حمام ہو گیا

کیون لونڈی اسکے ہون نہ زلیخا کی طرح سے — یوسف غلام ہی تیرا بیدام ہو گیا

دولہا کو جب دولہن نے زناخی کیا سوار — ہمجولیون کے رونی سے کہرام ہو گیا

تیری تو بیٹی حاملہ ہی اوبی نیکبخت — ننھا بھیرا لال تو بدنام ہو گیا

رنڈی نہ کربلا مین کوی جای ای اوا — حاکم کا لکھنو کے یہ احکام ہو گیا

گڑیا سوار دون کے اری پہیک مانگ کے — مشاطہ کہہ ادہر تو سرانجام ہو گیا

جمشید کا مین تو رٹی سر لوکی دیکھنا — غایب جہان نما یہ میرا جام ہو گیا

منکی مری ہے رات سے جو تھڈولکی باگ — آرام ارنا کرتی ہے آرام ہو گیا

ملی بہن کا

مالن بہن کے ای تو دیکھہ تو بھار ‏ ‏ ‏ سستا گری کے مول سستا بہو لام ہو گیا

سہری جدای جان کے جاتی ہے جان وی

شادی کا نام موت کا پیغام ہو گیا

جانصاحب اکی دل مجھہ پر تیر اکیا بہر گیا ‏ ‏ ‏ او بہی کیا تقدیر بگڑی بن کے سودا ہو گیا

ہکی بگڑی بات کیا قسمت ہے تارا جان کے ‏ ‏ ‏ چاند سا ہر آکی وردداری سے کیسا بہر گیا

بی بی باندی بن گئی اور باندی بی بی بن گئی ‏ ‏ ‏ بیٹھ رہی سے زناجی کیا نصیبا بہر گیا

بی تلای مردوی کے گھر من بہر دوڑ گئے ‏ ‏ ‏ بی جبای لیکے دل مجکو نگوڑا بہر گیا

کو ہاتی جان مٹی کا لبان بچی کے من ‏ ‏ ‏ کیا تی کھاتی یہہ مٹھائی جی ہمارا بہر گیا

گل جو عندی ای لاڈو جان کے سسرال سے ‏ ‏ ‏ رکہہ لیا باجی نے کیا ماسطہ اور کیا بہر گیا

ربکی دل من جانصاحب کو بہین رسوا ہوی

کہر محبت کا لگا لوگو ڈہنڈہورا بہر گیا

ہوی جڑوان جو دو کانا کی نواسی ہیدا ‏ ‏ ‏ گڈی کیا جیتی ہوی تہے وزرا سی ہیدا

اوسکی قربان وہ والکہون سی چار آکہہ دن ‏ ‏ ‏ کرتے مضمون ہون آوکی دعا سی ہیدا

ببسی والی بن بنی کو رہا جانم اب تو ‏ ‏ ‏ کیا ہی چرخانی کیا بال دعا سی ہیدا

چیری والی بہ نہہ باندہو باندہ ای کس ‏ ‏ ‏ اور دو روگ اوسکی دوا سی ہیدا

صدقی جانی کی ہوا کیا ہمین جان تو گیا خاک سی اگ سی پانی سی ہوا سی پیدا

ورنہ جیرن سی ہی جوانی بری جانم تو ایسے شر ہوتی ہین سری بلا سی پیدا

ہی حلالی میری بچی کو حرامی جو کہے البتہ بچہ ہو ہوا انکی ہوا سی پیدا

نہ ڈرو نانی کے مردا ہی ہوا دہکا ہو ہوے بیٹی اور پوتی نواسو نکو اسی سے پیدا

دل بھی کیا دیا ای جان میری دشمنو کی

زور ہوتی ہین میری جون کی پاسی پیدا

ڈھونڈھا جو ایکہ منڈی نے پہلا با حرام کا ہی باندی بچی بیٹ بھی ہو گا غلام کا

بلکا ہین ہے ہماری ہی ہی ٹھٹام کا جوڑا بری مین ایا بڑی دھوم دہام کا

کیا ہو کا جہر سہ کرین مجہسے دگا با جان اس سے میری جواب نہ دین وہ سلام کا

لکلی ہی کہوٹ سنیہ کی گرفال مین ہوا جہلا اٹہا وہ دہو کی بے آسا کی نام کا

خورشید رات ہو گئی ایا نہ جاند خانن وعدہ کیا تہا صبح رہنی کے شام کا

للکتی ہین ربان ہے تالو سے ایکدم یکی تھوارو نا ہین ہے یہ کام کا

ای جان صاحب اب کو کہی بس ہون کچہ

رسوا ہو لگا پاس ہے اور اپنی نام کا

اندہا ہین پہنکی میرا اتار کر دیا گو ہر نے ہار موتیو ں کا ہار کر دیا

بشاجم نو

بیٹا خبر تو جورو کی بدکاری سے نہیں　　تم نی خبر ہی مینی خبردار کر دیا

ہرنی نے اندھی ہونی یہ ایسے دیکھائی انکھ　　ہر کس کو میری آپ نے بیمار کر دیا

ہر ہنر اپنا او ہی نقشہ نے توڑ کے　　دو بیبسی بہر کا سبزہ زار کر دیا

گھورا مجھی جن انکھوں سے دیدی وہ کون ہیں　　کل جھبون نے ہولس کے بیمار کر دیا

تم ایسی جیتی ہو سو ای میان کہار　　جو جیتی نے لیا نہ کبھی ہار کر دیا

مین اوسکی کہہ یہ اوسکا بو اسکے سامنے　　لیکھ پڑھ دیا زبانی بہی اقرار کر دیا

روبانی اپنی حال کا ہٹروی سنار کو　　بستے ہوں رنی تی کا مختار کر دیا

جہلا جڑا او سوہنی کا دولہہ کے سامنے　　مین نے دولہن پہ ڈومنی کو وار کر دیا

تجھ کی بات غیر سے کری کے مین ہنن　　سو بار مین نے اسے انکار کر دیا

مرزا مقیم سبکو رون انی ہن جوہری　　گوہر نے گھر کو جوہری بازار کر دیا

باتین تمہاری جورو کی جھربو سے کم نہیں　　ای بیٹا ایسا جورو کو خوار کر دیا

دولہہ بیاہی رکھی من ای جان آپ کو

بندی کو مغل نے ہی لاچار کر دیا

مینہ کا برسنا اور وہ بیبانشراب کا　　ہا کیا ہی عیش باغ میں جلسہ [illegible]

دیوانی ہو گئی پری خانم ہی اج کل　　سر پر چڑہا ہی بڈھی کے سودا [illegible]

وہ بیچنے والی کبھی میرا دل بھری — پانی کی جا اگر بھی دریا شراب کا

کبھی منہ میں میری ترائی نے کیا ڈال دی آب — اتنی ہی ہوس بنا جو نشہ اتنا شراب کا

منسوب سب ہیں ہو چکی ہیں دو اہم المجز — جھوٹے کا منہ سے اب نہ ہما لہ شراب کا

گوندھی گئی نہی خاک میری کیا شراب میں — متوالی کیسے بنگئی بنلا شراب کا

ہوتا ہی دل کباب بس ای جان جب نہ ہو
من کب سے سن رہی ہوں یہ جھگڑا شراب کا

نوح بلواوں اُسے او ہی من قربان گیا — جسنے اسطرح مجھی رات کو ہلکان کیا

پہلے تو وہ

آتی تھی مجھ سی لگا کر نہ مساس — آتی جاتی کا کسی کی ہی نہ کچھ دھیان کیا

کتنی قسمیں دین مگر جہاں ہوں کو مل مل کر — پر نری ہر کے میری کہی کا گمان کیا

مچھتاں لگئے او ڈاری میری لالی آئے — خوشی یہ ہوتا ہے کہ بیڑی کو بہی ویران کیا

دونوں پاؤں کو باندھ کے لی اُس جلاد — پاکی مہ کو اُتارا مجھی عریان کیا

قطعہ

رکھتی تھے اپنا بدن میری بدن کے منہ پر — کیسے کہ مجھکو زرا دور جو اُس آن کیا

تڑپی مچھلی کی طرح سیکڑوں جیسی بار — میری ایذا کا نگوڑی نے نہ کچھ دھیان کیا

اکسئی جب بدن تو لہو بہی لگا — ساری چادر کی بیج جون میں افشان کیا

دم کئی دونوں ملی بیرو میں تیس اوٹھی — ناف کے ٹلنے نے بی اور ہی حیران کیا

من تو کیا سمجھوں خدا اس سے سمجھ لیویگا   جو میری ساتھ سلوک اُسنے دداہ کیا

جان صاحب تو رہی رات کو خانم کے گھر
مجھ بیچنے نے عبث عیش کا سامان کیا

ٹری مین سر مین جو تین اب ایسے کہ زخم ہی جنسے دل ہارا   تمانے امان مین مرمین لون میکا وہ ہوا مجکو بارا

کبھی جو ہوں نہی کی بو جہاکہ سر جوڑ لگا جال گیا   ہی جسے اقرار تونی جو دم جلا کو اجل نہا میرا او تارا

مسا مین کہنے مین ایسا مسلا کہ مسکی آب رو اکی ابکیا   ہی جو مجھ مین ہی اسکا دیمن کر کی جدی جسے اب کیا دارا

طمانچی کہائی ہین بہینی تا جو لولا کہ جانم کو ابہی لڑ منگ   ہمین تو امان نے بہول کے ہی جو تیا ایک جسکا تہا مارا

کئی من دیتی ہوں لاڈ دہام قسم خدا کی بہہ دیکہ لیا   نکال لو نگی مین دو نون جہڑی کیا کسی سر چڑا اتارا

کئی مین وفا می ملگوڑ جہی کہ جان تن مین نہین ہی باقی   ما ہوں نچہ سے می کیو نکر بہوری روئی کا جسے سہارا

جڑی خوشے سی وہ جو ٹے بوسے کا اپنی ہم سے نکاح کرین
قسم ہے اس سر کی جان صاحب نہ ایا بیگم کو استنی را

کہا نا جُرا کی خوب ہین مان سی بان کا   مہہ کے کہین کہلائی نہ جہنکار بان کا

جوڑی لگا نہ جوہری جتنی کے بار کو   دُر دانہ موتی لیلیٹی گوہر کی کان کا

ہیٹر تو بھی اٹہا باحد اسر جز و کر وسے   سبز سر ہوں تہا جو لگی جا صدان کا

صرفہ مگر نوابزادگی کا عارث مگر جہیز   با سی بہی دی ملک نہ بیٹی کو بان کا

مستانیون کے کیون نہ کرین بحث بہ مل دل

ای جان تو ہی مردون مین ہاتھی لٹن ہوا

جھوٹے ذکور سی بہری بردا کیا — باجی صاحب اونہی ہمنی کیا کیا

کس سی مین نے آپ کا شکوا کیا — جو کہ صاحب نے وہ اچھا کیا

مردوی کہتا ہی مینی کیا کیا — تو نے بس لوبا یہ شہر جدا کیا

بہت سی اچھی لگائی ہمنی باون — ایک ٹھور سے دوسرا ایسنا کیا

کل کسی دیکھی دکھائی شکل آج — اپنا کیا ہمنی ای مرزا کیا

مین تو نزلی تم نہ آئی رات بہر — یہ کہان کا آپ نے نخرا کیا

آنا جانا میری گہر کا چھوڑ دو — ہمنی رنڈی کے بہت اچھا کیا

ایک ہمنی کے تو مین نے دو کئی — پھر تو بولو او ہی میرا کیا کیا

پھر اجی تم سوت کی جانی ہو گہر

جان صاحب ربط پھر پیدا کیا

عشق جس دل سے لگا کہو کن کیا بہولا — عمر کے یاد مین سارا لوا کتنا بہولا

باہ ہوتی تھی دولہن جان کو میکا بہولا — جین سسرال مین بائی اجی بہولا ہو

ہمکو ماں باپ کا حق جا کی بیٹا بہولا — ایسی جورو کی ہوئی جو خدا کا بہولا

نکلی

دیکھ کی ایسی بری آفت عاشق مرزا   اپنا سب بہا مستی کو یہی تماشا ہولا

سیج ہی بے نوح مری کوی کسے کی اوپر   باورو نا رہا گھر بار کا دھندا ہولا

اپج ہر دو کی بڑی ہوتی ہے بی مہر لسنا   دل اے تمہارے کے چھٹی کا مجھی کیا ہولا

کہہ الکڑی کیا بجن کو میری بہا ہی نے   الغا وہ کو سنا ایک تہن تہا ہولا

صدقی من باورہی عنبرو کو عبدی بانٹے   حالصاحب ہی کا حق اب کے مرزا ہولا

چھوڑ کر اوہی خصم تمنہ تو اگر اپنا   کنگلی بن بیٹھی ہون کہہ بار لٹا کر اپنا

کہو جری بٹا کیسی طور لگلتا ہی ہمن   غم موا سمجھا ہے کیا دل کو مری گھر اپنا

کسکو سمجھاون حرانی ہے میرے دو نو طرح   بہائی پر زور ہی چلتا نہ خصم پر اپنا

سوت سی چپٹے لڑی جب ہمیں پایا ہے   کام دشمن سی لیا دوست ہا کر اپنا

تیری کہنی سے تو آزاد کیا ای شمشاد   منہہ دکہای نہ مجھی پھر یہ صنوبر اپنا

نوح بندی ہی صدقی کے موی کوی سے   جا کی مہنہ کالا کری مشکی ہی عنبر اپنا

حالصاحب کی جدائی سے ہران ہے بہہ

دل لگوڑا کہیں لگتا ہمن وم بہر ایسا

ای بوا پتھر کا دل ہے اس موی بے پیر کا   تہا نکھٹو گہرمن جاتی ہے مری تقدیر کا

کیا کیا جو سب ہیں باندی نے اپنا سر سفید — آج تک آیا نہ شیرین کو لکھا تاکہیر کا

اشرفی جام سکے جوری اتی بری خانم گہلے — ہی بنا بالو ڑکے لوڑا میری زنجیر کا

کہو ٹی شہر میں شاہ ہیں لگی کا کچہ — ہی اگر کندن کہرا سونا میری زنجیر کا

سیج کھا مہرن نے یہہ روس ہے تارو سے ہوا — ہر ستارا جاندنے خانم میری زنجیر کا

ای نگوڑی کیا بہری کیے ہو کی تو ننگی گلے — بن نہ سودای اری سودا مگر زنجیر کا

خالصاحب سامنی تانی کے کیوں ہوی لگا

کھینچ لے نقشہ خیالی وہ میری تصویر کا

بیبیا نہا پاس رہتی ہی ہر آن آشنا — یا دور دور کرتی ہیں ای جان آشنا

السا لہو زمانہ کا اب ہو گیا سفید — دشمن ہوی ہیں جو تہی میری جان آشنا

دیکھونگی ہزار ہون مرتی ہون سیج پہ ہے — انکھیں ہے دل ہے جاتی امان آشنا

ہرگز نہیں نگوڑی جسم میں وہ ہو کی بات — نی دل کے حولکا لیگا ارمان آشنا

قالب ہون جنکی دوا چی او جان ایک ہو — وہ آشنا یہ ہوتی ہیں قربان آشنا

ہابی اپکی ہو گئی روتی سی ای ددا — ہی ڈبو ڈہی داری کا جو دربان آشنا

ای جان عاشقانہ کہو طور کے طرح

ہیں جن میاوروں سے میری کان آشنا

تو ہی نے تو جندی لگوں میں منہار کو کہو رو — مہرن نے کیا چوڑا ہی منتار تمہارا

ابھی ہے بری وقت میں کام آئی ہی تو — لاگو ہوا اب کوئی لگوار تمہارا

ٹوٹا جو ہوا ہی تو میں کردوں کی سفارش — گھبرایا ہی بچا یدہ بہر بار تمہارا

کیوں باون بہ سر رکھی ہو تم ہاتھ جوڑو — کو لا ہی کیا کاٹی کے سر کار تمہارا

دل لیکے ہوی جان میری جان کے دشمن
لوگوں قسم تھا ہی اقرار تمہارا

دیکھنی منہی پری بہا ہی کو سکھا آئی ہوا — میری سر ڈھکی سے بہتا کو ہی وہاں ہو

مجھ سی کڑوی ہو ڈالو نہ تم کی ہو — حال کرنے کا میری جان کو جنجال ہوا

ناک کٹوا کی من منڈوا کی نے سوت کا بیر — دشمنوں کا میری ٹھٹھرتا اکرا ایک ٹال ہوا

من تو کہ بیٹھی ہوں مدت سی کہا را او — پشم سے باندی کے مرزا کو جو رومال ہوا

حاکمین مل کئے جل جلکے سنا مہر نسا — سوت نوروزی کو پورانہ اجی سال ہوا

راگ لای ہے صنوبر مجھی ارادکرو — اشنا حال میں باندی کا جو قوال ہوا

جو بیگی گو سکھڑی سے ہوں بدتر ہو
حال صاحب کی جدا سے عجب حال ہوا

نامرد ہی نہ جو رو سے ایک جبر ہوا — قربان اس جبا کی تو اس سال پر ہوا

لکھواوں

گہسواؤں اُس موی کو من عنبر کی ہاتہ سے — صندل ہی سب بدھی ہا تو نسی ٹھہرا اگر ڈوا

ہمسے روز بجتی ہی تہٹری من کیا کہوں — بہہ ہار خانی سے کہی سوامبر الگھو ہوا

ہو باندی تجہ بی بی مسخر سہا ہا ہی — قسمت سے ہی نصب منحتی کو بر ہوا

ہو جاتا خون مرد و لکار بڑی جد اسی ڈر — کچہ خبر ہی اسے من زبا وہ نہ نشر ہوا

سو الہ روپی کے واسطی ٹکسال ہی چرھے — عزت سے ہیارا اشرفی جاہم کو زر ہوا

کرنی جو بیٹہا شام سی سا صبح ہو گئی — سو بار من ہوی نہ وہ وو دو پہر ہوا

ہر و لیسی جا بیتی تو من کرتی نہ جا بندہ خان — ہی کس مینی من ہمن ہمکو سفر ہوا

ای جان نوجوان رہا الساھی سو رہا

مشہور وہ محلہ سے رستم نگر ہوا

کسکا ہوا وہ کس کا ہو گا — کو کا کو کر رکہا ہو گا

لڑکا کہہ کر رسوا ہو گا — رکہا سارا مال رہا ہو گا

رکہا سارا مال رہا تو — مرد و آکر کو دا ہو گا

حال ہوا العلوم محل کا — عمدہ اوسکا لکا ہو گا

دور گرا اوٗ ما ما کاوٗ — کوسا ہو کا کوسا ہو گا

سو کھسا کہا گورا گورا — کملو کا گھر والا ہو گا

اوسکا جان گمراہ ہوا دل　　روح کو ہمدم صدمہ ہوگا

بجی جو موی میری زمانہ بہت رویا　　مرنی پہ کہیں الفت ناشاد بہت رویا

وسوت کے کہیں سے جو بہار تو مری گہوئیں　　کسو واسطے بہر بہر واجلا د بہت رویا

میں جو کیا لوگو آزاد صنوبر کو　　کچھ پانی تو مرتا تھا شمشاد بہت رویا

سب ستی تھے سبھو کو جسو وقت کھلے جوہر　　الک اسکی حماقت پر فولاد بہت رویا

دل میں میری بجی کے ای جان یہ کیا آئی

رونی جو مجھی دیکھا امداد بہت رویا

کھلا جنگل میں اکی حال ان جربوکی جون جولگا　　ہر ایک عاشق کو دیکھی میں یہ سبہا اوتی محبو لگا

اجی کس یارسی خانہ میں بادہ کو بلاتا تھے　　تماشا دیکھو بہوری جان کسو تیر کی تو جون تجو کا

نہ کیون دیکھ کسی کلیجہ ہو کہ کلکلی ہوون ور آئی　　میری تو مانگ میں تل ہی ہمیں دیو کا ہوا جو لگا

زنا جی راک کہے کوی تو اپا باس تنہا تیری　　نہ کیون دل کہتی کٹکا تو مسہری کے جو بج لگا

دیدار تماشے گھر میں اور کسی کو تو سن دیتا

تیرا دیوان سے ای حال صاحب گیہ فاروکا

جو دیکھن ہو وہ جور وسی یہ سہرہ کہنا　　پائی گا حظ ادمی بے سیر یہ کہنا

صد اوکی

صندل جو گھسا میں تو بو اسکی نہ بھولے | عنبر سے مرا حال ملا گیسو نہ کہنا
پروانہ بھی وہ اوسکی سری شمع کرینگی | کل رات کو جا بار کا گلگیر نہ کہنا
بیجان کوی سوت کو ہشیار ہی کرنا | ٹھہرائی جو ہوا وس سے وہ تدبیر نہ کہنا
مفری اجی لای ہے مرا حلقہ کے تو سمجھو | ہجون کے رسا دل ہی اسے کہیر نہ کہنا
سبد کی جہان گای ہو ہا سنیح کا بکرا | تہنگکار اسمجھا اوسے تم پیر نہ کہنا

ہی چاند سی وہ چند کہس جان کے صورت
واہدی ہوسے اوسکی کہین تصویر نہ کہنا

مرزا ترا جب ہی کہتی ہو نکھا کیا | گہر خاک من ملا بانیل ہے ہوا کیا
اول حصم ہے کرنا تہنا گر کیا کیا | کر کے جو رنڈی جو رنڈی جہوڑ دیا ہم کیا
اوس سر کے ہی قسم بوا جو تا جو مرا پیر | مجہ پر بکوڑی سوت نے کجہ تو لکا کیا
راحت نو دلکی ہو کسی کیا ہے روزگار | جہوڑا موی بری کو رہا تی ہلا کیا
بٹھی پتنگ بازی کی ہون کاٹ دون اسے | کو سچ دو روالی نے مجہے تنہا کیا
دم ہو نسنس شمع والی یہ پروانہ تم رہے | جب لگ رہی جوان مرا دل جلا کیا
لعنت تمہاری دلکو نہ تم ائی ائی ہم | ای جان خوف اسے بس جان کا کیا

ولہ

ہم جو سے بھی دہن ہے تبادر کا — ہے بارہ پڑھ چکا یہ الف لام میم کا

حافظ کی بیٹی طرہ گنا ہے غلط پڑھے — سورہ وہ کیا ماکل جو سنا جام میم کا

ہی ڈول کا نہ بالو لکا اکی نہ منہہ کا وصف — لکھی ہوں ترجمہ یہ الف لام میم کا

دیدہ ہے شہر کھیل میں پڑتی ہے کس لئے — بھجا نہیں اری نہیں شوشہ بھی میم کا

ہیں پھول نو بہار گرا غنچہ نسیم — سے بارہ تم بھی پڑھ دو الف لام میم کا

ملکری کسطرح سمی لگی گری سب ہنسی — صاحب کے میم نام جو کل نہوے میم کا

ای جان تیرا مونہہ یہ مجھی ہے جو تو کہی

سو بار قافیہ میں کہوں ایک میم کا

پروانہ لاکھ لائی تو مرا ہم کا — تو نگی لیہی نہ محل جواہر مقیم کا

ایک ایک نقطہ پر اجی لڑتی ہیں مرد وی — محفل مشاعرہ کی اکھاڑہ ہی ہیم کا

دوائی کر بیمار رحم کروں بے بناز کا — رہ جائی پیٹ مجھکو جو صدقہ رحیم کا

بابا مرض نہ کھوی میری بیگما کی جان — غارت ہووای لگلی جبارہ حکیم کا

گلشن کے نو روش سے میری نرالکو جاروبے — بہو لگا گل بہار نہ دم ہر نسیم کا

بی ڈبنی نہ جائیگی باندی بنی کے بو — کیا ہو منڈھی جو باولی سے بیٹر ہیم کا

گلشن کسطرح کبھولوں سما بین ہی یہ — ہے پیٹ نو بہار کو یہ باد نسیم کا

اڑتی ناؤ ما ہکا

آٹویں بار بار کی جو بر بڈ بان　　　مطلب حسن مین بی تو جہا عطاء رحیم کا

ای جان تو کرا اپا ہی تیںون کلام مین

سنتی ہون مین مسیح کا حضرت کلیم کا

لجھمی بہ جا رہے جو کوی لگا لگا　　　کیونکر نہ فرق ہو یا حاتم بہای کا

وا لیک بیچ و لگا سر اسر کسکو جو　　　بی اپنی دیدی گھونٹی کی اگی دہ بای کا

ابدم نہ با دھو تو ہی مرزا شراب کی　　　گو بیان یہ عشق جا کہین مجکو ملای کا

مٹی خراب ہوگی نہ آوی گی ہاتھ مین　　　مردہ اسی فراق مین تکیہ کو جای گا

بی علم ہو کی جا بیکا جو سرخرو ہو یمین

ای جان فاصلو لکا مین وہی مہہ کی کہای گا

یہ بد گمان ہی دال اس نکوڑی ہٹ کھٹ کا　　　لگا یا مینی جو سرمہ ہوی کا دل لٹکا

برہا جو باجی تو بہر دامال آہٹ کا　　　کہ جسکے ہی بس اعلہ میری گھو ہٹ کا

یہ رنگ ہی میان شمشاد کی اچی ہٹ کا　　　قدم نہ باغمین رکہا ہزار سر پٹ کا

نہ ای باون بڑی لاکہ ستی سر ہٹکا　　　لگاج بند ہنسی کو ہیجا کٹار ادرہ ہنکا

جلن رہا ہین دنیا مین ای رباحی جان　　　کہو ری جوتی فتح سمح کی گو بد ہاوٹ کا

جو اپنی لڑکپان مرای ہین دیلی ہا کچو سیر　　　ہی ہنسی ٹق بڑ ہیجون کو اب میان گی کساوٹ کا

وہاں شان بھی ہوگئی ابھی ای بدن سے
جو بال لگنگھی سے ٹوٹا کوی میری لٹ کا

پہنین جب پاپان کو مری انکھڑی خانم
چلن سے ہوی جو وہ لی لین ہٹ شلیٹ کا

ہوی پہننا جو پالن کو بار و مد نصیب
یہ لو کھار لصدق ہے میری گوکٹ کا

ادہر ادہر سے نہ اٹھائی کوی دنو رکی سے
خلاص کبھی ہدی ہے وہ جھٹ پٹ کا

دہوبن لوا ای سو کے گیہوں اور جاہن
ہی رنگ ایسا میری مسکے لہو دامش کا

خبر نہ لی میری رکھوا کے مٹ پٹروی نے
الٰہی اسکو ہی ارار ہوی برٹ کا

یہ ابنہ ہی وہ فانوس باجی کب دیتی
جراغدان بھونے دیا نہ کہو کھٹ کا

یہ لونڈا احسن قلابازیاں جو کہتا ہے
کبوتری کا جبا ہے وہ کینٹ کا

منان سے باہر ہیں اندر کہے ہیں اسباب
انگ میری قبضہ میں ہے شمشیر خان کی داب

کا بنتی ہیں ورسی کا کی کس طرح سے ربٹن
صدر کا حاکم ہوا وہ مردوا قصار کہیں

کیوں سوا جاگوں نہ شب کو بند غم سے اور گردے
میری ضد سے سوت کو پہنا گئی کمخواب اب

ایسے پہنا ای آفتاب جھمرے وسے سنا
ملگیا دریا میں سوریہ کند کا بالا اب

دور ہو برقان نرگس کا نفشہ کا بجار
انک کو تھو عمل نہ وانک کو جلاب اب

الف مطلب انکو مجھ سے جدا رسی کا ہے
سمجھی ای جو رسد دہ ہیں بابھی سر جاب

می دراوہا

مرغ وراج کی یہہ اون تو جا ہو کرو — اسقدر بی یاسب ہوا سی بین ہے ماب

مولوی یوسف زلیخا بہری بچ بالک جو ہے — اوسکو وہ تو بد لکہد وہو ہمین جواب

بہر شیرین بہی کہانی مین ملا یا دیکہہ تو — جیبی خانی سے منگا کی یاجی سچی داب

مسندہی لڑوای ہا جب گئے بیٹ بہٹرنے — ہو گئی ہلا یہہ باندی کیون بہو واب

اور گئی ہین تو کس مرزا کی جدای سے مہری

حال صاحب نے ل ہے باری کسطرح بی تاب

یہہ ہین جو رسید کی جشمہ من آب و تاب اب — جاند خان جو ہی حسین ابادکا تالاب

تو کہدا بارہ دری ہے عرش سے کرسی ہوا — برج ایسے ہو گئی گردون بر ہای مہتاب

حورن ہین یہہ یار بان غلمان سافر ہی تو ا — دیکہی و ماکی سرامن ہے سرانا باب

باغ تو جنت ہے اور رضوان مہری جہوٹی میان — حوض کوثر ہی حسین ابادکا تالاب

حال صاحب جس نے رنگ اباد یہہ رسنہ رہے

اور ملکون من تو ہی ایسے شہر کب اباد آ

گوری بجی گی تم مجی کرکے میان خراب — بکروئی جب کمر تو مسان ہوگی ہان خراب

جہبا ہین حرام کری لاکہہ بردہ مین — عالم من تو نشہ تو ہوی ہے جہان خراب

مفلس تو وہ اشرفی خانم کی جای ہے — یہ بیگے کیا روپی نہ کری کو ڑہان خراب

ماں باپ کا لحاظ تو دل سے اٹھا دیا　　ای باجی آج کل کے ہیں سب لڑکیاں خراب

جاڑے میں بہوٹ نکلا ہے گو مینکا زرد ھے　　ای جان کس سڑی سے ہوا الو کیا خراب

عیب سے کے اوپر ہے کیا سلطان کیا عجب　　تو ہو گیا تیری چنڈری پہ اللہ کا غضب

کیونکر نہ اب جاننا کی بہ کہر جاون ای ستم　　اور ٹنے ہی خاک چلتے ہی کیہ ہوا عجب

بی سب کے سامنے میری زربانہ ایہر دو　　خفر و کوی بھی کرنا ہی تیہ اس عجب

اوڑنی ہیں میری ہوش جھلا والو تہ ہیں　　مینا تمہاری کرتی ہیں باتیں لو عجب

ای جان جان لو ہہ میری جان جائیگی

رہ جا لگا جو ہٹ تو خدا کا غضب

خدائی زیر ھے نی نام خدا کیس ان کے صورت　　خدا انسا ہد ھی سو ہیں ایک عنین جان کے صورت

میری مینا تو ای جنگلو ہی ایک البیلی کے صورت　　لگا کی دل ہی جیوان سے جو ایکی صورت

وہ نہی اور تہا پروانہ ہی حسن شمع والی　　ہر ہجر ان کا احوال اب دیکہن جا دوستا کی صورت

جوی ہیں ہل ہار اربہ میری چنگاڑی میں جہوڑا با　　قدمی تھی کا دی ھے کاڑی بان کے صورت

وہ سونا ہہت جڑی حستے کہ ٹوپی کان ای گو　　بہنکی بالیاں گندن کی کیا کان کی صورت

تو وہ جانور جیسے بہت باری گ کے سے　　چلی ہون بہ کہ جب ہوڑکی اوسان کے صورت

مہنا ہی

ہنسی اچھی ہسن مسن منہ پر تھوک دیتی — ادب لازم ہی جہاں کا میاں قرآن کے صورت

نکیوں ناز النسو وسی بے رہن بلکن میری پھلکن — سدا پانی من رہا کیت بھے میاں وہان کے صورت

مری وحشی ہا ہا کی اوس جنگل من الگیر تو نے — تھان کو سون بطرانی ہمیں انسان کے صورت

مجھی اس نس کہنے سکے ہا ہسی ہیور کہ تھی جا ہے — کبھی نہ مکیوں نہ مو لگا اوس موی مرحان کے صورت

میری ناہد سی لالی کا ابھی سروہ دیکھو ای — ہہ ہی انک سر جو ہو تیکی مو لگا جان کے صورت

مجھی تو نہ ہے صورت سے سکوری جان جھلکے

وہ اوس کی سکل کیا ہی ان تو اقرہان کے صورت

ہی دیوانی سے سوا آج کی رین آج کی رات — گھر سی نکلو نہ ذرا آج جا دن آج کی رات

ای میاں ناج محروف مو ساری مہماں — دیکھ لین اور مزاج کا دن آج کی رات

قد لطرا ہا ہی بوٹا سا مجھی جاند سی سکل — ہی قیامت سے سوا آج کا دن آج کی رات

بیاہ کی لائی ہو مک جو ون ہو را ہے — کس خوشی کا ہی مزاج کا دن آج کی رات

تیسرے دن ہمن جا بی ہن کسے کی گھر سے — اور رہ جاو تو آج کا دن آج کی رات

جان کے حیر تو صدقہ اجی کچھ دی ڈالو

جان ہم پر ہی کراج کا دن آج کی رات

کبھی میاں نے مہر سی ملاقات کی بات — میٹ کے ملکی ہے انکدن آج کی رات بات

مطلب نو درا

آنے کے دم میں جو آجاتی موں میں ہولی ان — کہاں تم تو سمجھیں جیتی ھے کہاں ہے کی بات

مرزا ہادی سا ملی ہی سان ہر سدر رہے — پی جانی ھے یہہ با تو ہیں کرامات کی بات

جگہہ میں لگی انشرف جام شتاب — گگلی یکسال جڑا ہون اس موی بردا شت کی بات

سمجھو لیا کیا سمدہن نے مبر یہ — طعن کے طعن ھے یہہ اور اجی بات سے کی بات

بجلیاں مانگ گئے تو اوگی پہرا دل جان — یاد ہی بہولی سن اگلی من [illegible] کی بات

لی زوکا نانشنا امان ہی جا یا سبہن — بول اٹھانہ کرواوہی جو احکام کے بات

انکو کاجو مہمان تو لگی خاطر — روز کی کسکو جو شی لی ہی مدارات کی بات

بات ہی اپسے گئے اور نہ جرہا فراون بہ وہ

جان صاحب نے بڑی جال یہہ مات کی بات

من گلا کرتی ہیں کرتے ہو تم شکوا عبث — اج دفعہ جہلی با تو لکا یوا لکھو لا عبث

آبرو ملاح نے لی باڑہ دیکر گہاٹ پر — ہو کا کی خضر وجلی ھے ددبنی دریا عبث

پی بری جام من سودای روئی سے سوا — بہڑوی سودای سے منگوائی ہیں وہ سودا عبث

گربہ کنش روز اول مردوں کی ہی منزل — فرق تم جو روبہ اب کر رہے ہوای ہنا عبث

دور و نزدیک گر من ہی یا من ویسی کی لسی — اسرفی جام ہو کا لوئی منہہ تکنا عبث

ہو تو کہہ سکتی ہیں منہہ سے مثانی ہیں ہو کسی — کم ہی ہیں نام زبو تو عشق کا چرچا عبث

بہر جائے گا جھوٹ مہر سے ستارا جان آ — چاند خان گھر میں میری مہتاب کو لانا عبث

تمت

ٹیڑھی ہوتی ہو جو سیدھے بات پر تو جوش رہو | مینی منگوایا اڑالائی ہو تم جہا عبث

ماکا منہ پر کرن آئے کیا کھلی اسکے بہار | میں کل باندھتی بلبل جسم کا بکا عبث

چھوڑ دیا چار دن رکھ کر اگر منظور تھا | ساری عالم میں مجھی لوگوں کیا رسوا عبث

بھڑوی بی قیفون کی اگی جان صاحب اب نہ پڑھ

قدر کچھ کرتے نہیں ہیں ریختی کہنا عبث

چڑیا بہنا یا باوے نے بتا عبث | گوٹ کرکھی بامیان الماس نے ہیرا عبث

عاملو جان کے دیوانی ہی مجنون کی طرح | جگا سمجھی ہو پری جلنم ہم سایہ عبث

پارسی جنوا کی بچہ اب کچھ تنخواہ دیسے | ہم کو اتا جی سے کیا دیکھو اے ای دعوا عبث

اس جلن سے ڈین تو جو جانکا کھوتی ہاتھے | لگی گئی ای اشرفی جانم دیا مکلا عبث

کوڑیا جانم لوا جیھائی یہ کیا لیجا مینکے | سوم کے بچے تن کی رکھا چھوڑ کی بیٹا عبث

ہو یمن تم پر جان فرشتی ہم تو مری سوت پر | جی جلاتا ہی ہماری واسطے میرا عبث

جو ظاہر ہی یہ سر پر جون لے لیسین جان | ہی چھری پڑھ کی اچی قران میں کہنا عبث

راج ہی کہنا لو کہلا دو کل کے حل کے تاہیہ ہی

جان صاحب حج میں کرتی ہو تم صرفا عبث

تراع وہ منہ زور دیگا لی دیا کھوڑا عبث | بار بر دولت قدم کرنی ہی اب گھوڑا عبث

شب ہجران گو رہی مہتاب الفت نا رسی | کیا ملا لشکر بن سے ہاتھ ڈالا گر چھوڑا عبث

داغ جاں بھی جستجو بدنامی سے ہو گی قلم | پھلجھڑی کی طرح صفرا جلکی یہ چھوڑا عبث

تمنی اوسکا کو لیا تاب کیا کھوٹا جگر | اشرف خانم نے چھدرڑی برسنم بورا عبث

میری جب نے کی ہوائی لوگو ہٹ دن میں اچھے | راج نی ذائی نے منگوایا اگر وڑا عبث

کیا برابر دائی کے امانہ نہی الغام میں | تھی تو اوسکا نہ سبب حصے ملا اتہ وڑا عبث

عشق جو اچھی کے اپنی دلکو اس نے

ہی نہ بابا جال صاحب جا کی چھوڑا عبث

جنگیر جان سے کم ہیں جو بحار کا مزاج | دشمن کا ہو نہ جو ہی میری یار کا مزاج

کچھ سچ ہی جو بگڑی ہی جان سے حضور | کیا جانتی ہیں جو ہمیں سرکار کا مزاج

تحت تو اچھے سکتے ہیں اپنی اپنی موئی | باجی خراب کرتے ہیں سردار کا مزاج

مردود نی کے عشق میں شیدائی ہوا | گھر والا او چھتا ہی جو دلدار کا مزاج

اپنی حرم سے تمنی منگائی میری خبر | سپری سے کوئی پوچھتا ہی یار کا مزاج

دولت لینا ہی اشرفی خانم نے سچ کہا | ماشہ گھڑی میں تولا ہی زردار کا مزاج

کیوں کر خفا نہ تم سے ہو نرگس شعار جان | پوچھا کرو نہ رات کو بیمار کا مزاج

حاضر میں جون حیرن کرتی ہوں چند روز کے | ملتا ہیں ملک سے ہی مردار کا مزاج

ثنی لطیفہ

توکس طرح بچی سے کی نے مروتی — کیا پُیرا ہی اوہی وفادار کا مزاج

پہلی ہنسن کے بعد کہا جیب جو کیا — ہی ہے سب بُرا ہی یہ انکار کا مزاج

کبہی مین بوڑہی جو نڈی پہ پہنچتا ہون — پوچہا جو آج ساس گنہگار کا مزاج

ہالکی سوا نہین ہین ائی زبان پر — ہرگز نہین اچہا مرا انکار کا مزاج

ناحق خفا جو مجہہ سے اگر ہو تو خوش رہو — ای باجی ہے نہین مرا انکار کا مزاج

ای جان دل حرام سے پرہیز کیا کری

رہتا سن ہے فاقومین بیمار کا مزاج

سوکن سے میری لکلی زمانی کے احتیاج — ہوتی ہے اُسکو روز بہائی کے احتیاج

کنگلی تہین لے زباجی ڈری آدمی تو ہین — اب کیا ہی میری گہر او نہین انکی احتیاج

جو دال دلیا ہووی میسر مجہی وہ کہا ئین — بہائی کو بیاہی کیا ہی کمانیکی احتیاج

حاتم ہین ایسی دلو سخی ہین یہ بانذیان — کرتے ہین وقت ایک رہائی کے احتیاج

بی بی کا دانہ کہائی گے انگہون کر ضرور — ہنو اگر نہین ہے نہانی کے احتیاج

سسے کا اوس جُڑ ہا کے ادہر جُڑ ہائی ہو — ہم کو نہین ہی سہانی کے احتیاج

ناحق خفا جو مجہی ہو مرزا تو خوش رہو — مین کوی آج سے نہین لانیکی احتیاج

پہلا لال میری ہو پہ کبی جوش جوش کر — صاحب ہی پہ بڑی جانی کے احتیاج

جتنی موڈن کے اونمنی ہی نکلن کے بہہ گیہی   بچ بن من کیا ہی بال پڑنا ملکی احتیاج

مصری جو کردی سے مری سبج ہی بہہ تنل   پھر اسکو کیا ہی زہر کہنا ملکی احتیاج

گو بستہ قند جوا ہو ہی ہڑی قلو وقت ھے

ای جان ہملو کیا ھی سکیا ملکی احتیاج

لگی ہو نوح میری دشمنو کی ہار من روح   وہ ایسا دوست ہین ہو جو [illegible] روح

کیا سرن ہی نے جا لبو ان لسب کے رور   لگا لی قیس کے لیلی نے اس سار من بار

بہہ وہ بلا ھی نڈر نا خدا سے اتنا بھی   جو آدمی کے اچی ہو نے اختیار من روح

نکوڑی سر کہلی آندہی من کیا اڑ رہے ہو   ہزار رنگ کے ہوتی ہے اس غبار من روح

نہ کھون من موم کا مرہم تجھی کہون کرسی   پگھل گئے تیری زور کمان بخار من روح

ہزارون لگی پڑی ہی جا بگی جہنم من   ہلا مجہ الیسے ہری کے ھی کس شمار من روح

نسنے من ناڑی کے جوروکو مارا پہر ہی ہو   نکل گئے میری بچی کے اک کٹار من روح

تہی اصل سامری کے کیا وہ جادوگری ہو ان   کہو تو ڈال دون ہزار کی لشت چار من روح

کیا جو میں جھی مرشر و ہوی شب رت   ای تو لینی میری حسرد کے ھی سنار من روح

زبانی باتین ہین کیا حال ہاری بدنی ہو

نہ لو کی جسم من نم نہ درد کی ہار من روح

ذکریا

نی کرتا مبر گل سی ہین الفت کی طرح
جا ہو کر بوستان بیچین گلستان کیطرح

طوق و زنجیر تن لیا ہی اسنے جا بندی بن گئے
کیمیا گر کی ہو جو رو مجہ سی جنبان کیطرح

دیکہائی منیا تمہین بہی او ہی تو تا چشم
پہیرین ایک پہری یہ انکہین مینے کو پان کیطرح

رنگ رنڈیکی ہند نا ایسی کئی کوی زبان
مردون کی اپنی ہی مطلب کی ہان ہان کیطرح

فارسی کی قافیون سے ریختی کو کام کیا
جان صاحب اوہی کیا کہنی بہلا ہان کیطرح

ہتو سب مرن کی ہی کہانی تلخ
ہو گئی سب کی زندگانی تلخ

سب سبہون کی خصم کرای شکوہ
ہین سستنی کی بات جانی تلخ

بوا جیسے کو ٹمن یہ نیم کا پیڑ
ہو گیا خضر تیرا پانی تلخ

منہا

کام ترا و عقل کو باسی ہے
کیا بری بات ہی جو جانی تلخ

ہر گہڑی مرد سے اولجہ پڑنا
غصہ کر دیگا یہ جوانی تلخ

کان تو کہول دو رونی سکے
لوگی لے ابا ہی وہ کافی تلخ

جان صاحب بہت سنا کرو
ہی بری عشق کی کہانی تلخ

تو دوپٹا اوڑہ کر گہر سی ہی ہمارے سرخ
اب نہ باندی ٹکی الیحو ماف نک رنہار کرح

کسی پہ وہ ہو کہ جسی تا کنے مساکت ہو　　　من بہو کی لعل منگوا دون بہن دو چار سرخ

لی کہی جو روپی ہیبت کے چغندر کیا لگاے　　　منہہ حصم کا ہو جے خفصی تھے لو دیار سرخ

پان کہا کر جو ہنسی گوہر تو اوسکا عکس سے　　　موتیوں کا ہو گیا تا جی گلی من ہار سرخ

نیلا پیلا کیسا پہنا تا ہہ دولہن کو چاہیی　　　سبجا جوڑا جوڑیون کا لادی ای مہیار سرخ

حالہ ٹاحب کیسا کے منڈ تا کاٹ کی ابا ہی ہے

ہی لہو سے اہ اوس جوکار کی تلوار سرخ

ہہولام میرگل لوا بہی ہر ار سرخ　　　دل لگا نہ ربنب بر دو بکو ر نہار سرخ

ہاڑی بی تو کوڑی نہ تو لا دجان کو زدون　　　اپنی لہو سے اسکا کر دو بمن گنار سرخ

کبھی ہے مری صبح کو رہتی شام ہر　　　ہو تا سعی کا رنگ ہے جب اہہا اشکار سرخ

اپن کملوتی نے مانگ من سند وری بہرا　　　کرتی ہی یہ گنوار ہی ابا سنگار سرخ

کنکوا اک بکوڑی نے پیٹی من ڈال کر

ای　میری کاٹ دی گل مانگ دار سرخ

فتنہ انگیز اور آفت شوخ　　　بچی جبن کے ہی قیامت شوخ

ملکی مسستے جو ای ہے سوسن　　　کدا جی بان بکا ہی رنگت شوخ

انکہ مندی اب کہی کرای انکہہ　　　ہے مری محکوا دنی بہت شوخ

میری بچ

مرنا بچی تو بہی عجب بہت — دیکھی من ہے اسکے صورت خوب

تہی ہری لال آج گر مہندی سے — ہاتہو کی کچہ ہوی نہ رنگت شوخ

رنگ دیدی کا ڈہل گیا پاسے — حرکتیں کرتی ہے نہایت شوخ

غم کے ہاتہوں سے ہو گئی پہیکی

جان صاحب کی سہی طبیعت شوخ

لوح ہون آفتاب جتک مانند — کیوں جلوں من کباب کے مانند

خاک کرواد کی اچہے تم سے — تم ہو بہتا شراب کے مانند

کردوں سمنسر جان کے ڈہیلی کمر — لیٹوں بہی سے ڈاب کے مانند

مرگل کا بی نو بہار کو پیٹ — ہو گا بچہ گلاب کے مانند

موئی خورشید سری بالوں سی — بہن گیا دل کباب کے مانند

بہاہی بہتی کے کہرکے پانی کو — جا بسی ہوں شراب کے مانند

گرمیان مجہ پہ کرتے ہی مہتاب — تو میان آفتاب کے مانند

بن کہی ہو جاون کیا اچی سنگے — اوس موی نے حجاب کے مانند

ادہر آئی بوا ادہر بہا سنگے — ہے جوانی یہ خواب کے مانند

پیار جان ہے سے خوب بجنی سے — یہ ستاری رباب کے مانند

کو لہرو کتنے میں ٹانکوں سگے　　ہی کٹوری حباب کے مانند

گہر کے دہندے میں ہوں ہا بہتے شتاب　　گورکی میں عذاب کے مانند

جان صاحب رہی نہ بات کی قدر

قند بکتا ہی راب کے مانند

اگر سنیگا نہ کوی میری یہاں فریاد　　اجی وہاں تو نہ جائیگی رائگاں فریاد

جو اوسکی لاٹھی میں آواز ہی تو باد رکھی　　سو آصا کی کہوں کس سے ستمگر فریاد

نہ گہر میں ڈال دے گوہر کو ابر و کہو دین　　کریگی صدر مین جا جا کی گریبان فریاد

ای لہای جو بری اس عدل پر یہ بن ٹہہر　　نکوڑا جہوٹا ہو سچا کری جہان فریاد

دو شالہ سہہ کی کشمیر نی کہا ہی لیا　　نہ ٹہٹرہی لب شبہ ہوی کہ کہان لہان فریاد

لہار اوڑہی تو مین نہ انت کہٹی ہو جائین　　ولا ایسی کری اُلٹے جو باغبان فریاد

ای جان کہدو اگر اوسکے جورو سہا گ گیے

ہے جہو نری من کری جا کی باغبان فریاد

منہہ پہ کیا تو جینا یوسف کے بوا میری بعد　　عشق میں نام زلیخا کا رہی میری بعد

رات کو خواب میں لیلی نے کہا بندی سے　　تجہی پہ ہر زخم میرا نام کیا میری بعد

جیتی جی بندی کا اللہ دکہای سہرا　　مجکو کیا لوگو جو کہو اُسکا لیا میری بعد

رکیمی

سبحہ گن گن کہتی ہوں سبی بخشش ترا ہی داماد ۔ رکھی عزت میری بچی کی خدا میری بعد

قبر میں روح کو ہلکہ میری ہو گا مرا ۔ سوت بچن یہ اگر ہو گی خفا میری بعد

کارخانی میں خدا کی نہیں کچھ دخل ترا ۔ بچہ تم ہی جنیں بیاہ ہوا میری بعد

منہہ پہ جو جاتیں لکھہ لیتیں ترا ماں کہ بلا ۔ اون سے کرنا تہا نہ باجی کو گلا میری بعد

بہت آنکھی تھے جان جو دی شیرین پر ۔ تم نہیں ایسے جو کیا وفا میری بعد

ہو لی کس پر تی نہ ہو بادر ہی ای بنو ۔ اس نصیحت کا اٹھاوگی مزا میری بعد

دل یتیموں کا بہت ہوتا ہی نازک لوگو

جان صاحب کو گہر کس نہ درا میری بعد

ای مری اچھی زدا کیا ہوا مرا تعویذ ۔ نہ ترا امام تیا دی جو ہو دیکھا تعویذ

چاندی سونی میں تو منڈہوای نہ اصلا تعویذ ۔ کنٹھی لگ جاتا ہی جو روپکی بگوڑا تعویذ

بالس منڈی سے تو بو سندہ میکا ما تعویذ ۔ حوت جہنڈی یہ جو برنے لکھا تعویذ

نقش دل پر ہی یہ اوس منہ کے ہیو لیوی ۔ لب در لب کا کو کانی جو را با تعویذ

چاند سورج نہ علی منہ نہ ہیکل لاے ۔ نانا کیا لیئے کرونگی میں اکیلا تعویذ

بعض اوکی مری دونا ہوا جکی بدلے ۔ سبد نا معشوم نہیں ہو گیا اولٹا تعویذ

سوت کے انکہوں کی جادو سی ہوی کیا بیمار ۔ بوسہ ترا ہو کی لکھوا کی جو باندہا تعویذ

چڑہایا

میری نرگس کو تو بھنی اچی بیماری ہے — جادو ٹونی کے لئی جاہی گنڈا لوبند

سوت کے منہہ کو لگی سات نوو کی کالک — میری چوٹی میں اوسنی لوا کاڑ الوبند

سحر کیا کام کری جان پہ اور کیا جادو

نقش دل اُسنے کیا نادعلی کا لوبند

جب سے گھر میں ای زہو نہ جکی میں نہ کمر — خالی ہے مجھکو ای ہے اکی کمر

لچکی ہزاروں لکا ہے جو ٹی کی بوجہ سے — نازک زو کا نا جان کے ہی اسعدر کمر

کسیے نہ خالی نہ مری دار جکی ہوں — دیکھی لگاون میں جو تیری تھام کر کمر

نہ حالی

معلانی کیون بڑا کیا بالی مہ کا گھیر — میری نو جکلی جوڑی نہ ہی اسعدر کمر

کروائی کون ہی اچی کرتا سن ہے کون — باندہی ہے درد نی یہان کسقدر کمر

اُکلی ٹلی ہی ناف میری ٹل گئی ٹلی — ہین بیڑ دبیڑ و کرتی ہون اور وہ کم کمر

عنبر سیاہ اور مشکی سے کہیو اون بگے تجہی — صندل نہ تونی مرزا کی بہابنی اگر کمر

میں ہی لہو لگا کی شہیدوں میں مل گئی — مردود کا منہہ جڑائی ہو میں باندہ کر کمر

روٹی خدا کی ہاتہہ ہی ای جان گھر میں بیٹہہ

کیوں باندہی باندہی پہرتا ہی تو دربدر کمر

گہر میں لجہی نہ سٹرن سمجہی سٹرنی باہر — بی لڑی صبح کنو ر شام برن سی باہر

دو گھو ایک جاموی جل جل کی مو الفت کا ہرا — نہ ہوی صبح نہ پروانہ لگن سے باہر

سا ہے سو تیلون کا تم جا نئی گھو پہتا ہر و کیں — رہتا ہے شب بار ورا ہیبای بہن سے باہر

رہ کی بکس لیمن کر ہتو نہ کھونی بابین — ہو نہ تو اشرف جام کی جلن سے باہر

ذای کب میٹ رہی اسکو ہی تپلا بابے — جب ہوا ہو گیا ایک دم من ہر ن سے باہر

رنگ ہنگا ہے سنہاری باجی ہتو — اسی گہر من اسے کر لا کہو جتن سے باہر

بالکہ

جا بلوجب من وہ کسبی ہون نہ جانی دون کہی

جائی تو ہوی ندون اوسکو بدن سے باہر

مرجاون تو نہ ای وہ مدی کی گور پر — کیا ہون گدہی من جان دون ہمام گور پر

جو سوم نہ سگی ہوئی مرنی من سو مان — کہتے ہی ہو نکلتی ہین الیون کی گور پر

نی جس امیر نے جلی کوڑی وفیہ کو — سمجہا وہ بہر اجو نا ہہ جانم نے گور پر

اپا ہی وحت تا کی ہو تاسن وہ جب — ای بار جان من مرتے ہون جسے لکو رپر

پروانی باجی مرتی ہین شام تک — روتی ہے شمع رات بہر عاشق نے گور پر

روشن علاوی کی تو ہی ہے روشنی — جلتا جراغ کرہین جانم نے گور پر

کہا جا بی گی ہر ایک کو قابین جہوڑی گی — تو لف لکہا گور کے ہہ میری گور پر

ہی جا بور جو روح جری ماری احل — مٹی کی ہتی میہ کی جنگلو کی گور پر

مہمل ہے ایک قافیہ کا کہنا بار بار

کیا ایک رہی گور پہ ای جان گور پر

رہ رہ کی غصہ آتی ہیں بانکی کے گھور پر	کیا رنڈی سا ہو کاری سے مرتی ہی چور پر
خونی قضائے صدر کا حاکم ہی لعل خان	کوڑی پڑیں عجب ہیں مہندی کے چور پر
بچھیا سی شیخ کا ہیں مینی کا مالکا ح	پہنچا وا یا بور ہا مل ہے کان ... کلو رکیر
رہتی سنہری برج میں خورشید سے روز	مہتاب اجالے کی رہتی ہی روز رہ پر
مردوں سے السی فتنہ کو کردای جنگاہ	بانڈی تو حشر توڑا ہے بڈی کے شور پر
رنگین کے رکھی ہے سخن میرا ریختہ	قبہ کو فوق کیوں نہ ہوا ہی باجی قور پر
جھجر میں باجی ایک مسلمان بہا کمہار	یہ چال اوسکے گھر کی لٹرائی زور پر
دلوا یا نشے اب میں مردود کا داخلہ	لونی اگہری نہ بند بنی یہ شکی مشہور پر
دریا کنارے جھو وہ یہ چال دیمن ای لہر	بن گڈی اچنچے کی اور اوڑن میں ڈور پر
نرگس جدائی عیسی کے بیمار کو شفا	یہ کو دتا مرض تو اجل کے ہی زور پر

ای میری زاعون کے باباہیں بنار

ہی حیادڑکی لکالناہر سال مونہہ

آج جو وعدہ کیا نہ آیا پھر گیا وہ سیر پر	اب تو جاں لعنت کرا کو منگلو بی بے پیر پر

کل بری جام کے

گلے میری جانم سی جہوٹہم جہا سا ہو لوائی اگر
دور ہونی کے اشرفی جانم لو ازنجیر پر

سخت میں جیسے میں ہوں سب شہر کی ہی نہیں
سنگلین جانم کی اچی ٹہہر بن بعد پر

کیا سچی اگلا رہا تہا لو امہار کو
لاکہ لوڑی دی دڈی ایک لاکہو کی زنجیر پر

کبون میری الکہو بہت حربی جہاے دیو بدہ اد جلکی
جلدلای کیا لگا کی اوڑ کیا جلگیر پر

کچہ نہیں اب سوچتا دلڑی نہ بہہ بروا ہے
سنسمح جلنے میں اگر ونگے اس میری تقصیر پر

پھیکے باندی ہے میری جان لیکی بیچنا
جاہیے رونا بہت سے ہی لو القدیر پر

اُس سے ملنے کی کوی صورت نظر آتی نہیں
روز ایک کرتی نئی تدبیر ہوں تدبیر پر

سچ کہا ای جان شکر کی بڑی شمشیر ہے
دودہ پیتی جو ہوں ادلکا فاتحہ دو شیر پر

نماز پڑہ پڑہ کی نولکا ہو جی توبہ اپنی تو اکیا کہ
نہ جانتی ہند وہ قری دوکا نا خدا خدا کر خدا خدا کر

ند کلہ جو وہ کوساس ہندو کی اگی لہو ملکت اٹھا اٹھا کر
نبی لولی ہے دو لہن بچی اپنی تو وجا بردن جیا کر

وہاں جیتا ہی دم الجھنا ہی کیا کرون بال میں پڑنا کر
جو اپنی عاشق نئی جل لی ہے او ہی مجکو جنجال میں پہنسا کر

لگا ہے جاہی کو چھوڑتی ہی متاعی رنڈی کو گہر میں ڈالا
نبا ماحب اماجا پڑہ جدا مسجد کو ہمی ڈہا کر

وہ ایک دن تہا کہ میری آگی فرشتے بہی نہ ڈال گلنے
پہری میں گالون میں اپنی جاول کرن وہ مائی جلا جیا کر

کرن وہ مجہ پر نہ عرشا اٹہا کتے آدمی کہر میں بیٹن پڑی تھا
کہ ووڑون ایسی لگا ڈالی کہر دہندی میں ستا جا کر

سیکڑوں ابتو میں گا ناک مری ہو گیوں ہے دور | جبسی کو جانی ہے بی جان خریدار سی تبر
آگی رنڈی نکہ ہیں مونہ کی کچھ اصل اسے | بھول جیا کی ہیں ملی کے کہیں بار سی تبر
رہ کی نائی سے جو کروایا بدن کو گلنا بل | اسکی ہتیار تبلائی ہو تلوار سی تبر
اوسکی ہتیار کو تلوار سی ہے کیا نسبت | تیر نشتر سے جا اوستری کے دھار سی تبر
بیبو بھی اندھیری گھر میں ہی لو اون سیسی | گہری لای ہے گلشن میری بازار سی تبر
کیوں نہ من مانتی ہے اک نگوڑی سے سوا | رات کو ہو گئی مردا میری الگار سی تبر

گلشن

جان صاحب سی جو لگوایا ہی سرمہ نرگس
خوب کروای بہری تونی گنہگار سی تبر

اوسکی الفت پہ کروں اپنی میں قربان عزیز | مال کیا چیز ہے یوسف کروں جان عزیز
دوست بن بن کے تو ہیں پوچھتی دل کی باتیں | کہول دیتی ہیں بھی دشمنوں کے کان عزیز
دوده تک ہو گیا جسکے ہیں سو کیا یوسف | قدر کیا کر زلیخا کی ہے نادان عزیز
موتی جہب سکے نہ بانو کے گھر جا پا کر | بات پہ آ کہیں بہجی یہ کہان عزیز
کی زناجی نے جو داماد کی دو دن خاطر | کیا ہی دربار ہے سب کہتی ہیں مہمان عزیز
آج تو جیتوی محرم کی ہے درگاہ چلین | حاضری کا اجی کرلیو بکی سامان عزیز
پاس بیٹھا تھا اجی کو ڑا با جام جب تک | گھبری جیتی ہے میری ہٹی کو ہران عزیز

عارسی ای سکندر کو مری باتون سسی — صاف اینہ سا لبس ہو گیا جیران عزیز

جو وہ کہدیتی ہین بہہ الو حصم کرتا ہے — گھر کو بسنکی میری ابادی کا ویران عزیز

عبرکی مفلسی مین خاک بہی تقریر جانی

جان کی ہو گئی ای جان جب انجان عزیز

لاہور کی ہوس ہے نہ ملتان کی ہوس — اگی ہون ایک مغل سے ہی تو ہان کی ہوس

رکہا ہی جب سی سوگ دوگانا ہی یار کا — مسی کی کچہ ہوس ہے نہ کچہ پان کی ہوس

مجہکو جہوا تو کہا وینگی الماس کوٹ کر — دلکی رہیگی دل ہی مین مر جانیکی ہوس

چاندی تو کس مین سبحنی ہین منڈہوا دون ای بوا — ہو دہو لیہ کی مجکو جو قران کی ہوس

عرضی لکہا دون جا کی عدالت مین مہر کی — ہان بی مرون جو انکو ہو بہتان کی ہوس

گنگا کی بار کیون ہی ہی برسات مین ملو ان — زر گور السی منکی کی قربان کی ہوس

مجہسی کیا ملکوڑی نی بنی رات رات بہر — تو بہی مٹی نہ اس موی شیطان کی ہوس

اولاد جیسی جا کسی حمل ہو اسکی گہر — پوری خدا کری میری جان کی ہوس

ای جان اب ملا ہی وہ دیتی ہے کچہ بہ جان

سٹی مین تو ملا نہ بنی جان کی ہوس

ہان کا لازم ہی ہمکو نا جب کا پاس — مین ہون جو بد کرو نہ میرا پاس

کرزار

بہوت سی کالیان نہ کہلوائے — مجکو ہوتا جو کچہ سنکے بیرا باس

کیا زمانہ برا ہی ہا ہی اچہی سب نے — کوی کرتا ہین کب یکا باس

اوسکی نزدیک مین بہت کتا دور — اس سے ہر بات مین ہے کرتا باس

ہون مین جتنی کو کوڑ پا خانم — ایک بیبا سی ہے مرزا باس

اس حصم سے کنا را کر خضر و — ڈوب مرتا تو جاکی دریا باس

بات مین میری کیون نہ وہ بولین — مجکو اولگا ہی اوسکو میرا باس

بہاندڑا پا لکل عجب بادہ سب کے — بیٹ سے جب رہی تماشا باس

بی دوگانا کا جب سلام لیا — خجی ہے مینی کنا خدا کا باس

منہہ کیا کالا اوس سے ملی سنے — رہی بہاٹ ہو کو کا باس

تہا کا تو نہ جا بصاحب یم
اسکو کرس شتہ سی سلایا باس

ان سی مکو سوا ہی یاری سباس — ہا جی دنیا ہو اور ہماری سباس

جو ہرا انکی کہلی ہین بہو ون پر — جہریان تذین ہین اور کٹاری سباس

بوون بڑہ کی تو ذبح کر ڈالین — ہی وہ جلادنی ہماری ہا باس

ہی حصم کی نیری بڑی خالا — مان تو آدہی ہے اور ساری سباس

آنا میکی مین تم جیسی ہتو — آپ منگواوی جب ہماری ساس
حق ہہ مین ستھے بوا بھو خانم — اس ست بن جیتی امید ہاری ساس
کیون نہ باہان بجا کی گاوی بہو — جہٹری جب بیٹھ کے ستاری ساس
ہلکا جوڑا لوٹی ہو بہنے — دیکہو باجی ھے بہنی ہماری ساس

اوسکی رنڈی بھی ایسے ہی ہوگی
جان صاحب کی ہی گنواری ساس

کم کیا خصم ھے جو کرون لنگوار کی تلاش — ہو نوج دشمنون کو بہری یار کی تلاش
بیٹھی ھے سو رہا کہ اٹھ ڈھونڈتی ھی مرد — کیونکر نہ ہو سپاہی کو ہتہیار کی تلاش
کندن کے طرح اشرفی خانم کہری کہوت — مفلس خصم ھے کرتی ہو زردار کی تلاش
ہوا جبو را جبی ھے لرہاکے سی تو — اچہا ملی بہری ھے بہہ ہر بار کے تلاش
بدنام تو نہ نام مرانی محل کا کر — انکدن یہہ جان لنگی نی یار کی تلاش
دودون سے زانا بانی موی کو حرام ھے — باجی یہہ ہی حلالی کو مردار کی تلاش
گو ہر اسی مین خیر ھی رکہہ اپنی آبرو — لاحلد کر کی موتیون کی ہار کی تلاش
یوسف نے گہر مین ڈالا جو بازاری تو ھے — جائیگی اوسکی دل سے خریدار کی تلاش
ای جان دل دیا ہمنین تعمد بدو مجہی — حاضر ہون کل سے کیون ھے گنہگار کی تلاش

تھا کچھ تو چور دلین جو سو بار کی تلاش
کیون مونڈی کالی رات کو تلوار کی تلاش

کی مینی رد کی آہ تو ہنس ہنس کی بولی وہ
مدت سی تھی ہمین بھی ہوادار کی تلاش

مین تو بھولی بھالی ہون بھولی ہے پاس کون
مکار تم ہو تمکو ہی مکار کی تلاش

کافی ہے بیکھٹ کسی جان ایک مرد
کسبی کو روز چاہیی دو چار کی تلاش

میلا ہو یا کچیلا ہو دی جای کچھ اچی
ہی وضعدار کی نہ طرحدار کی تلاش

موٹی ہی یہ ٹھون کر سکا احمق ہون مین کون
وہ دل ہمین ہی اب جو کرون یار کی تلاش

خانہ خراب باندہ کی لائی ہون راج نے
اس رکھنی کے پیٹ مین دیوار کی تلاش

خضر و کبھی ملا ہمین دریای نار دل
اس یار کی تلاش ہے اس یار کی تلاش

ای جان دل مین موج گی اب کوڑیون کے مول
رہتی ہی روز مجھکو خریدار کی تلاش

گدراون تو ای ماس خواص
اور لا دل سے کیا ہراس خواص

ستر تھی ہڈیان سری پوڑون
تو بی توڑا ابہرا گلاس خواص

تکتی تھی ہمین ہے جھنک ستری
سو گئی کیا تو نی اوہی پاس خلاص

مانگ اپنہ لای پو لیتلا
ہو رہی ہی یہ بدحواس خواص

ہای جہ لین کمر نہ ٹہری ایک
کوئی مجھکو بس ہے راس خواص
خواص

باندی بجہ سی لو بیاہ کرون — لوح اہی بندی کے ہوس اس حواص

کبڑی او جلی ہین یہی رنگو رسیہے — بہر شہزادل ہے کیون اتودا اس حواص

دور کر یہ زہر کہا نہ اریے — جا لگا کچہ ہمن سے یا بن حواص

آب کے آگی استرنے خانم — کبکئی ہے رو بی کا اس حواص

حالصاحب کہین نہ غصہ ہو

گانی ہو وقت ہے بہا بس حواص

مجکو جو شن انا ہین ہنر ادو کانا اخلاص — جو کوی سامنی ایا وہین جوڑا اخلاص

آج مجہ سے ہی تو کل اور سی برزا اخلاص — ایسے ہر جای سے ہو تو مگوڑا اخلاص

بندی در کدری ہے مردکی بیجانہ منسو — واہ صاحب ابھی ایسا ہین بیا اخلاص

ایسے اندھی ہو نہین دیکتی آگا پیچہا — کسے کو کہا مکو نہای کا ہماری اخلاص

بن کسی جان نہ الماس کے سنگ گوہر — کیا با قوت ہیر اسے ہی بیدا اخلاص

گلبدن پاس جو کر خواب کن کرنی ہو — بہ راست کہدو ہوا کیو اسطے شرجا اخلاص

دن مین سو بار نہ خورشید گی لہ جایا کہ — اری مہتاب کر نگا بجی رسوا اخلاص

حالصاحب نہ کوی کام ہماری ایا

لاکہ مردو نسے کہا بندی بے بیدا اخلاص

حالصاحب

حالِ صاحب بسی میں دل تھو لگاؤں کیا غرض — دی کے دل بدر ہو کو صدمی اٹھاؤں کیا غرض

ہی ہری جانم کھیلتا ہی سے بد ہر بد بلا — بول کے سمجھی بلا اپنی لگاؤں کیا غرض

زہر کھا کر جان دی نرگس یہ انکھوں کے چشم — تو ری پر انکی من کیوں تشویش بھاؤں کیا غرض

ہی مثل بیجان سیج ری یہ مرنا کوی — لعل جان پر لال سے حیدری کیوں اگاؤں کیا غرض

ہو گا جا نڈی من وہ ڈوی من آو لگا لگن — بول کر جبرن سے تو شر پڑتاون کیا غرض

جیسکے پلی سے بندہی نامرد لکلاوہ ہوا — ہو گیا دنیا من ظاہر میں جھپاؤں کیا غرض

پاسجا پہاری کیا مہدی لگی ہی پاون من — وہ میری گہر کیو لگ انی ہین جاون کیا غرض

ہی اگر بقدر مہدی ہاتھ یہ باندہی میرا — رنگ اپنا پادن پر پڑتا جماؤں کیا غرض

جماون

دانہ پی کا نہ کہاسی نہ سبلی سر سے ہون

حالصا اوہی منگل کو بہاؤں کی غرض

خواہش ملاوکی ہے نہ ہو آرام سے غرض — تن پیٹ بہر دوہی اچی آرام سے غرض

دن بہر تو اختیار رہی جاہوں جہاں ہو — پاہر نہ گہر سے پاون کو شام سے غرض

لعصر جیلکن کے نہ شمع بہار کے — مکر اکام کام سارا نہ لا رام سے غرض

مرجای پاجی کوی جین سے اب کے — ہی رات دن بہین فقط اس کام سے غرض

کوی بھلا برا کہی کس مجکو کام ہے — بندی کو ہی حضور کے احکام سے غرض

رنڈی کے قدر کیا ہو نگوڑی پٹھان کو
ہی لونڈی باز رکیا ہی اعلام سی غرض

گلشن کے غم میں ہو گئی کانٹا میں سوکھ کر
کھانی ہوں خار کیا مجھی آرام سی غرض

کو نسنس بہت سی سنکے نہ مٹا پہر دلون کا بہیر
لاچار جان ہو گئی ابہام سی غرض

میں نی تو بہیجی لکھ کے الف جان ہزار خط
تو نی نہ لکہا مجھکو کبھی ایکبار خط

کیا جی ہی بہجا وہ لکھ کے پہلا مجہی
جیسے نہ پوچھی بات کبھی درکنار خط

میں لکھتی لکھتی تھک گئی اپنا نہ تک جواب
کس واسطے میں بہیجتی ہوں سر مسار خط

جہنگا کو بہیجا الگ نہ منشی جی کیا کروں
پہلی سے بہیجی ساونی لک تین چار خط

روئی کا اپنی حال میں لکہتی ہوں اسلئے
اور میں نے کتر کے دلکا یہ ہوی غبار خط

پاؤ نے سمجھ کے مجہی کیا لکہا ہی سے
میں اپنی ابڑی جوتی پہ ڈالوں ہزار خط

اڑی کا پائجامہ جو پہنی ہی گلبدن
دیباچہ شرحی اہل کیا ک بہار خط

سنبل لسا جتی کو زلف جو گوندہی
لکہتی ہو میں علاج کا ای نوبہار خط

مٹا ہین کسو کے مٹای سے جان نے
پیشانی پر جو لکہ چکا پروردگار خط

درگور اوسکی ماون سے ہو ماہی دم غلط
مردہ وہ میری سر کہی کہا یا قسم غلط

ککڑی کا

لاڈلی نے جو رکھا ہیں کرتا ہی کوئی جون | مہندی لگے جو پیر کیا تم نے ستم غلط
کہکر چلو جلواری تو جان کہا سسکے | باندی نے کر دیا ہی میرا او ہی دم غلط
گالی جو منہہ سے نکلا ہو کاٹو میری زبان | تہمت لگا رہی ہے تمہاری حرم غلط
گھر ہی اکیلا چھوٹی لڑین ای دوگانا جان | ہو جائی وو گھڑی کو کسی طرح غم غلط
قرآن مین اٹھاتی ہون لچھمی ہے بی حظا | مرزا ساں کرتی ہے دولت قدم غلط
انکا مصالحہ دار نہ اکدن ہوی نصیب | لہسن ہے پیاز و باو یمنی تیری بیدم غلط
کی کا حال شُسر کا نہ ہی نان کا اسی | مین سچا گا رہی ہون یہ دسای سم غلط

کرتی بہت ہین عمر کی کہنی یہ اعتراض
اپنا کلام سو جیتا ہی جان کم غلط

ہی وو دلہن بھی وو لہ سی بیکا لحاظ | رات کو ٹہو ہین رہی کار بہار لحاظ
بد زبانی بکرواولسے بڑی لوڑہی ہین | ساس سسرون سے دولہن جان ہے درکار لحاظ
ہر گھڑی الکی جہاتی ہیری منہہ چڑھتی ہین | انکے وو بار رکو گی یہ کہہ بار لحاظ
کیون جڑہی اتی ہے تہمکاری سے سر پر ماندے | ہوت لیٹا ہی جو کرتی ہین مردار لحاظ
جو تلی الکی بڑی ہائی کے بہا جو سمجھون | ہر جمارت کا کری گے میری بیزار لحاظ
باعبات چھوڑ دی گلشن کو میرا کہنا مان | کاشتی لو نا ہی کر لگا یہ بھی خوار لحاظ

ہر کسی سے نہ اولجھہ جان بوجھ کر بس

بات بڑہ جاتی ہے کہو وسی ہے مکرر الحاظ

تو عشق کے ہی سر من نہ کہون ہو نثار شمع — پروانہ کے طرح سے ہوا بیقرار شمع

گلزار جان سے رہ کی وہ توتی وہاں خار — جلتے ہوی جلاوی سری لو ہار شمع

ہوتی سنتی ہے لاش یہ پروانہ کی اچھے — مرگھٹ لگن ہے ہنڈنی یہہ نالکار شمع

درگور ایک جا ہوی جلکر وہ دو لو ڈھیر — پروانہ اور سمجھی لگن کو مزار شمع

جربی کے باتین بولینگی باہر کی بل سب — کیا کہنا جاتی اوہی نکوڑی گنوار شمع

وہ چاند سا ہی پیر چراغن کا مری منہہ — جس سے سدا رہی گے اچی شرمسار شمع

کافور جیلگی ہوی سب جبر بن اڑ گیئن — رکہہ کے جلم من لای جو لو نا پکار شمع

نامرد ہی دو شاخہ لیا کو ڑہی پڑا — روشن کبہی نہ اسمین ہوی رہنہار شمع

پروانی اڑکی اتی ہین بہتی کہون بوا — ہی کہیلتی جہیر کا گو بانسکار شمع

اندہیر کیا عدا کی و دا نہہ ہی نشان ہے — خانہ خراب ہے ن سے ہوا اوسکا جار شمع

رنڈی کا تیل جلکو میسر ہو کبہی — روشن کرین وہ قوم کے کوری حمار شمع

سچ کہی جلتی ہے ہین لیتی اوسکا گل — روشن جو ہو مراد کی ای لو بہار شمع

جلنے جو اندہی اندہی می روشن ہوا مجھے — غم من ہے اپنی دکہڑون کی یہہ سوگوار شمع

اوکن کو

روشن کرو جو ادسکو تو وہ کیا نہ جاتگی جھی سے شہر کی کوی ڈہالی ہزار شمع

ہر والو کی بہہ مرابی کے شادی ہے اُس گہر جہتی مین پہول جھوڑ رہی ہے ابار شمع

گلگر گل موتا موا بجا کی شکل سے ہے بجتن کیطرح روی نہ کہون زار زار شمع

ای جان دلمین سک ہو االلہ دی مراد

گل ہو گسی مراد کی دو بین بار شمع

دیکہہ روشن جل رہی کسقدر اندا چراغ ہی دلکہا تا شام ہی ست صبح کا لفتا چراغ

ایک بیچ چاندنی خانم ہی بی مہتاب کے ہی مثل جیسی اندہیری گہر کا اوجالا چراغ

رات دن نور ان عاجی سے ہی بہادری ہجی ہی اندہیرا اُس جگہہ روشن نہو جس جا چراغ

دم بیرا گہشی یہاں چہی ہین ہین گرمیان رات کو دو دن سے کر دیتی ہو ہم بعد ہا چراغ

دمبدم مہتاب نے ای چاندنی بولا دیا بابجانہ مین اندہیرا ہی پڑا رکہا آ چراغ

ای جیبنی شہر نا حسین ہین ثیل ایک بوند لادیا اندہی روی نے بعہ ہی ہو نا چراغ

بی او جالی لای ہین مخدوم کی درگاہ سے دہو ندہ لا جلدی اری روشن کیان کہان چراغ

ہبر گل کے رور کرتا ہی جو نا فرما نیان بو ستن کہیجا جالک لالہ ہی ہی کرنا چراغ

بہر من حضرو سے ملون ہی خالصاحب کی مراد

روز جا بتا شام کو ہی جہوڑتی دریا چراغ

انکهین نو بهار کی شاہد سمای باغ　　　جب سکے نی نقاب من جو نهای باغ

اُجڑا ہوا خدا نہ کسیکو دکهای باغ　　　ناحق بلا میری بری جام کے جای باغ

اباد ی وہ اجاڑ سبا اگر کی ای باغ　　　ایک پهل نہ چهوڑا باغ من سب لوڑ لای باغ

یہ پهل ہی سنڈہی جڑہی بهری پهلی ہو　　　دل باغ باغ ہو وہ خدا اسے دکهای باغ

بادای عیش باغ کے من عکس اس انکهر　　　ہو ہای خار کیتی ہے گلشن جو ہای باغ

چنپا نی جهکه ورها دو بیہ نہ سے　　　یہ ہر زعفران کیون نہ لسبتی کو ہای باغ

لگا پهال انی سے ہی سب یہ عام سے　　　اب گل چمن جو چاہی تو سارا لٹای باغ

مہرن سے سرخ چاندنی جانم ہوی سفید　　　کچه سایا ہو گیا اسے جو لهی من جا باغ

باغی ہوی نسیم یہ مجه سے صبا کہو　　　مہدی اگر منگاون تو ہر گز نہ جای باغ

نرگس سفید پوش تهے بیمار ہو گئی　　　اُڑدا اودو بیٹه اوڑدی کی سوسن نہ جای باغ

گلزار جان کہ جاہ من نرگس بہ رنگ ہے　　　لگتا ہن ہے دیدہ اب اُسکا سوای باغ

مالن لے کهتا مٹها ہی چهوڑا امراد سے　　　مہا نی تو پهال جب ہو دی لٹا دی باغ

اُدن نہال خان کہ نہ بیتی من ایکبار

ای جان لاکه سبز وہ مجکو دکهای باغ

انی ہی اوڑکے انکه یہ جو بار بار رقت　　　حنگلو ہرن کا کہل رہی ہے شکار رقت

گوبا لکنٹر

گوکہ کہاں ہی اوہی چمن کو ہی چھالیا | مکڑی ہے اوسکی ہی پہ دکہاوی بہار زلف
سنبل لسا ہے ختم ہی چوٹی کا گوندہا یاں | چوٹی کے موتی سے بھری نو بہار زلف
اوٹھتی وہ ہو بن مین لسی من کہانی نمون پیچ و تاب | زلف کی ہاوانی ہی بے اختیار زلف
جو دم اولجہہ رہی جدائی سے بار سکے | مری گلی کے ہار ہو زینہار زلف
لاکھوں ہے مردوی بچی وسی ہین بعد دل | اللہ ری کہا ہر ہاہی تیرا اعتبار زلف
مکڑی ہے اوسکی ہلنی سے عقدہ یہہ کہل گیا | دل لون کسیکا اس لیی ہی بیقرار زلف
ہمنی سے نی کلی مجہی گل چاندنی کا جب | دیتی اولہہ اولجہہ کہی لگتی کو خار زلف
کچہ بل کے بات ہے ہین سیدہی تو بات ہے | کاکل سنی ہی دیکہی ہین بیحد اور زلف
سنبل لسا ہنا کی بکھرڑی جو تونی بال | بانی کے بوندین موتی ہین اور ابر دار زلف
صندل کی بتی باچی یہہ عنبر سے کیون لڑی | مشک کی اس خطا پہ کرون تار تار زلف
کو ہیان کی مرچون سی بہری مانگ الیسی ہے | دہرات کے دکہای ہے گویا بہار زلف
مکھ ل مین ہے شام برن یہہ زمین کہہ | جوڑی کی طرح باندہون جو کہ لالکہ بار زلف

ای جان جانتی مین محل جانہ والہان
شعان کہی کا جانی ہلا کو ار زلف

یوسف کو چاہی جو ہو اسی پیرہن سے شوق | جامہ ہی من بسن ہمن کی گلبدن سی شوق

کوئی کناری سے نہ بچتی تھی کر شوق / گہر اسعد بہا تھی اور سادہ بن سے شوق

دیوانی جبتک ہوں بری جام کی عیش میں / ہندی کی بند بند میں کچھ تھا ارکسن سے شوق

لی دیکھی تو بہار کی اکو سن ہی چمن / بلبل کو ملگا ہو گو کر چمن سے شوق

وحشت ہی تھی مرزا کو منکی کی ایکہ سے / دن رات انکو رہا تھی انکو ہرن سے شوق

ای بچی تو ٹوہا مرنی ہی ایک نوجوان پر / ہران کسطرح نہو اسکو بہن سے شوق

جگنو نہ بارو نہ بدعلی ہند سے نہ کام / زیور میں مجکو باجی تھے ایک تو رن سے شوق

کہاو کی منہہ نے دیکھو نہ بچن کے بل چلو

ای مجکو بھی ہیں اس بالکین سے شوق

طور فی چھوٹون کیا کچہ نہ ہون بنگا عاشق / اتنی سے بات نہ من ہو لی جیلا عاشق

ایسے ہر جای سے نی کون بنا ہی خانم / کبھی بچہ ہر کبھی بچہ نہ ہوی مرزا عاشق

آپ تو دو ملکڑی سے دن رات اڑای ہیں مرا / مجہہ سے کہتی ہیں کہ ہون ملکا نبرا عاشق

جو نہ ماباپ کا اپنی ہو ممانی سیج سے / اوہی کیا ہو لگا جورو کا نگوڑا عاشق

لاتی جو نہ ہی الفت کی بہلا کیا جانے / رکہد یا نام نہ جیسے ہوا اوسکا عاشق

جان اٹھا سکی نہ دی سمجھتی نہ ہر اکہا کر / جہوٹا اس میں نہیں جتنے تہا وہ سچا عاشق

بات پوچھی نہ کبھی اور رہی ایس سے کڑھ / اب جلو کر ہوی انا ہوی وا با عاشق

[illegible]

مجنوں لیلیٰ پہ موا شیریں پہ فرہاد موا

جالصاحب ہوا کیا مجھ پہ انو کیا عاشق

بدبلا ہی یہہ بدبلا سے ہے عشق ‌ ‌ ‌ پری خانم بہت برا ہی عشق

حسن دریا ہی ای بوا خضر و ‌ ‌ ‌ دل کے کشتی کا ناخدا ہی عشق

سے عزیزاں بڑا ر لیجا مین ‌ ‌ ‌ دل ہے یوسف تو بیٹھا ہی عشق

پتو لذت اٹھاوسگے سے آگے ‌ ‌ ‌ اپنو نام خدا ہوا ہی عشق

پہر نہ اوترا نہ ای پری خانم ‌ ‌ ‌ جسکی سر پراری چڑھا ہی عشق

لاکہہ پہوتوں کا ایک پہوت ہے یہہ ‌ ‌ ‌ کی جن سے یہی لبس سوا ہی عشق

اُسکو پرواہ نہیں کو سے مرجای ‌ ‌ ‌ ایک بے درد یہہ موا ہی عشق

چشم بد دور و بدی چار ہوے ‌ ‌ ‌ الکہ مندی کو جواب ہوا ہی عشق

جس پہ عاشق ہوں نے نکوڑی کو ‌ ‌ ‌ کیا پری مولوں بیچتا ہی عشق

جالصاحب سے ہے جان کا دشمن

دل کا پوچھو تو آشنا ہی عشق

لیلکی پہ نبیری موسی میرا اسلام کب تک ‌ ‌ ‌ مجھ پہ سیہ نہ وہ کرینگی دیلو غلام کب تک

بیٹھے پہ بہاڑ ٹھی اپنا غرور وار سے ‌ ‌ ‌ توبہ تو گرگری گے رنڈی حرام کب تک

کبھی نہ ہوا ہی جو برا حالی سے ڈر دو گانا

بیسی نہ پہاڑ کی ہے اما غرور دار — ہرزہ بڑہ کے یہ کروکی مجہے کلام اک تک

بوری ہین ٹری گے بیلو ہزار بابیٹر — بیٹہا رہیگا تمکو حقلی کا کام کب تک

دولی مسگاکی اونکی لہر آتے ہین ہوں جاتے — عنبرون کے ہاتہ باجی بہیجن پیام کب تک

یہ حسن کی ہین گاہک مردونکو خوب دیکہا — یوسف بنا رہیگا بی بی غلام کب تک

بسین جان سے باجی دم ناک میں ہی مرا — ہر روز مین اٹہاون مینسوں کلام کب تک

بت بنگئی ہے آتو بہتر بڑین نہ بولے — بوجہا جو ہرزہ جگون کے من مار دہو رام کب تک

ای جان کرنی جو رو ہندنی یہ کیا ہی مرنا

بیٹہا جیا کریگا تو اوسکا نام کب تک

لائی وو دکانا اُف کا یہ کلمہ زبان تک — اوکلٹی ہماری بیتابی اوسکے فلان تک

مارو کی لات ہاتہ لگانی نہ دونگی مین — جاؤ اگر زمین سے تم آسمان تک

ہی ناک جوتے ہاتہ سری پاون پڑی جن — پہنچی خبر کسیکی نہ یہ کانون کان تک

ہرگز بچی نہ جان قیامت کے رات ہو — جسن نہ یہ بات پہنچی تو اسکی کان تک

گہر مین بڑی یہ کھڑکی باندی مین بن گئی — کوودن جہری مین کوئی تو امینی وہان تک

مٹی کی گہڑی ہاتہ ملی لوٹی ٹہاری ہے بانس کی — ای ورن جان رہا ہیں اب باندان تک

صندل کوڑی بکو ہی یہ دن لگی جو چوسر — گیسے ہماری پاون ہین جلیبی مکان تک

کہن ہڈی ری

ہم دین نہ کہانی جوڑ لگا مجھہ سے گلا کرین — تمنی ہین جرنا یا دولہن کون تک

دولی کے پاس آگی لگا کہنی ایک موا — احسان ہو جیلو جو ہماری مکان تک

برسات کاٹی رو رو کی اس گہر مین ای لوا — پانی بہا گہٹی گہٹی کہین ران تک

ای **جان** تم ہو جاہتی اکہان ہو ہین

یوسف کی عمر ہن مینی جان تک

تجہو برسات مین سنگار کا رنگ — سرخ اور سبزہی بہار کا رنگ

سنکی گہر مٹی مجہہ سے باغ کا حال — ہوگی سبز نوبہار کا رنگ

باد ہندی سے اسے سنی خانم — اوڑکن تیری اعتبار کا رنگ

بہٹی جو لوٹن لعل جان یاقوت — سرخ کیو کر نہ ہی جوار کا رنگ

رنگ سی ہو گیا ہے کوڑی کا — سہری قولا دجان کٹار کا رنگ

فدر ہتیار سے ہے مردون کے — دیکھہ تو ادہی کیا ہی دہار کا رنگ

جہنک کے باندی ذرا نمانی دیکھہ — کیا ہوا ہی تیری ازار کا رنگ

سنہروالون کے آگی خاک سنجے — باجی امان کے گنوار کا رنگ

جان صاحب دہ جڑہ جلی یک سال

دیکہا کیدن نے سوہزار کا رنگ

ایک ایک رنگ مین اچی زو دو هزار رنگ — دکہلاتی ہین بہار مین اپنا بہار رنگ

موتی کی طرح رکہی جدا اسکی ارزو — ہر رنگ ہے محل کا جواہر نگار رنگ

چنگلا ہی بلی بہت کا بیلو بجائی — ویرانی جای دلکی اچی زنی سنار رنگ

ای سوم چُودی حیف کاہی جون ہے عزا — میانی تو کیا رنگی اری ساری ازار رنگ

گلزار جان کے باغ مین رنگا برسی رہے — کیا کیا اہی نہ لاہکی تو تو سار رنگ

پہولون مین سماتی ہی پہولام ہین سکے — تیغی کا تو دکہاتی ہے جو بار بار رنگ

کیا جا سی ہے اشرفی جام مجی نہین — کندن سنہرا اہا ہی بے اختیار رنگ

چنپا جڑا کی لبلبی چنپا کلی مہر سے — چہپا سن ہے جو رکابی زینہار رنگ

بہونری کی طرح رنڈیان کو مکر بہون نثار — مستی کا گہری چنپی بہہ نالکار رنگ

گرگٹ کے خون مین اچی بیٹک ہے بہہ تجہا — چنبر موابد لتا ہی جو بار بار رنگ

کہا کیا کی تا و کٹی ہے کیا کہکو ساری آت — فی ہو کیا ہی منہہ کا جو سری سنار رنگ

کالا ہو یا کہ گورا الیندای دلکو جو — او سپر نثار کیجی ستتر ہزار رنگ

منہہ زرد ایکس لال ہی کبری ہے ادا — عاشق کے تو جہی کے ہوا ہین بہہ چار رنگ

ہی بہ... چولنی لپیہالی تو ہی صبح سے چڑہا — مہرن بہہ حل بجای تو حلدی او نار رنگ

رنگ ہزار دی تو ہی کل عید اوڑہنی — ای جان دو دبہ چوری گیا در کہار رنگ

حاکم ھے

یعنی

حاضر ہی کیا عزیز ہی کچہ تمسے ہماری دل — کس سے لگا پا لونی ہے اوسکے ماری دل

چھنڈی پہ جان گر جڑہی رنڈی ہو ناکہ مرد — دنیا ہی اسطرح کے رہا چی اُبھاری دل

چلنا ہمن ہی رہ محبت من اس سے کچہ — عزت ہے جسکے جا ہی کوڑا اُتاری دل

ہمدم ہماری سینہ پہ تو رکہہ کے دیکہہ ہات — ابتک دھڑک رہا ہی یہ دہشت کے ماری دل

وہ خدا کری کہ میان سو وو اسکے پاس — جیتی ہو حس سے محبیان دو اوہاری دل

لاڈو یہ جی من آہا ہی دیدی لگال لون — کیا خوش ہوا ہی دیکہہ کے سری اشاری دل

دریا پری کا سایہ ہے کر چاندنی کی سیر — ڈبوانی پیرا ہی گا دریا کناری دل

حضرو کسے حاکی مہاجن الگ گیا — جنبا کا جوب لگ گیا لنگا کناری دل

ای جان ملک ہے ہی ہماوین ہن مری

ہی کیا بڑی لساط ہو محبہ سے ہاری دل

بہائی یوسف گئی سو دیکو جو بازار اصیل — بیدا کر لائی پیا اپنا خریدار اصیل

گر کن اپنا او ہمن ای وہ مکار اصیل — نی کے من باندی ہے ہی مختار اصیل

بتو اشراف کے جوہر ہیں تکلف سے کب — رنگ من لاکہہ جو جہیی ہمن بلوار اصیل

جان سوتی پہ رہی نگے پہری ہتا منصور — بدلظر وہ ہری [illegible] ار اصیل

بہو بکے غمسے بڑا ہو گیا ازار اسے — جہجی نرگس کی طرح رہتی ہے بیمار اصیل

اب ہزا او سکو نباو بکی ہی ٹتری مہہ روز — باد کی کہوڑی ہہ رہتی ھے یہہ اسوا با اصیل

جو ب ھے اشرفی خانم کا کلیا کتا یا — کیگلی ای ھے اچی ہمہ گیتی زردارا اصیل

اجہی ہوگی جو جری جبر ہی وت لا ٹگا — ہو گئی اہور وتنی سے گر فتار ا اصیل

ٹہنڈی سانسین ہہ ہرو کہوی گئے کر بندوق — عملی ھے ہمہن سے دو بکی ہوادارا اصیل

پاون کے جوتی بھی کا جوت لگے سر جڑ ہی — مجہہ سے ہر بات من کرتی ہی یہہ کرار اصیل

اور اجا بگی بازار سے کر ڈالو حلال — ٹینی مرغی ھے یہہ کیسے بہی مردار اصیل

گہر کرون اپنا من برباد جو رکہون ٹہیا

حافظ جب مجہی الیسے ہہن درکار اصیل

جب اوسی اپنا کر چلی بدنام نام ھم — اب کہتی ہو کہ رکہی ہہن مجہہ سے کام ھم

ان مردوں سے جبی جے دسی کے ہم اپن — باجی فرشتہ جان سے کرین یہہ کلام ھم

نوسو روپی جو اسرف خانم کہن لو ابنی — اب الیسے نا دہند ہوی گنگار ام ھم

جب ہم سے ڈہونڈہ لاوگی ہم تک پار سا — اوسدن کر بگی اب کو جہک کر سلام ھم

من بھی مجہہ بہمی ہی لونڈی ہون سچ جان سے آجے — کہتی ہین اب دل سے ہن ہمری غلام ھم

ہہنفا ملین ... تو ہہنا دان ہوا جے — بی بی کا واہ کیا کہ کرینگی حرام ھم

پھر تم ہہلا جسم ہی کسدن کے واسطے — احسان کیا ہمارا اگر جینا دام ہم

حقہ من

جنگل مین کہو بابا دیہ لائی نہ اج تک | کہتی تھی چل کے شہر مین لی دیکی جا ہم
نی جلسی والیون مین اگر لولری بہی کی | بجتی رہی شراب سی تو بھی مدام ہم
مرزا کا کہا جیسے کنور کہکو ہی یقین | لگڑی کے اونکی اوپر جو بابتی شام ہم

ای جان مردوی سے بڑہاپا نکاح سے
کیون صدر سے وری بہن کرتی حرام ہم

اشرفی خانم بہو کا کہا میری آیا قدم | ہو گیا اباد گہر برباد ہی کھوٹا قدم
سنتی تھی جاندی کا بیرا انکلو اس سر کی قسم | میری گھر اای نکوڑی بخت سون نکا قدم
ایک شب بھی مردوا انکو لگا نانہہ گر | روز پاون نہ ہو جو کر سیدا اپنا قدم
پاون سبکی بہرتی میکی کو جاتی ہو بہو | نکلا اس پر بھی نہین سسرال سی باہر قدم
منہہ دکہاوی نہ تمکو پالنگ کیاؤ کی ہن یک | گھر سے جسدن اسکے صاحب میر الکلام قدم
ہاتہہ کٹوا دیکی اس لنگڑی موی سمناد کی | کر صفو برباد کا اسنی میری کاٹا قدم
لیگئی اسطرح باپان کان کاٹی چور کی | پاون پوجون کو بساہی آ لگا دیا قدم
پاون بہاری کسا ہو اعہدی سی بدتر ہو گئی | دو قدم مسرل ہی مجکو اٹھہ نہین سکتا قدم

آج تو ہی ای جان صاحب مرد ہین وہ رنڈیان
عیسی کے کلمون مین ہے ثابت رہا جسکا قدم

گیلی سو کہی دو لو جلتی ہین لو اس کار مین | پی او جاپی نت رہا اندہیر ہر دربار مین
کہتی ہین نرگس کو مرزا تن پہ لکا اپنی ہوش | کام ہیر دیدہ لگی کیا جل لکای بار مین
لال جان سے جا کہو پی آئی ہو لکا جان کو | گہر ہے دردانہ کا بیٹا جوہری بازار مین
سوت میری ہار ہی ہین اوس سے جیسے ہوا | وہ تو ہی ورس میس مین مین اک تو دو چار مین
ہین کمر کی جو کڑی جیسان وہی مضبوط ہین | جس ہین دیکہا کہین نامرد کی تلوار مین
دیکہہ کر سلمانستانی اوسکے من روتی ہین | موتی موتی ہون بر رتی باولی کے ہار مین
سوت کے غم سے میری جانی تو جلنے ہو گیے | لوگ کہتی ہین لگی ہین آگ پانی نوار مین
جہاڑو پی کی پہرے ہو جای گر میری کا صاف | کوڑی کوڑی ہہک مانگی وہ لوا بازار مین

جانصاحب جسکو سمجہون ہین بڑی وہ یار غار
آشنا کیسے گر اوسی ہین وہ خود غار مین

ہر سون بچی کو ہس ہار کہو کرتی ہین | پیار سی کرنے ہین لوکان ہین تو کرتی ہین
اوجلی بڑی ہے عبث اوسکی لون آئی ہے | کبڑی اڑی کی بری دور دور مین گو کہتی ہین
سامنے ہو پان بر مین جالکے کہین کٹ بیٹی | پاس مرزا سرا امرا وہو کرتے ہین
جو کٹ دہالت لگوتی ہی جنہی ہوا ہی | میری انگیا کی کٹوری من رہو کرتی ہین
سبد ہے قسمت ہے تو انک مال نہ بٹرتا ہو گا | جادو بڑہ بڑہ کی کرن بچہ ہو جو کرتی ہین

لہکی می

لالا بہلی مجہی غصہ سے وکہا کر دیتی — کہا نا بیٹا میرا کیون اب ہوکرتے ہین

ای بہو جان تو کیا بیٹھی ہی کرچی خان سے

حالہ کہتی ہر وقت جو تو کرتے ہین

تماشا کرتی ہے تجی تمہاری بہرتی ہین — مین صدقے دیکہو اجی ہماری بہار بہرتی ہین

ملا تہا ایک سے لیلی کو ای دردا مجنون — ہزارون اس سے تو وحشی ہماری ہمراہ ہین

بہہ گرگی حوض مین کہو بیٹہے آبرو میری — بلا و مجنون کو باجی کناری بہرتی ہین

کسے نے کر دیا کیا اونکو کچہ بری خانم — محل مین کل سے جو جسک اتاری بہرتی ہین

وہ کسبون کو دکہاتی ہین ایسی جہب تجہے — کہ ہم ہی لوگون کی اونکی اوتاری بہرتی ہین

بنت جہائی کی مہرن ہین شمس او مہتاب — لسینہ ایا جو سلما ستاری بہتی ہین

وہ دوست جان کے کالک ہین کے

بکوڑی بیری بجا او سکو او بہاری بہرتی ہین

کیا آگ نی محل لگے گہر کے مکان مین — سارا جہان پہونکی گا تیری جلان مین

سارا جہان پہونکی گا تیری جلان مین — رسوا جہان جان سے پہونکو جہان مین

عنقا کی شکل نام کمر کا سنا میان — با یار مین ہین [illegible] مین

باجی سنا راجان جو دیکہو تو لطف ہے — مہتاب سے بیوا میری رہ رہ کے تان مین

مرنی تونی دکہا دو نکوڑی کے اسکو شکل   الگا ہی نو بہار کا دم باغبان مین

ٹکسال والی اشرفی حاتم کے سو روپی   کہن کے لگی ہین ہای ہی کچی باندان مین

گوہر کی دانت دیکہہ کے الماس مر گیا   یاقوت گاڑ بوا سے ہیری کے کان مین

ہیروا مجہی ہسن ہے کہلا سمحن واملال   لعمت لسا نہین ہیجتے کسں لئے خوان مین

صندل اگر نہ اتا تو ہوتین لڑا بابن   عنبر مین باجی مشکی مین اور زعفران مین

گرگٹ کا کیا لیا مہری جو رسنسے جسم   سو سو بدلتی رنگ ہے ایک ایک آن مین

بہتی کی یہہ منی نے ثریا یہ رات کو   باندہا ہی یہہ فرسون نے جہکا مکا مین

ای جان ہائے جواسمین بجائی ادمی

وحشے لگہون جمع مہری داستان مین

جب سے وٹ دائی مہری تم مکان مین   ای جان جان آگئی بندی کی جان مین

نا شہراشنی ہے مہری عمر کے سان مین   رنڈی رولادی مردودن کو ایک آن مین

مہتاب اور زہرہ ہین وہ دونو گٹنیان   تہگلی لگا مین جہید کرن اسمان مین

اہجن سے مہری گرتے ہین بابا اسمان   سو سو لگاین ٹہیکیان ایک اس مچان مین

کہیہری کہا یہ تو ہین اس ہرکی ہاد من   چلون یہ جتی باندہ رہی ہون کمان مین

جتی گا بوجہ ادہی اوٹہای نوہہ کمر   بوباس ہے اتا ہی مجہہ دہان بان مین

اسطرح کہنے لگے

اسطرح گلبدن سے ہیں اب کبھی — ماروں کٹاری جہکی جو تو مری زبان میں

وی تمنی بیٹی اسرفی خانم فقیر کو — جوڑا ہی تمنی ناٹ مشتجر کے تہان میں

مرزای جان بات کے واہی جامہ رب — ہنسنی ہورسے حقمی نہ پڑہایں شان میں

بہاری کیا ہی بابچہ اس سے نہ ایں وہ — سب ہی لگا کی کو دیکی اکی مکان میں

یکتا رہا وہ شام سے مہتاب صبح تک — اتی سن ہے منبذ تمہاری مکان میں

جب تمہارا نام ہوا ہی نہ ہویگا

ای جان کوی لاکہہ کہی اس زبان میں

الہی جو موی بدنام میرا نام کرت — اوسن کے ہنہی بڑی کو میری غلام کرین

اکیلی جاو جو مسجد میں طاق بہرنے کو — دوگانا جان تمہیں جہک کے ہم سلام کرین

ستم ہی بی بڑہی زور بول گر کہلا تارہ — ذلیل ہو بگی رنا جی نہ ایسا کام کرین

رہا نہ جائی کا اس سے ہوی جوان جہان — کسی سے بیٹی کے نسبت کا اب پیام کرین

کرون جو اجڑی محلہ میں کای سید کی — اسی تو ہند و موی اب یہہ رام رام کرین

بنی ہیں تہابی کے بنگن یہہ ڈہلتی ہرتی ہیں — کسی کی کہر میں تو بی ہنگما مقام کرین

بلا لا صبح کو لو جلد خالہ صاحب کو

وہ آج ہی نہ کہیں کل کیطرح شام کرین

وہ جسکو ڈولہ اب ای نوبہار لیتی ہیں
اوسی نکوڑی کی خاطر بہار لیتی ہین

جدائی ہاتھ دئی مین بدن کیجانی کو
خزانی بیت کے ہی لیت جار لیتی ہین

وہ موہی رسی ڈسی اوسکو دو بانہو نکو
نمونہی جانکی مجکو وہ مار لیتی ہین

ورا محل مین تو این باوگی جیگا
اری عزیب کے عزت اوتار لیتی ہین

بھول لوکی مجھی سولی پر چڑھا دین گے
درخت اہر کی لئی میوہ دار لیتی ہین

کرم ہی کل سے بڑا اج میری جوڑی پر
بلائین وہ جو میری بار بار لیتی ہین

عجب طرح کی سنجی دہلی اس زمانی کے
نکوڑی سوم کے بکڑی اتار لیتی ہین

نہ جای کوی بلانی کو کے
ہم اب کو ہٹی پہ چڑھ کر پکار لیتی ہین

مل گئی جب کوئی بنگالی کے او باش تمہین
پھر ان جاد گی مار گئی جو دو ماش تمہین

میری کاڈی کے اکاڑی جو پڑی جانی ہو
کتون کوون کو کہلانی ہی میری لاش تمہین

چھوڑ کر جای ہو اور اک ہم بیٹھ رہو
الٹی ہمشدی سبی جان جدا کاش تمہین

جگا ہم جو ہو بقو پر کے صورت حیران
لگ گیا رات کو شاید کوی لفاش تمہین

بار سنا ای نکر میری قسم بہلا کیا جانو
جب خوشی ہوتی جو ملتی کوی اوباش تمہین

آج کیون آیا آپ جی ہاسی کڑہی مین بیہ بال
پہنچی کیا ہی بہلا کل کے مجی آش تمہین

ای بی مہتاب

ای نے مہتاب اگر چاندنی لیجاوگی تم — فرش کرو ہنگی اپنی بار کی فراش ہمین
اوسکو قربان کرون اپنی گری کاڑی پر — مبری جوتی سے ہے سیر ھی اگر ناخوش ہمین

اپنی بچی کو ٹہار کہی نہ مکو دینی

جان صاحب ہمن اگر چاہئے عتبار ہمین

حسن گھڑی کہو لکی بیچاہہ وہ بڑ جاتی ہین — جسنے جی ہمو اجی شرم سے مر جاتی ہین
مینی بھیجا بار ہنسکی یہ بہہ کردائی بغیر — دیدی اس سن مین اک مرد سے لڑ جاتی ہین
کیا شہری بل ھے کہجاتی ھے اری آٹہہ پہر — باندی مبابی کے جوتا لکی یہ اودھڑ جاتی ہین
جو موی کاٹر ہیر لونڈی کے ہین ماری جانے — اونکی سر کہانی ہین کوہ بالو مین دھڑ جاتی ہین
دال آئی کا سنو بہا وھی اسدم کہلتا — جا بہی والی اجی جبکہ بکھر جاتی ہین
سوم کی بیسے مین اک چای نہ لیو بکر کالے — بالکی آم ہین یہ کبتی ہین سڑ جاتی ہین

لاکہہ تدبیر کرون ایک نہین بنتی ھے

دن مقدر کی جب ای جان بگڑ جاتی ہین

جو جو ہین اٹہاتی تھے سو مین اٹہا لیان — بس بس زبان روکو نہ دو مجکو گالیان
مرزا بڑی جہنالین یہہ ہین جلسی والیان — اچہا ہوا محل سے گئین سب نکالیان
مان جای ہو ہمین ڈالو گی اجل ھے مبرا کام — جوتا جہیا کی ننگ لین دولہہ کے سالیان

وہ مرغ سحر ہوی میرا دل کٹھا ہو گیا   مار نگیون کے بہک دی کلشن ہد ڈالیان

بجلی کری الی مہاجن کے جان پر   کیا ٹر گیئن کٹہای مین کالون کے بالیان

کیسا ڈری ہون رات کو ائین جو جو امین   کجہ گوری گوری عورتین کجہ کالی کالیان

سنی ہون انک روز بلانی مین مردوا   کنہ بکنبخت ہن میری ہمسائی والیان

ای جان تجہ سے کیا کہون کروا کی رات کو

جہجہتی ہزار قسمین نگوڑی نے کیا لیان

جب سہانی ہین مجھی ہاجی ہمارے ہہ باون   گوری گوری ہتھی ہتھی ماری مارے ہہ باون

کرکی ہنگا اسنے سر ڈہا لکار ہر دسے میرا   کشتبان ہر ڈرکے منبی لاکے ماری ہہ باون

ای دو کانا جان ولکہن کے مہدی جرت ھے   سرخ ہجتی ہین ہماری با مہدی ہہ باون

کس گھڑی سے ادہی کبڈی کہلتے بہرتی ہو تم   شل نہ ہو جاہین کہین باجی ہماری ہہ باون

ناہتہا بائی ہر گھڑی کے جوش بھن الی امجے   باجی صاحب تجہ سے تم رکہو کناری ہہ باون

چار گھو جا کی اجی کیا دکی جلی بیس کر   دل نہ کچہ ھی بیچ کیا ما بین نہ ہاری ہہ باون

حافظ صاحب مجکو تم دیکہا ہو بالا بوش میں

باہری جا ڑی رکے بن بیدھے میری سارے ہہ باون

بیاہ خانم کا کردیکی نہ من ز نہار کہین   آپ ھے اپنا لیا لیگی وہ گہر بار کہین

اپنی چال دور

رنڈپے چال زور چی مجھہ پہ یہہ بہتان نکر — میری بیری میری دشمن موئی نگوڑی کہین

اونکی بن پوچھی مین تو جیدی مین کہو کیا جاون — ہی یہہ ویہڑ کا کہ بہو جاین وہ بیزار کہین

مرزوی کہائی ہو مین تبہون کلاموں کی قسم — تیری بن پوچھی گئی ہون جو مین بیکار کہین

جا کی سسرال مین دولہہ سی زولہن خانم تو — بہلی ہے روز نہ کر بیٹھو اقرار کہین

اون کسطرح سی باہن دوگانا جیبان — باجی ہونی ہی بہن وینی مین اسوار کہین

روز کروا انکا بندی کو بہن ہے تو تا — تجکو جو اہش ہے تو ڈہونڈہ اور مزیدار کہین

میری باما نی لگالی ہے بی مجھہ سی جہیڑ — ہیچتے ہون کہین جاتی ہے یہہ مردار کہین

ایک ہر شبہہ ہون اور کسی سی نہ ملون — ایسی بندی نی کئی ہی ہین اقرار کہین

مین تو ہان ایسے ہو تو کس لئے پہرانا ہے — ڈہونڈہ لی اور کوی جا کی طرحدار کہین

ماما گھٹیانی کا بیڈول برا ہی لیکا — ایسے باتون سے اری کہای گئے تو مار کہین

حالت صاحب میری خاطر سے لکہا تہی

رنڈتی دہلی ہے دوگانا سی طرحدار کہین

جا ماہ خانم کا تو گر دینی کو تیار ہون مین — باجی کوڑی کا سہارا ہین لاچار ہو مین

اوسکی صورت سے زدا ایسے بیزار ہو مین — نام پر بہی ہین انسی باتی بیزار ہو مین

ہیجہ کس اپنی بہگیڑن سی موئی کر ہیچہ — چہوڑ دی میری کلائی اری بیمار ہو مین

جانی ہنڈی نے بلا جیسے کہ دڑکی کنا ہے — ناک چوٹی میں تو اپنی ہے گرفتار ہوئیں

جتنی ہے بہلی بہل اوس سے جو کروائی ہوئیں — ایسے بھولی ہیں نہیں ہیں ہشیار ہوئیں

تم ہو میں مرتے ہوں جو جاہو ستم جو تم — سچ تو یہ ہے ان اجی ایسے ہے کہ گنہگار ہوئیں

دیکھا اُنکو سے جو کالو سے میں سنتی ہی تھا — انو جا بات میں رلیتی کس طرح خار ہوئیں

اپنی تلّی سے نہ باز ہوئی ہے اچھے دودم — لا کہ مکار و کی مکار ہوں بدکار ہوئیں

جان صاحب میں بہ زمر آنکے بہان گئی

تم ہی کہتی ہو کہ مردوئیں طرحدار ہوئیں

ادہی رکی کا جیسے گاہڑ دہمی بنری بچپن میں — موی شیطان لعنت کا بڑ لگا طوق گردن میں

بوہیں الجھی رہنی اتک لٹ جس طرح ہبکی کے — دوا کن جان نکل گئی دم الگا ہی جابن میں

جدائی سے ہوا اُنکی بڑا ازار ای گرس — ہوئی بجن سو کہہ کر کاٹا بہن ہاتھے لہون میں

مری مرزا کو ای سہرا اپنا بانو نی بر دیتی — اوڑ اپنی جاک گہر میں ہو لیتا گا گا کی ساون میں

بچی رکھی اری بخشی نبری بکڑی کہ ہی مارے — مبری فولاد خان کی سک ہے کیا جڈو گڑی بن میں

وہی ڈستا ہی آرنڈی جسم دو تین تو لگاتے — نہ میں مالو کی موں کاہی چڑا سری اتسن میں

بڑی خانم سے دیوانی کو سمہ میں اوبارا ہے

بڑی عاقل ہوئی ہم ای جان صاحب عشق کے فن میں

جانت بمہاری

چاہت تمہاری ہمین ہماری اگر نہین　　پروای آپ کے بھی مجھی اسقدر نہین

دیگڑو کی بیچھی اوہی زنانچی تو مر نہین　　جیسان جوانی مفت یہہ بہہ نا دکر نہین

دولت نشا ہین انشے حاسی بدچلن　　کھوٹی ہی راہ چلتی ہین حاکم کا ڈنڈ نہین

مہنگی کرٹی لگا و نہ تولا دھان شسنو　　ہون وہان بان لوھی کے مری کہ نہین

انکہون کے اندھی ہی وہ منل بام ہین سکہ　　ہرگز کسی کو اوٹ بھی ایا نظر نہین

اب ایک سی رہینگی تو سو سی رہونگی ہین　　ہم آدمی بھی ہو مین ہون کیا بشر نہین

سستی سے اونکی کھر بہ کل حوص ہوگئی　　وہ مردہو کی بھاگی دبی ہین مگر نہین

ہتھیارون کی طرح حواصین لڑین ہین آج　　مرزا یہہ سبز دلی کبھی عمر بھر نہین

دار الشفا مین مرتی ہین بیمار ای حضور　　کوڑا دوا ہین ملتی ہین جنمین اثر نہین

بیٹی بلنگی اب وہ محل بہا ندی سے لگے　　ہونا فرشتہ جان کا چھن ہے کدر نہین

وسن منیس اوسکی کھای ہین انکہار لوز ہو　　کو ہبان جرام حوزی بہ باندہو کمر نہین

ای جان لکھو سے نکل جاون گے ہین اب

اوقات مجھہ نحبختی کے ہوئی بسر نہین

بہہ ہر ذرہ در داج من گل من　　گل ہنا بہڑوہ من اج گل گل من

سوت جل لگڑی اگئی بل من　　نہل سے جانی بیٹھے اپنی جبل بل من

تم بهن ایک بن رناجی سکے — یهه کنهیا کڑا هی گوکل مین

انکهه لڑتی هی هو گئے عاشق — موهنی تهی موی کے کاجل مین

انکهه اکس سی لگی دی — چهوڑ دونگی موی کو یک بل مین

گیهون بل بهی کے مین اوٹها نه سکی — بجه هونی کی ادهی بل بل مین

های جینا مجهی وبال هوا — دیکهه کر ایک بای کے قلمین

مری هی سر کی هی قسم عنبر — بو محبت کی بای صندل مین

جهوڑ الیلی کو تها سڑی مجنون — کون یهه دیکهتا تها محمل مین

جنگل مین

مین سکهه کو سمجهه نه گاڑها بار — آنه محبوبی اوسکی جهل بل مین

سر کی چادر ملک بچهوڑ لیگ — باندهه رکهه مری هات انچل مین

مین بڑی کیا اهیر کی گهر مین — یهنس گئے بوڑهی بهنیس دلدل مین

میم صاحب کلی بڑی ای جان

سوژ یکا کهون یهه بهری کونسل مین

رکهین همسای میرا مال چرا کی گهر مین — اینٹ اولوٹون کے دوگا نا مین جلا کے گهر مین

مین تو یهی توتی فرا الگارون پر — اب نکل جاوں نگے مین اگ لگا کی گهر مین

دولی لا دو کهڑی پانی نه پیو انگے صاحب — خوب رسوا کیا سمدهن نے بلا کی گهر مین

بسنت تون

بیٹھتی ہون جو مجھی بریح ہوا و تباہ ہے   نام کی اوسکی تو اجڑ ہا کر گہر مین

جان صاحب کی نہ کیون بالون سی بگڑون گو

روزمرہ اپنی بہی الگ فقرہ بنا کر گو من

سید الکل کہری ہین لوا کا نبات مین   لیکن سمای سبکی ہے شیخ کی ذات مین

مردو دکو گہور و جہید کر دو تم قنات مین   رجنی لگا تو مجہ سے نہ تم بات بات مین

مرہ بدون تم جو دو بہی کر دو ایک رات مین   حیل ہے سبو کی مٹی تہے جل پانچ سات مین

ہون میں جال ڈہال مین ہر ایک بات مین   ہنو سے جہدرے مہری ہیلی مین جہب تجہسے گا مین

میرا اسا رنگ روپ تو جہد یا کہو نصیب   ہین ایک ہوت ہزار مین وہ پانچ سات مین

اس غم سے آدہی کبہی خو تہای مین رہے   ایک دو سی مسرانہ ملا ساری رات مین

اس سی نہ بات وہ کری اوس سے نہ بات ہے   شیرین نہ بولی آج سے مصری کی بات مین

جلتی وہ جال ہون کہ ہین جر بہتی سیح بہ   بہرتی ہین پہلوان گہی دالون کہات مین

خیمہ مین کیون اوتری اگر ایسا جاہتی   کب پہ پردہ جہید ہین لاکہون قنات مین

نادار کی جلن پہ ردبی والی جب چلی   ٹہنا لگی نہ اشرفی خانم کی ذات مین

چہوڑا اوسی اصیل کو کابل مین لے ہٹری   مرزا او لا بہی کا ڈہکا سر ہرات مین

اپنی تو چہوڑ دیتی ہین عمرون سے کیا گلا   اللہ کام آتا ہی ہی مشکلات مین

کیونکر مین سری جان کو دون او سیہ ہے حرام
سید کا حق ہین ہے دوگانا رکات مین

خورشید کی تن گوشتی مہتاب ہیہ بادون
تیرا جسم ہے جا کی دراداب ہیہ بادون

کیا لنکی او سکو جا ٹون نہ ڈبلی کمر کا ہے
رکھتا ہی ونکی ہے کی دتاب ہیہ بادون

میری بہی جہاتیون کی دوگانا ہین جواب
نام خدا جو اُنکی ہین تاب ہیہ بادون

بہاری وہ جوڑا بہی گی ہو کا خصم کو داغ
توڑوا نگی زناخی کی کمخواب ہیہ بادون

ای جان بین ہو کر دوی ہیہ میٹھا ہی قافیہ
ثابت کہون ملا سی کہون رات ہیہ بادون

جل اکلی آگی میری بہت وہ بڑی ہین
کسٹہی کسطرح سوت میری سر چڑہی ہین

ہمسای مینی جو نہ سنا ہو گا کہین
کوٹہی پہ بی لکاری کسی وہ چڑہی ہین

عزت میری گئی گھٹی اس سی تجکو کیا
حیران وہ بات کر کہ اری شر بڑی ہین

گہوڑون پہ چڑہ کی کہون نہ وہ مینہ دور ناکرن
جو عمر بہر گدہی پہ نگوڑی چڑہی ہین

یہان سی گہنا و خانہ یہ کچہوا بڑی ہین
لو روٹھکی بہات جو لگا ڈو کی اسین

سالہ ہے انی کہتی ہے تو مجہ سی نو بہار
وہ جال ڈالون ٹری کا نم سی کڑی ہین

اس شہر مین برات بہت ملتی کا کال ہے
وہ کونسا مکان ہی جس مین کڑی ہین

ای جان

ای جانکی تم میان خورشید سی کہو

میری محل مین ابا کر دو دن چڑہی ہین

بہلا بہولا ابا و گہر دیکہتی ہین — بجی الیسا مشاطہ بڑہا دیکہتی ہین

تُو ابی ہنر قدر کیا میری جا سلے — ہنر مند میری ہنر دیکہتی ہین

جلاتی ہین مردون بہ دم ہم مثل ہے — تماشا یہہ گر ہو تک کر دیکہتی ہین

جو جیوان رنڈی سے دل ہین لگانے — تُو ارح وہ سبھے لشر دیکہتی ہین

خدا ہی رہی بیٹ اب پہیر ادے — تیری ہی عمل کا اثر دیکہتی ہین

برائی بہو بیٹی اپنی سے صاحب — کسکو بہن بد نظر دیکہتی ہین

ہین ہا ہر ہین جانصاحب سے آمیت

رباعی بہر ادل اکر دیکہتی ہین

پہنکی گیبڑی اگر ہری میان خوش و نکلے ہین — ہئی مری محل سے بکی اب تو نکلے مین

مجہی ہو لشو نہ ہیف دیدہ من بیسے ہمن کیس دیکی — ذرا ڈوری سے ناہو کسکی ہی بار دنکلے مین

گلی مین کو کلا گاین نے ہڈی ہے ہین گویا — ہزاروں من ہین یہہ حلق یہہ تا تو نکلے مین

وہ کرسے کے بوا احمق ہین جو دو دیکی کر مین — کبہی تو دیکہتی مونڈہی کبہی ہار و نکلے مین

مجہی لوٹن کا جوڑا ہی جو حسکی نشہ ونی ہیجا — خدا کی شان ہے بجی اچی ناہو کہلی مین

[illegible]

مین وہ رنڈی ہون جو چھوڑ وی وصل سنا ہو گا   میری بہندی سے کب ایسی موی اڑ لکلی ہین

موی ائی ہین کیوں ہین کون پہ کہا واسطے الٹے   وو کا نارو زمیری گہر سے دو ہند و لکلی ہین

حصم نے گہر کو ای ہے جو چھوڑا بار کی ہیجی   بہن جلبا کو ڑی تال پہ کہ فالو لکلی ہین

لبی لو   اپنے لوسہ ہین بالن کے

گمر گیسے ہہ منہہ کی راہ سفتا لو لکلی ہین

نہ کیون چہرو سے نقوہرین ہزارون   سہ الکین جسنے نقصبرین ہزارون

نہ بگڑون کے بنا و لا کہہ باتین   سنی ہے ایسی نقوہرین ہزارون

ہری جانم سی دیوانی کہو سکے   بہن ائی ہے زنجیرین ہزارون

لگا دون اگ اس ملنی کو ہی سے   بدن مین اکین جہرین ہزارون

نرالی سب سی ہے ہدی کی قسمت   و گرنہ دیکہین تقدیرین ہزارون

مین اوس جلا وکی بالی بڑی ہون   بنی دنیا ہی لعذیرین ہزارون

یہہ کیا نقشا ہی تم کیون لای گہو مین   ملی اوبر کی تصویرین ہزارون

بمین تو ساتہ خدا تو کوای

اجی ہین یاد تکریرین ہزارون

بہجا لسب کا ہی بیجام کہان   کہان ہی میری غلام کہان

کردون ناز

کہ دین تاب مجھی یہہ حافظ جی   من اٹھائی ہیتی کلام کھان

اوتی دیتی نہ مین جواب نہین   ہی یہہ ہمت کیسا سلام کہان

تھوری کوٹہری من مسجد سب کے   بابذی کرنی گئی حرام کہان

مبس ہٹڈیون کا جکہہ جکی ہی مرا   بتایہ نامون نی بہائی گا

بہایہ نامون نی بہائی کا کیا

حافظ جی کا ہوگا نام کھان

[illegible]

من اری دولت قدم مشکی کیا کورا کرون   وہ نہین بانذی مری مہنہ زور ہی توکیا کرون

دون نہ مین یعقوب کی یوسف ہلاکیا مال ہی   بی بہائی جان لین مصر کو سودا کہین

مہنہ وہ بنوائین ورا نسر کو کاما جبر ہی   الکا در بروہ ہی مطلب ایا سی بر دکہا کرون

ای زناجی ہٹ مجکو رہ گیا تورہ کیا   اوہی من لاچار ہون ابس امر من توبہ کرون

بات دو کوڑی کی کردون چار ہبہ کی لیی   اپنی ہگا تو مین ادسکو اج وہ رسوا کرون

گردن

حافظ جی ای دو گانا گر لگائی مجکو ہاتھ

مری ہی سر کی قسم اک حشر مین بربا کرون

اپنی رسوا ابھی جو ذکر تی ہین بکیا نون میتا   چلا فرزانہ نہ من رہ کی تو بازاون من

بہول جاوگی جو انون کو رہو تو مجہ سی   کب برا نون کا مزا بایا نی بانون من

اوسکی ملنی سی ہوگئی پیٹ دوبارہ میرے — ہی مثل پانی پڑا اسوکی پوٹ ہاتو ہین

ہم تو مردون کو بو امرد بہی لیو رہی ہین — لطف تو پانی کو چوک کے دو کانون مین

کوہن بیٹیا ہی یہہ بیٹی ہے بروان چڑھے — الگ ہے جہنجہا ہمسایہ یہہ تو خانون مین

حافظ صاحب مری اسطرح نہ آسن گانٹھو

نرہی تو نہ جو اٹھنی کا مری رانون مین

کیا کلیلین کرن نے مری ہی بچاری ہین — کل سے جی مری بگڑیکی یہہ بجاری ہین

دل لگا جس سے موی نے کیا رو کر رسوا — دیدی در کو رمیری صدر نے ہرکاری ہین

آج بیڑوکی سبہی کون اوڑائین مجہے — اوبلی والیکی جلی عشق مین وہ باری ہین

ہوک بیڑوکی گیاح دو کا جیان — گندی پانی سے ملی وای پہ حت دہاری ہے

کل مجہی ہاریگی وہ جوہری سے ای گوہر — آج تو مو بجولکا ہار میرا ہاری ہین

کلو بہٹیاری کے خاطر جو مجہی چہوڑ دیا — اصل پر کہنچ گئی وہ قوم کے بہٹیاری ہین

اوڑ گئی روٹی لصبون بیچ اوڑای یہہ خاک — ہن کے اب ہڈی برستے اجی الگاری ہین

ہلی ہے مردود لسی کی بہی ہین بیوہ اڑہ کے — سمجہی مت جیا تو کو حسن کے بنجاری ہین

حافظ صاحب سی ہین جلبئے مری ہین دلسوز

بہاجی مجکو یہہ بیٹون سے سہوا بہاری ہے

کوری مردے

48

بگوڑی مردوے کیا کیا گناہ کرتی ہین — خراب جا بجا ہین [illegible] کے راہ کرتی ہین

اٹھاتی جا کی عدالتین ہین بڑی روٹے — دو کا نا کام تو جھوٹی گواہ کرتی ہین

زناخی نوج کسیکو من اچ کل دون دل — موی نفاقتی دو دون کی چاہ کرتی ہین

خصم تو کیا ہی بوا کنبہ چھوٹ جاتا ہے — یہ لگ ہین مردوی وہ دلمین راہ کرتی ہین

مرا ملا ہی وہ بی جان خانصاحب سے
کہ فاقی کرتے ہین ہم اور نباہ کرتی ہین

لسبدر باغ کی مالن کی جورسی باتین — سوای خار سنین وہ قصور کی باتین

حواس اڑ گئی سنکے حضور کی باتین — نہ ہجر ون و شیشے سے مری یہ نور کی باتین

بکیلی ہو تو یہ ہانی دو بجلیان لاؤ — کر وہ لاکھومین کان ایدر کی باتین

ہوا ہر ایک سے فرعون کی لئی موسی — خدا کو بہی بہت ہاتین غرور کی باتین

قسم ہے سیتون کلامو کی ای دوکانا جان — میان فہم ہے سکہین شعور کی باتین

کبہی کبڑی وہ میرے پاس جو کی ہو جائین — کجہ انسے کتنی ہین مجکو ضرور کی باتین

ہی مرد نام کو نامرد ... ہے
جسے کا سنکے زناخی وہ سوور کی باتین

ہزار کری — جمار کری

الہی دہو مرہ کی ہاجی ہی یار کرین مجہ چلی تیغ بی — مری اس سے زناخی ہزار کرین میری جوتی سے جوتی ملا

مجھی نہر کی نظر وسی گمو مجھے دیدی دکھای تو خوب کیا — من تو شنہیں کہ کی خبر جیا الکھین نہ مجھ سی وہ جار کرین

شہر جال من الیسا ہے ایسا ہے ابھی جانور الیسا جو ہملو گھی — چڑی مارونکی طرحسی ہم ہی آ سنا ٹھہی ھے کہ من رلکار کرن

تو اچھوڑ دین اوسکو صدا کھے قسم مو اخی جو گھر میں ھیا یا استم — ہڑی مرد مکوڑی کو بیگیا ہم اہڑی جو بی بہ ابہی نثار کرن

ہری مصری تے لیہا ہا تھے زہر دا ابہی تہوڑا ای اوسکو نشانی توا — جیہڑی الاوہ لکی دو ادے ذرا جیلا ین لشی کا اوتار کرن

اجی لاالہ زوا لگے ای اگر نہین سمجی یہہ مو ہنکا جہوہی حسر — جلی لبس جو ہمارا مہاجنے برموئی جیا کو لنگا کی بار کرن

لگی جانی کما ہیکو ادہی ہلا ٹری باجی کرن جو بلاکی دعا

سو جان نہ لوگی ایک کیا مہری اگی ہانی ہزار کرین

وو جا رہین سن جگی وس طرح کی باتین — با نہ بین ھین عزل ہین اجی دستور کے باتین

لعنت کر اوسے کیا جی شیطان لگا ھے — سنتی ھے لیوا کیون ہموی مغرور کے باتین

جو کسیون من لطف ھے وہ ہم من کہان ھے — تہتکار یون سے بوجھی ہو جور کی باتین

غیر سے سوا بیہا ھے ای کوڑ با خانم — دمڑی کے لئی سنتے ہو مزدور کے باتین

جیسی سے بو اوکی من نے آس ہری ھے — کیا اوہی کیون بیہڑ وکی ناسور کے باتین

زبوان ہون لگا کر بیٹ ہی رنڈی — سب ہی کی سری اڑکے من لنگور کے باتین

کیا لنگلیان ہین اوہی یہہ رر اکے احوا صین — الحام کے دن کرتے ہین یہہ بورکے باتین

گرمی سے جیا بر لہو بند ہوا جو — دائی نے کیا کیا یہہ ہین کافور کے باتین

مجھی یم

مصرع شیرا ای جانان ہی تلوار کا پہلا ...

کیون ہو نہ سری شعر مین اندور کی باتین

نہ جاؤ ہم پر و جو لہی من ہاہجو میری بہای کو — لگی ہین درد مرنی ہون بلالائی وہ دائی کو

ہی قسمت سے حتی ادہا نس جو رو اوٹھی بائی کو — حصم کیطرح رنڈی مونڈ کہائی گی کدائی کو

یو ہین جیرہان ہاکہین بہ عم خدا آدی ادکی جائی کو — میری ہلہ سے جن لوگون نی باندہا اس قصائی کو

ہو اکو عایب اپنہ نہ لائی مبل کچہہ دل بر — اجی اس انکہ ہندی کی دیکہو دیدہ ویلی صفائی کو

قدم سے سوت کی آباد کرنا سیج تم ابہی — کرون در کور سمجہون اب جنازہ چارپائی کو

نہ جہوٹی بہت سے ایک اور من جہوڑ بیٹہی ہون — ڈلی بہہ رہر کی ہی لے نہ لو تم اس مٹہائی کو

اٹک پر من جو اٹکی الک ناگنی سے اری جہرو — ڈبو یا نام کنکا کا نہ جہوڑا آشنائی کو

بہن ون کو جاندنی حائم کا سر اڈر ہجون کنا عار — رناتی رات بہر من مہر سے شبنم کے دو لائی کو

ہوا اتاب کہ دریا بادسی جاڑی من اٹن گی — بو آآب روان کا ہیجا ابرا جو جہائی کو

میری جو بہون کی جب لبہائی مجہی پر تش ہو نا گون — تو لبہا ہی ملاتی ہو مہائی من کہٹائی کو

کرون کیا جانصاحب جاکی کہر من جیری والی کی

تمہاری راہ من بیٹہ نہ کورنی ہی دوائی کو

سیر محی جبیل برگو ہر جہی نایاب ہو — جاندنی من جہپی لڑکی کی لسی مہتاب ہو

اب نہ سو دیکی ہمت تم جاگتے ہو اور کو سو گئی ہے — واے لکلیں اوسکو جسکو بہتی کمخواب ہو

رات کو دو دو پہری اٹھ جاتی ہو گھبراہٹ سی — مجھ نصیبن کے بہی قسمت سی تم سرخاب ہو

موتی جھام ہی سٹک پر مردونکا اژدہام — ابر وو دگی چلی تو دیکھنی تالاب ہو

سانپ ہے کچو سمجھو اوسکو بہید وہ ہے جس مجھے — میری بیکی کا تمہاری گھر میں جو اسباب ہو

خاک کے ایسی چالی گھا بیٹھیں میں جا سی — ہاری نہ الی سرفرازوں کی لسی بیتاب ہو

جل نہ جاوی یہ کہیں خورشید کے صورت غلام — ہاتھ سے نسرین کے چھوڑوا رہی مہتاب جے

کیون نہ دوڑی جاؤں تم سوت کے گھر کیا کرو

جان صاحب دل مرا سینہ میں جب بیتاب ہو

غلط بالکل ہے جو تھی ہڑبڑی روٹی تو چٹو کو — فضیلت کیا پڑی تھی ان کے گودون اسی آتو کو

یہ کہہ مر جاتی ہوں لگا کہ موتی جان روتی تھی — بلا لا جو ہری بازار سے نوحاکی ٹولو کو

بنی بیگم نہ سمجھیں ہم دو لہ نام ہے جسکا — یہ دلہن آئی کیا لونڈی دی دو لہا جو کو

کمان اتسری کے بیٹی تم وہ تیرانداز کا بیٹا — لگا لو اوس سے دل کو بیان نشانہ تم نہ ہیچ کو

نہ ہو ہمراہ کیون چاند سورج سے زنانہ چھپا یا ان گستی — مہری محرم نے انگنا میں کیا تھی بند جگنو کو

سنو باجی بڑی جھام خدا پر اپنی شاکر ہو — نہ ٹوٹون کو سمجھی تھی جن کیسکی میں نہ جادو کو

الہی کوڑھ ٹپکی ایسی مغلانی کی ہاتھوں میں — کتر کی کر دیا غارت میری انگیا کی بارو کو

سوای

سوای حافظ کل من تو جنی کو جلاوگی

چنا جای تو وبہ بابجا ہیچ انکو کو

میری ہچی ہری خاتم کو لگا دیتی ہو — کتون نہ بگڑون مجہی زیوانہ بنا دیتی ہو

روٹی کپڑا میری تن بیٹ کو کیا دیتی ہو — کیا دیتی ہو کہ اوہی بلا دیتی ہو

گذری اس بیار سی دل میرا اکٹہا دیتی ہو — ہنستی بچی کو اچ تم تو رولا دیتی ہو

فتنہ انگیز نہ طوفان ہی برپا کرتے — کیا ہی رونی ہی جو سونی سی جگا دیتی ہو

نی جما تو کسطرح ڈال کی ہہس من جیگی — دوڑتی پانی کو ہوا آگ لگا دیتی ہو

سوت سی گرم ہوئی جب کیا ٹہنڈا مجکو — ہہس کی لڑوانی ہو رورد کی ملا دیتی ہو

حافظ صاحب اچہی تم جیلہ ہو سمجہی صاحب

چٹکون میں جو میری بات اڑا دیتی ہو

مہتاب کو میانہ بری افتاب دو — مستانی ہو ہشیار اچہی شراب دو

ہلکی گلابی ہیجل سی تم اہر کی بہول سی — مجکو میان نسیم گلابی شراب دو

کاسنی بڑی ہن حلق میں ہون تو گو بقرار — ہاہی توی کی پہول من مجکو کباب دو

اکو جی شادی کرنی بہ قابل ہو فاضلہ — ہر بنی کو حسن عشق کی اسکو کتاب دو

ہمسای دیورو لسی ای ناک سن ھی دم — کہہ من ہیری ہن الک ہی خانہ خراب دو

دولت وہ بہشتی الٰہی جو کیا نہیں ہی محروم | کہتی ہیں کوڑی کوڑی کا مجھکو حساب دو
کسی دو وہ لپیٹ کی جو کرتا ہی جہٹ جہاڑ | تم تو نہ اپنی ہاتھ سے ہو جواب دو
جالی سی چار ہو چکی کٹ کٹ رہیگی نرم | کو ملکہٹ اوٹہا وا دہی حضم کو جواب دو

بہو نہ ہو زمین کا جس روز کی یہ جان
مٹی تم اپنی ہاتھ سے یا بوتراب دو

اک مستلی ہے یہ کہ گاڑ مرانی جیڈو | لی ہی پہرتی ہے ہتھیلی پہ فلانے جیڈو
جہل کے سنی کو کسی باولی پر جیڈو انے | ایسا دیبی کا تیری ڈہل گیا پانی جیڈو
رانڈ کے سانڈ موی جیب مرانی کی جیے | تیری متا تیری بہنا تیری نانی جیڈو
نی مروت کوی ایسی بہن وسا من جہنال | پہر بہن اپنی ہے یہ حالی جو اسنے جیڈو
صدر تو نیند ہو اچوٹ کا بازار کہلا | کیون نہ جیڈو ای فلانی سے فلانی جیڈو
جو کسی سے رہی برسات میں دل اٹکی | ہی جو ڈگری جو ہر ایری کا نی جیڈو

جالِ صاحب کو دبا دل یہ حکر تہا تیرا
جو لکی وہ بہی رسن کا ٹہرانی جیڈو

تم نہ اپنی دل سے بہت ستایا ہمارا رات کو | ذکر ای کو ہمان رہا کیا تمہارا رات کو
ہم لپیٹ دیک سی کلیجا اوہی میں لوٹ گئی | گھر میں نہ مہتاب کی ٹوٹا جو تارا رات کو

اپنی رنڈی کہا

ابھی رنڈی کے لیے مجھ سے لڑے ہم جھڑ کر — کیا مری تقصیر تھی تمنی جو مارا رات کو

شرم کے مارے وہ دکھانا جان میں تو مر گئے — ہاتھ پہ جب تمہارا اوسینے او بھارا اکو

ایک تو ہر روز کا کرنا مجھی بہانا نہیں — اوسپہ مجکو تم اوٹھاتی ہو دوبارا رات کو

ہوں میں رسوا انہا ہی مطلب تمہارا ای میاں — نام جو لیکر میرا تم نے پکارا رات کو

جاندنی خانم سے مرزا اگر نہیں ہے تمکو کام — کیا سمجھ کے اوس سے کرتی تھی اشارا اکو

مینہ برستی میں کسی بن جانصاحب کی ہو باس

ہو گیا جوتا جو میرا گھر میں سارا رات کو

مہکاو کسی بوری کو تلوار نکالو — خونخوار ہیں اپنا یہہ ہر بار دکہاو

در پردہ جو جو نسخہ تمکو شنانی ہیں یہہ مرزا — مشتاق ہیں مشتاق ہیں دیدار دکہاو

کنگلا ہی تو میرا تمہیں کیا ہی زنانے — اپنا کوئی ٹھکڑا ابھی زردار دکہاو

کس دن کے لیے رکھی ہو مسی دلکی لگا لو — جہنڈی یہ چڑھا دو مجھی سرکار دکہاو

یاقوت سی کر دانی جو مونگانی لب تہا — مرجان وہ موتی کا مجھی ہار دکہاو

مصری ہوی حراف زلیخا سے زیادہ — یوسف کی طرح تم اسے بازار دکہاو

صدقے میں تمہاری مجھی ای جان کسی طور

بندی کو شہنشاہ کا دربار دکہاو

بوا جو بہت جدائی جب یعصمت دی ہی مریم کو — ملی تب پاک دامن کی تصدق سے وہ اب ہمکو

ہری جاتم ہن نوانی ہرن مہر تونکی پر — بٹھایا ایک بکھون من ہے مو بڈھی والی جام کو

بہی تعلیم دیتی ہن اچی سنکو کو ملکو جان — بجھی تو زہر اکتا ہی بہن یہ دیکھی سم کو

میان خورشید مجہ سن وہاڑی چال چلتے ہیں — جو ابتر ہو وہ نانی ایسے سو کہی آب کے دم کو

نکالون پٹ سی جو پاون کتا ہے سر ہرا — گہسی بہان کون صندل تمنسے یہ عادت ہمن ہکو

وہ ملوی مہرے دہو دہو کے ہین مین جو زبان رد ات — بتا دی جان صاحب الیبا کوی تو لٹھا ہم کو

من کس سے رہی اوی روکو زبان کو — جلو جب رہو جھو ہٹی سبھی نہ ہاکو

نگا کیا ہی شیطان سمجہای کوی — ہماری طرفسی موی بدگمان کو

ہمن سوت کی واسطے چھوڑی ہین — دکہا من لگے کیا منہہ وہ ساری جہان کو

زبردستی ایک تو مجی تم ہور کیتی — نہ میرا بدن اوہی جنک کی جہاکو

بدن من اگر جہرائی سے ہتو — یہ کج بھی مرہم اچی رال ہاکو

بہت [illegible] سی ای لڑکی مر ہا مجی ہون — جیون جاہئی مجہ مین اچی جوان کو

سنو صاحب ہلاکا سے نسبت

مہری پیلی جادسی اس آسمان کو

بی فبار حا

ہی قیامت جاندنا بیمار داری راتکو
ہمن [illegible] ہوتی ہے زیادہ بیقراری راتکو

جون اس درجہ ہوا آثار اگی جاری راتکو
جاندنی ناپاک کے مہتاب ساری راتکو

گلبدن کے ساتہہ اب گر آب جا کر سو ںگی
بیٹ مراسی من مارو کی اُتاری راتکو

ای ہوا گوہر حسن اہاد کی تالاب پر
اُبہرو لے چاندنی کل ہماری راتکو

جاندنی جانم ستم ٹوٹے ستارا جان پر
سپہر دریا کی گئے کرنے ہی واری راتکو

جان صاحب میں نہ بیٹھے دودنگی بجی کو سوار
دیکو کیا سوتے کہی لائی ہو سواری راتکو

اس کتابی مُہہ کے ایک بجتی ووگا باجا جان وو
من کہا وہو کے ہون ای جو مینی قرآن وو

ایک ہے شتابی بہاہی بہجلی بہاہی کے ہو
موتی ہوٹی کیا لگا ہی بن مجہی طوفان وو

سو سکے بہتی بکہائی بانجہ دنیا سے چلی
دلہی میری رہ گئی اُ ہستو ہی بہ ارمان وو

راتکو وو بار مردون کیطرح بہت ہو گئے
الیسی ائی تو اب من الیسی ہوی سیطان وو

ہاتہہ اب مجکو کسے صورت لگا سکتے نہیں
اتنا سر کہا ہو میری با لوشن سے تم جان وو

جہا ہون ہر ادرہم کے من بہتی کہا کہون
حسن نے موتی منہ ہی سے ہر پرے کہا نبیان وو

وہ مثل ہے میری اُنکی الیسے الفت ہے ہوا
جان تو ہی ایک اور رقالب بن میری جان وو

تو حضم والی نبی سے تھی آبی ان تھے — دیبہ جر بانگ ہوا اور بہی کو ماں انبو

فاضلہ جس سی کربلا کی ہی نسبت تھی — نام حق پیرہ حکما ہر تہا ہی کربلا انبو

اوجری کہہ بار لسبا ہو جکی بجن وداعے — ہٹہ کر لڑکو ہمن کہیل نہ گڑ ہان انبو

کہاں ہوں سی ہی سوا کہی ہن بحری تلے — نوجوانون کو بہنا لینی ہین ٹر ہبان انجو

جوٹ جٹی نہ ہو کل ہیولی ہو جٹی کے بھار

جان نکوائی ہون مو باٹ مین کلیان انبو

باندبان اب کے مستانی ہمن مرزادونو — لسی کھرنی ہین ہتہیلی نہ بہ جیجا دونو

کیون دیدو کو کہون نوح کے اولاد مین — لا ئیں طوفان جو رو رو کی دو گانا دونو

تہلیا بہان میتی الکہیں بہ ہین حیدرآباد — الک عالم کا دکہانی من تماشا دونو

باجی یوسف کے ہٹرنی سے جو ہیولی دیدے — لیکی بہ اوتری ہین یعقوب کا ورنا دونو

رانی کو ادس محی ہیدرنی الیسے مسلین — جہا بان سچ گیئن میری دوگانا دونو

ڈولا او چلا ہی تیری ہیولکا سمجا اوکو — من تو جب بجن وہ میرا کرنے ہین نکوادونو

سائیں بندہ ہین ہمن جا من کہین ای کو ہان — البیا ہی رکہین ہین کم بخت بہ رسنا دونو

سالیان جو روسے اچھی ملین نکوای جان

الیسے ہیں مکہ بس جانین رونا دونو

اوڑھی

زنڈوی کب تک رہوگی بہای گہر آباد کرو　　ہاں بھی زادا کی نہ تم نام کو برباد کرو

حضمین جو روکی فقط ای نہ بنوای بیٹا　　تمام شوہر تو کہتی ہین نہ جلاد کرو

یہہ نہین شرم کی اس آنو سی نشہ انگیز　　بس یہہ آخون میں کوی جلاد کرو

کیا سلیمان بہ تم مرتی ہو دیوانی ہو　　مر گیا اب ہو نڈ کی بی کوی بہنیاد کرو

چہوڑ تی مجکو جواب کرتی ہو صاحب ساتی دی　　کیا قسم کہای ہی بہو تو نہ فریاد کرو

الغرض اس مین ہی اچی عذل کہتا　　جیتی ڈرتا کہ مشتاق سی بنیاد کرو

سچ مثل ہی کہ گنہ کرتی ہو ہم نی نسبت　　ہی اگر بات بری پہر کوی استاد کرو

کرکی آزاد صنوبر کو اوسی دی ڈالو

حالصاحب مری شمشاد کا دل شاد کرو

داتون پر ہر مرد جڑ جاہی بڑی مشتاق ہو　　اٹہہ دیمین تو سی ہو نا حق کیا ہی طاق ہو

مسکڑون میٹہی مرادین اکٹہی ایکبار ہی　　نی درد کا ناز رو رو تم مسجد کا ہی طاق ہو

بیٹہہ ہار تو گئی اچی درد لڑکی جلی بیس کر　　اور بہی رزاق ہی کچہ تم تہین رزاق ہو

کوڑیا خانم کی بہائی کو نہ جا کام تم　　جب ملک میں بانہ اگلی سال کا بیباق ہو

لوٹ کی کہر لیگئی ٹہنک سب کی ہلو لیا گئی

حالصاحب تم ہماری جان کی قزاق ہو

دربار جلی میں اجی زنہار نہ ٹوکو دیکھو وہ خفا ہونگی خبردار نہ ٹوکو

دیکھونگی تماشا کھڑی دربار سے جا کے انی دو نہٹوں کو اُنہیں زنہار نہ ٹوکو

ہلکا ہی ہوا اُسکا ذرا دیکھہ تو اُٹھری بچی میری ہوجایگی بیمار نہ ٹوکو

عادت ہے یہہ باندی کی تو ہر بار رہی ہے لو چپ ہوا اب ہوگئی بیمار نہ ٹوکو

جھڑبیری کی کانٹی کی طرح لپٹینگی گلشن ہوجایگی گلی کی یہ لیکن ہار نہ ٹوکو

مرزو لکھا یہی میں جانتی ہوں کام تمہُو
تُم زنڈی سمجھہ کے میری اشعار نہ ٹوکو

جب چاہوں وہ آجمی ہیں آتو سہی یاد ٹونوں میں اثر ہی میری جادو سے زیادہ

میں تول لیا کرتی ہوں نظروں میں ایکو کانٹا سے ہوں آنکھیں ہیں ترازو سے زیادہ

شیریں کی طرح ملتے ہیں جب انکو مزے باتوں میں میری زہر ہی کچھ بس سے زیادہ

ناحق نہ کرو باتیں تُم اوسکا میری بہتا ماں باپ کا ہی مرتبہ جورو سے زیادہ

عصمت میں ملی کے اگر الاکہ جیسی سگے کیسے کی ہوا ہی گہ ملو سے زیادہ

جب اللہ دوی نے بیلی پھل یہہ لگایا میں باغ میں شہ پانی لجالو سے زیادہ

دیہات میں جورو کی جورو دکی کمائے باجی وہ کماؤ ہی نکہٹو سے زیادہ

مہتی ہوکے لیئے آیا ہو جیسی نے گنوائی یہہ بابی سے سن میں نئی لولو سے زیادہ

ڈکانیں

ڈرتی تو ہیں سب بالعاں تجہتی رہیں باجی — ہم جو لبوں من بن گئی گلگوں سے زیادہ

ای کہو رکہتی ایک ادہم الفسی

ہلو ہو ہر ایک سو کے ہلو سے زیادہ

گو آبرو مرزا کی ہے گنگو سے زیادہ — اسلام ہی رغبت ہمی ہندو سے زیادہ

لہرن ہین ٹمین ناف ہہو رہٹے ہی زیبا — بہتر د میری جسم کو کاہی ٹاپو سے زیادہ

کیا حال کہوں اسکے کمر کا میں میاں جان — کم ہو گی ہو گئے میری بازو سے زیادہ

گلو نظر انی لگی اب لاکہوں میں گوری — در گور ہوا الکہنو کمبو سے زیادہ

کیوں پہلے نہ ڈالیں مجہی تل لادہی شکرو — یہہ تشنہ ہی حق میں میری کو لہو سے زیادہ

تنہا سا یہہ جبوڑا میری بجی کا دہجا ہے — بی نام تو ڈرتی ہے جو جو سے زیادہ

کیوں کہاٹ یہ اگیا کی نہ کو او ٹمن جہرو — ہی عشق مجہی کشتے کی آنو سے زیادہ

بلی سے ہند ہی اوسکے یہہ شمت کے ہی جو نے — جو مرد و اطالم ہے ہلاکو سے زیادہ

یہہ گت نہ بجا گہر میرا ویران کری گے — جبکلا اری منحوس ہے بیلو سے زیادہ

پیارو نظر آتا ہی مجہی ڈال مرکا لا — پانین نہ بگہار اکروا اڑدو سے زیادہ

وہ ٹہنڈیاں لکلیں میری گان کے دو کانا — آنک انک ہی دانا اجی گہنا سے زیادہ

ای جان قلم بند سناؤ نکی او سے لگ — اولہی نہ فصلت میری آنو سے زیادہ

مونہہ سے تو کچھ کہیں نہ کریں انکار کچھ — مردوں کی بات کا نہیں ہی اعتبار کچھ

کیا تاج و تخت لینگی سلیمان کا موری — دیوانی ہو گئی ہری خانم کہار کچھ

دل لوح الیا ہوی کڑی نرم کون میہو لند — کرتی نہیں ہوں اب کوہ ماحسن بہار کچھ

اسے کان جو سون تو میں ان کا نون اڑا — نانون نہ ایک مجھ سے کہیں وہ ہزار کچھ

ہمکو سنت سکے ہی خبر کیا میان سنت — ہی اج گل بہار تو کل ہے بہار کچھ

مسجد کا طاق بہلی کوڑی چلی گی کب — کیا فرض ہے دوگانا کو کرنا سنگار کچھ

یاری میں اودیہ جانی خدا جانی کیا ہوا

ای جان دل ہے کل سے مرا بیقرار کچھ

گو ہمان جہیانہ عیب ہوا سے ہرا پنہ — مرزائی جانی جانہ میں کروا کرائی نہ

بہرا دسیمیں مکہڑا دلکو کہ گوندہا ہی کب — منک سے یانگ لادی اگر عنبر اپنہ

جب تک رہی میں شیش محل میں بہار تھی — موتی محل میں جو بری کیا گوہر اپنہ

ای ہے عارضی مجہی فانی بلا سے ہون — بیچوں کی بیچھی کو نہ میں گہر گہر اپنہ

جب دہی سکندر ائی تو کہہ دیا ہیگما — کہتی ہی گومان لایا پر احد بہر اپنہ

السدر ہی شوق بچی انہی سے مناو کا — جہتا ہے ہاتھ سے نہیں ایکدم بہر اپنہ

اسی اپنی کی تو ٹہنی کا غم ہی دل کی ساتھ — جہانی کا میری بنگیا اب پتہر اپنہ

یوسف ہون تجھہ پہ مرتی زلیخا کی طرح سے — ہی میری چاہ تجھہ پہ تیری مجھہ پہ اینہ

پھٹکار کسکی موںہہ پہ برستی ہی جل بجھے — تم ہاتھ اٹھا دیکھہ مرودی منگوا کر اینہ

تھا میرا کہا نہ جلاہی کے گانڑ کا — تمکو تو میری بات کوی باور آئی نہ

جو چاہی بوٹے دولہہ کے نان سرخرو ہوی — بیگم بنی کے تخت کے لی چادر ای پہ

قلعی ہماری عشق کے ای جان کھل گئے

سب باتین آپ کے ہین میری دل پر اینہ

رانڈ ہو گو رکا با موبہاری گمن دیکھی — نوح غم سوت کا دنیا مین سہاگی دیکھی

چشم بد دور ہین نرگس کے رسیلی انکھین — گو ہی بیمار کوی اسپہ پہ جیتون دیکھی

شمع افروز کی لی جہایتون پہ بھتی لگن — تیل بانی کی کنول اج ہین روشن دیکھی

بھنی محرم نی برٹھلی مین لسنتی انگیا — زرد منہ جھنجھر و لگا کسا کوی جوبن دیکھی

باغ مین اولسنی ری کا ٹون پہ مین لوٹی ہون — یا الہی ثمر اوسکا میری گلشن دیکھی

جھبکی مسی نہ ابھی بچی لگا کوری سے — کیا کہی جھوجھو جو آگی تیری سوسن دیکھی

میری چوٹیکی تو وہ چوٹیکی ہی چوٹ پڑی — سو قدم اوڑ کی ڈسی جسکو یہ ناگن دیکھی

اوڑ گیا ہوکا نیا گھر تو لگا ڑا رنڈ ی — شتر تیری ہا پہ سی کیا کیا ہین جہرن دیکھی

نور بن کا میری نم دہکتی مین آڑ کا ہے — جیسے ایک اگی کئی بازو پہ ہین بجن دیکھی

باعث نور دو گل اندام جو کچی کلیاں ہیں — خار کیونکر ہو کس آنکھوں سی پالن دیکھی

جان صاحب مجھکو بہت ہے گل اندام یہہ دل

ایک چندڑی سی ہزاروں آئے دشمن دیکھی

اب کہی کو مانونگی نہ رہنا ر تمہارے — دو سوت کولی میری بلا ہار تمہارے

نادان ہو تم دوست ہیں ہشیار تمہارے — لی لڑنی کی الپس میں نہیں یار تمہارے

بڑہیا ہو میں ایک ہیں خریدار تمہارے — عاشق اہنیں کہتی ہیں جو ہیں یار تمہارے

جو واسطے شر روز کیا کرتی ہیں حیران — رہنا مجھی گھر میں ہوا دشوار تمہارے

یہہ ورنہ کا جھگڑا ہی سنو چھوٹی ممانی — دو چار بڑی اپنی ہوں دو چار تمہارے

لین مول جو زر دیا مذ باتی اشرفی خانم — گاہک کوی پیدا ہوئی زردار تمہارے

اچھی ہی کئی ڈھونڈھ کی پیدا یہہ دوگانا — لگتا نہیں دو نو ہیں طرحدار تمہارے

تم جھوٹ کہا کرتی ہو ہمیں سچ سی ہی کام — انکار سے بدتر ہیں سب اقرار تمہارے

عزت تو ہزاروں ہی کی ای جان وہ بدہو

مجھ پھر جو انی ہو جو اخبار تمہارے

کسں گدھی پالو سی ہلوا کی ہی لائے بجلی — او سیہ بجلی گری جس نے یہہ پائی کجلی

ابھی کا عدہ یہ جو روتی ہوی کھینچ تصویر — آہ کی بدلی ہوا ہیں نہ بنالی سینے بجلے

سیماہ جانور

سیاہ چادر کو نہیں پھینک کے چمکی مہتاب — کوندی اوس کی گھٹا سے نکل آئی بجلی

بالیاں بالی اچی جھالی مگر خوب بنی — چھوٹی چڑھون مجھی بہا ہی کے نہائی بجلی

رعد خان چور وہ کیون گرجی نہ بادل کی طرح — مینہ کے بار کو رنڈی نے کہلائی بجلی

کیا بیان کیجی زانوؤن کے چمک کا عالم — ابنہ برسادی ہیں مس کے گرائی بجلی

پانی بھی ہے جب بہی گی ہوگی رشوا — آج ظاہر مین اگر اسنے جرائی بجلی

کان چھوٹون کے سہی کاٹی موی نکسی کو ٹوٹی — ٹالی بالی ہے مرے دن کدری نہ آئی بجلی

مال باندھی وہ بلا جو رہی اس سر کے قسم

جانصاحب بری خانم نے اوڑائی بجلی

جانصاحب کے خبر لادی ای دلبر مجھی — اوسکی مین لونڈی ہون بی بی محل جی ر مجھی

محبت کا جو بر اگلیو مین بھرسیے — ٹھوکرین کہلوا این دل بی اچی در در مجھے

میری چوٹی گوندہ دی ماما تو وہ کہنی لگی — یاد ہی رستی کی ڈسنی کا ہین منتر مجھے

مل گئی کیا تم حسین آباد مین مجھ حور کو — باغ اب جنت ہے اور تالاب ہے کوثر مجھی

آج اوڑنی ولیہ اپنی میری جانب ہی تو — دیکھ کر دلہی ہوی حیران اور ششدر مجھے

سیب دیا صاحب نی سچ ہی چھو تو ان کی نہیں — نیل سرمہ مسی مہندی عطر ہی لا کہ مجھی

جلنی پاتو نکی ہو منہ کالا کیا دل میرا جون — لال جان پہناؤگی ہو لونگا تم زیور مجھی

رالون کو

واہ اگر ان کا جامہ پہنکر کچھ کہی   ای دوگانا جھوٹ سمجھوں ہوں ہمیں باور مجھے

مفت کرنا دور لیجانا مثل سچی ہے یہ   کالی کو سون لیگیا ایک دم دیگر مجھی

قدر کیا نامرد جانیں مرد وہی جو مرد ہیں

جان صاحب شاد ہوتی ہیں وہی سنکر مجھی

جب نہ دو جیسے کمانی رکے ہو نذیر کوئی   ناک میں کوڑا با خانم نہ کری تیر کوئی

کل موہی رنڈی گئے ہو ہمیں کیا بال سفید   کرنا دانا سے بھی نادانی کے لئے تدبیر کوئی

قند کی ہے لب نمک چھڑکے ہے باشیرینی   شکر ویسی بھی لگانا پہلا کہیر کوئی

چاندی خانہ میں نہ سونا تہا کچھ ای فضہ   پہر یہ کہتی ہے بانی میری تقصیر کوئی

نقش ہے جانی جو دلبر سون سو جان سے میں

سیانی انی وہ ٹبر ہو ریختی تصویر کوئی

مجھ سی کیا پوچھو اجی اپنی ہے گھر والوں سے   کوئی اچھا نہیں کہتی کا ہیری جالوں سے

مجھ پہ ان راتوں کو کیا خوب نشہ میں لین داہ   خون کی نالی بہائی ہیں میری گالوں سے

میرے ویدی ہیں سمندر کی بہی نالو دادا   سیکڑوں ندیان پیدا ہوئیں ان نالوں سے

جا کی کینو میں ہے ایک گوری کے ہیں پاس سے   وہ نہا دسمن مراجو کہ ملا کالوں سے

پاؤں جہنی سے ہے چال ہے بدن کی میری   بانی جس طرح بہا کرتا ہی پرنالوں سے

فی صومزہ

پھول پیدا ہوی مرزو کی اچی ڈالی من   نی صنوبر ہی عجب کیا جو لگی سرو من پہول

حاالصاحب کی کہی دم من نہ اتی ہرگز

جہوٹی مرزانی بہنا بہی تری چالون سے

ہون کہری کہوی نہ اسمن ائی ہن ٹکسال سے   اشرفی خانم روپی ہر لیا لی کندن لعل سے

ہی جدا کی شان وہ افضل بسا خانم بنی   بیچتی پہرتی ہی گلون من جو کہری والسی

مو بہہ لکل ایا ہی سیپی سا جو دردانہ نیرا   آب ہو جاتی ہی کیا رہ کر جواہر لال سے

آگے سر کے قسم سب سی ترا ہی اعتقاد   بہائی نعمت خان تری رو ملی مجکو فال سے

نرگس ہو دن وہ تو ہون کر منع اوکو دکہار   ہی بڑا ازار نرگس کو ندیون فالسی

جہوڑتی پانی تیری ہو وگی جو روا مردوی   لوح وہ ہندی بدن بوجہی کہی بوحال سے

حاالصاحب تو رہی جم جم سلامت سیج کو ہی

نام روشن ہو گیا میرا تیری اقبال سے

درہی لکہا او ہی ان دونون کے مجکو جال سی   جہو کری اندہی ہی لڑکا کم ہین بچال سے

ای دو کانا سیج جنگا میر کری کا علام   ہی بڑا احبت لیا بچا نام اُسکی حال سی

اوسکی چاہت مین مریخانم سدا چہانگی خاک   لاکہ ہندٹ سے وہ بوجھی بالکسی ڈال سے

لوٹ کیا بنگی نہ کروائی گے جہتن سے کبھی   ہی نرالی بار کیا جو کی کے اپنی چال سی

یہ جو منی نے بہی وہ بیٹی اصل میں اپنی گئی
ٹوک سالیوں کی بہری تھی اور رہی قوال سی

نام میکی کا مٹایا کی اشارہ باز نے
کیا ہی کھل کھیلی تھی بہو انی چھے سسرال سی

باولی کتی نے بہو خان ہی کی کاٹا تہا کیا
تو جو کہتا تھا جلا آیا ہو من کنگال سی

حافظ صاحب سچ یہ ہی ٹکسال والی کا کلام
جو ہو ولکا عینی وہ کم ہین کنگال سی

اجی وہ آندہی سی لڑتیکو ایکبار آی
ہوا کی گھوڑی پہ دولت قدم سوار ائی

بگڑ گئی بال مین بات پوشتین اسکو مارای
چڑہی دماغ کو گرمی تھی سب اوتارای

یہ ہنسنا بامزا کو ستنہا خان کے باندی نے
جب ای کہر مین تو وہ کہیلتی شکارای

لپٹ لپٹا یا گیا اپنا نہ ہہر مین ہولی بھلی
نگوڑی سبز قدم السی توبہارای

خدا ہی خبر کری بیگما کی دہندہی کے
مہینا میٹہا ہی کہاتی ہجو اجارای

نہ ایکبار بہی تہو کا من اوکی جاون نثار
ملانی رکہہ کے ہتہیلی پر وہ ہزار آی

یہ تو لگ کہ ٹانکون مین اپنا ڈال کے منہہ
گئی من جو لہی کہ آگی اوہین لگارائی

نہ کہون مانا گو درگاہ سے تو ہو آون
دماغ یہ ہی لیکی گیا کہار ائی

بگڑ گیا ہو معلوم کچہ سے بار ہیرا
زنانی شکل ہائی جو سو گوار ای

دل اپنا کرہا ہی ای کسی لیے بیکار
جو تیری نابت ہی بگڑی ہوئی سنوارہی

جو تھی کو تو صورت من فرزاد کھوں دولھی کے　　بندھوا کی اٹھنی مجھی لادوا جی گہن کے

حق لگاہی سمجھو تو یو یامی دولھن کے　　تنبا مجھن لازم ہی کردیا بت جلن کے

کیا بھولی بنی جانی ہیں ایسے نہی　　تا ٹکین ھے او پٹہانی ہیں اتی ھے دولھن کے

اجی میری بجن بڑی خانم کو بلالا　　من مثنوی قبر ورسی بڑ ہوا دن جن کے

نامرد ہوا موذی سے کچھ ہو ہیں سکتا　　کہا ماہی تو اور دو دو آسمان کے ہن کے

قربان کروں ایسی ملاقات کو جی ھے　　تم دیکھو تو حالت ہوی کیا میرے من کے

تم صبح کو بہر کس لئی کرتی تھی استارے　　جاہت ہیں مرزا جو ہمیں شام برن کے

جو کہتی ہو سچ کہتی ہو ہاں من تو ہوں ایسی　　گہر واہی من تو جا کی خبر لیجی بہن کے

چل دور بری ہٹ یہ ہیں لونگی پن چانول　　بنیا تیرا دکھڑا اتہا جو تو لائی ھے کن کے

یہ ادلٹا دیڑا سہیر من بنیبری کا دھوکا　　بہاتی ہیں باتیں مجھی ہر گز یہ عبن کے

کیوں　نہو مزدی کے اقبال یہ صدمے

سنتی ھے مصیبت وہ سدا مجھ سے سخن کے

دم میرا اٹک من ھے یہ سی ناشاد ویکے　　تم تک آ سکتے نہیں بس میں ہوں جلادو کے

مجھ سی آ آکی جو لڑتی ہیں مسان کے شاگرد　　یہ تو انجھ میں بڑہائی ہوی استادو کے

اپنا بر ولس سے ایا نہ مسافر سنبرا　　راتیں ساون کے گئیں دن بہی گئے بہادون کے

عشق دونوں کو ہوا رنڈی کا لٹو انگی لگ — طور مطور ہین بیچارن کے داماودون کے

دیکھیے جسکو ہوں دیوانہ چلا آتا ہے — ویدی کیا بہوت کسی اوہی موی مہاودکی

عشق میں اوگی من کسطرح بہون دلوائے — میری مرزا مین ہین انداز بہزاد دیکی

حال صاحب کا اجی ہو گیا کچہ اور دماغ

جب سے جا لگی دربار میں شہزادہ دکھے

ہری ہائی ہاتی ہے ستم جو مجھ پہ توڑا ہے — تتا بین تو وہ میرا کو لسا دیکھ اکوڑا ہے

لگی آگ ایسی کہ میکو ہوں میں سب جڑ بان بیٹھے ہے — جگر کی بابت کیسے رو رسی پہنچا مروڑا ہے

درد کا نام میں تیری صدے کہیں ید تو ہیں لکھے — ارے کب یہ تیری باتیں جو مجھیں دوڑا ہے

اید ہر دیکھو ہماری جھنبش میری سر اکیلدن بار — ہنن ہم ہو گئی ہان سچ ہے بانی ملی جھوڑا ہے

جواہر کیوں نہ آہ آدے جڑاؤ ہیں کر گہنا — رو پی والی ہوئی کس جبر کا ات اوسکو لوڑا ہے

بنی ہے جان پر اکدم ہنس جس اوسکی ہاتھو سے — نکوڑا دل ہے بہلو میں الہی بانکہ پھوڑا ہے

یہہ ابتر ہی کہ پاجامہ کے باہر نکلی پڑتی ہے — ہا کہ بار نی بیچا جو مرزائی کا جوڑا ہے

گئی تھے کل زیارت کے لئے مصری کے لغیا میں — اکیلی باکی اوسنے مجھکو کیا توڑا مروڑا ہے

عبث جب بیٹھ بلا میں تیے ہو کے بار بہلانا تو — ہی الستے نکلی سارا بدن اندر سے پھوڑا ہے

ذہیل السے ہی من تو ہو گئی دل دیکھی ہاں صاحب — ستم جو جو کرو ہو تم مہ میری ادبروہ پھوڑا ہے

درد کا نام

دوگانا جان کیسی بات کی کہوڑی پہ بیٹھے ہو — ہوا جس سے سوار و من جسم کا داغ اُبھرا ہے

زبردستی کے سیہی کرتی ہیں منہہ اپنا بنوا اُٹن — وہ کب چھوڑتی کہ ممکن ہو اب سے اُنکو چھوڑا ہے

مجھی سودا ہی کیا جو تیل ملکر سر کو چکٹاؤں — نہاتی ہوں ابھی تو سر کے بالوں کو نچوڑا ہے

رہی باقی یہ اپنی نام کو بھی بات کے سر سے — یہ کس بھوڑنے خانم ہیری موٹھو کو جوڑا ہے

اسے ای جان صاحب کہات برا لگا کی ٹکوادو
جو من بے گو کہ دوکستی کا کنگھا جسنی موڑا ہے

سر پہ باندھی جو میں آکی تو چلاتی ہی — میں جانا اری چند باہری کہلاتی ہی

اپنی صورت سے جو کوکا مجھی ترساتی ہے — میں سمجھی ہوں یہ سب دائی کے بدوالی ہے

کل سے گھر میری دوگانا جو نہیں آتی ہے — دل ہے تی چین میری جان چلی جاتی ہے

لوٹی جاتی ہے میری جان ہنسی کے ماری — دیکھنا چھوچھو کو کیسا تیری بڑائی ہے

کچھ یہ کچھ ڈال من کالا نظر آتا ہی مجھی — رات سے آنکھ جو کومان تیری شرماتی ہے

مروڑ کر دوڑائی ہی تو حاکی ہر ایک سے باندھے — تو بھی مستے تیری شتاہ نظر آتی ہے

مجکو یہ جو جلا تیرا ہیں یہانا ما ما
جان صاحب سبھی لوکستو اسطے کہتا ہی ہے

کبھی ہو ہمیں خدا سے یہ شام اور سحر بری — جم جم رہیں سلامت تو ناکی بجی میری

عصمت کی دیکھون جو مر کسطرح سی بچی گی — لڑکی کو اوسکی لونڈی رہتی ہین روز گہری
مین خود جلی ہتی ہون مجہہ سی کڑوہ گڑمی — بس ٹہنڈی ٹہنڈی صاحب تم جاوا اپنی ڈہری
بیٹی ہوں ان سو رمانی دردجو ٹونین بہگا دو شا — لنکا امیر جان کا گرا کی مجہکو کہیری
سودا ہوا ہی تجہکو اوباشی مین سن ہی تو — کلیون مین میری آگی کانی سے تو ڈو ہیری
ماری پڑو لکی ناحق دیکہی ہین سے ہمنی — تلوری بانکی ترچہی ہای میری جیہری
مسعل کا دن ہے صاحب ہو جانیکی دہ و دولی — بچی کو میری دیکہو مارو نہ تم ٹہہری

بہولی سمجہہ نہ تجہکو سنتا ہی جان صاحب
الے ہین من ہتی آون جو دم مین مرے

وہاہی کونسا میرا خزانہ بہر تونی — نگوڑی فاقہ سے کاٹی عمر بہر تونی
ملا یا یار کو لہر مین جوئی خطر تونی — کسی عزیز کا لاڈو کیں نہ ڈر تونی
طلاق دی مجھی باعث میرا نامت کر — مین جان دون گی لگا لاہی کیا شر تونی
نگوڑی اوتوگی میٹی سے دوستی کر کے — لب لبا با او جاڑا ناحق گہر تونی
خدا بچائی تیری جان رنڈی بار بہا — نکالی مردوی جیب بیٹی کسطرح پر تونی
تین کو مین کو ہتی کیا جاوگی بون کل جیہی — میری زبان کا دیکہا ہین اثر تونی
یہہ دل ہمارا ہی سو مردوی کی موبیکہ بہ ہی — دو کا نا جان کہان پایا یہہ جگر تونی

ملون رنگ

ملو کی ملو کی تلی اکہہ تیری ای نرگس　　　خصم کو میری اگر دیکھا بد نظر تو نے

بچی ہون آج بہی مرمر کے عذاب مین
گلا جو کل سے نہ لی میری پہر خبر تو نے

کہلوانہ ٹہوکرین موی دل دربدر مجہی　　　رسوا نہ کر ذلیل نہ کر گہر بہ گہر مجہی

بچہرا وہ جب سے پہر نہین آیا نظر مجہی　　　میری خبر نہ اوسکو نہ اوسکی خبر مجہی

صدمہ تیری جدائی کا ہی اسقدر مجہی　　　پی وانہ پانی کٹتی ہین آٹہون پہر مجہی

من چہوڑ کر حلال کو کر داون جب حرام　　　برباد کرنے ہو دین جو جالیس گہر مجہی

کاہکو غم کے ہاتہون سے سولی پہ چڑہی جان　　　منصور کوی بچتا جو ملتا نشتر مجہی

طوفان کے لگانی سے ہوگا نہ تیرا پار　　　دیکہا کسی کے ساتہہ تہا نالا پہر مجہی

وہ لو سرکتے ہاتہہ پکڑ لینے بید پہرک　　　میرا لو ڈر نہ تہا یہ تمہارا تہا ڈر مجہی

تم پانی پانی شرم سے ہوئی اجی فقط　　　مین ڈوب مرتی اتنی بہی غیرت مگر مجہی

الگ شمع والی بزم مین ہون پروانہ آج کل　　　جلتے ہون شیدائی نہین رات بہر مجہی

بہنسوا اوکی نہی پڑی کی مین صدر مین　　　ہوتا دوکانا جان جو مسطور نشہ مجہی

جب اوکلی من سر دیا دیکون سے کیا ہی　　　سسکو صدا دی جیسا دیا جگر مجہی

مرزا پہ جان جاتی ہی کم سے کہے کون　　　پہانسی دی یا چڑہا دی کوی دار پر مجہی

آ آگی ہر گھڑی جو یہان کہو رہی ہو تم
ای [illegible] تیری دم سی لگتا ہی ڈر مجہی

چہپا ہوا وقت چوٹی مین بہن کو مانگی ڈالا ہے
لپٹا اوڑہی گوہان کا یہہ بچہ کو پالا ہے

موا خورشید کیا مہتا لیسی رتبہ مین اعلی ہے
یہہ بیٹی مالک ہے خانم کا تو وہ مرزا کا پالا ہے

خدا کا قہر ٹوٹی کسبیا تو نہ دو لیسی لڑتی ہی
رنا جی ہے بہن لڑکی یہہ پالی ساند پالا ہے

کسی دن بگڑی کا اپنی سوچ رکھا ہے دو کانا لے
محرم بہی گیا اب تک وہ دوپٹہ سر کا کالا ہے

طمانچہ مارا مارا میری لڑکی کو مہین کیا ہے
نہ کچہ کہنا اسی صاحب میری بہائی کا سالا ہے

کیا جوتا بنا مرا لٹی ہین آن کرتی ہے
تمہارا گہر ہی بی ہمسائی بانکا ندو کا نالا ہے

میرا دم ناک مین ہے ای دو کانا سمجہا بی
بنی گی وال جوتی آج پہر ہو کا جالا ہے

کٹوری کا بجہکی بہنی جو ہر گوشان کہو نہ بہتی
انارون پر لگا یا آن کر مکڑی نے جالا ہے

کیا پہر مال کا اناکی زعوا مجہ سی اوانی
گڑہی مُردی او کہاڑی پہر وہی جہلا [illegible] ہے

کہون کس آج تو وہ اڑ کی بیٹہا ہی
ہزارون منتین کرکی موی بتی کو ٹالا ہے

سوت کا بیٹا ہی یہہ غم ٹہیری
اور میرا نہ ہی ستم ٹہیری

روز تم آکی لیتی اتی ہو
نہ کبہی پاس ایک دم ٹہیری

اج کل چاہتی دنیا دیکھی سب ہے کچھ تو چونڈی یہ ہی کرم ٹھہری

کرون آزاد مین صنوبر کو لوگو اذنکی اگر حرم ٹھہرے

شیخ کو دن لگی ہین ہونی جان سجادہ اوہی جھوٹے ہم ٹھہری

دونو ڈالین اچی کڑاہی مین ہاتھ میری اسکی بھی قسم ٹھہرے

اب نہ بولون گے سے

باب کسانے گرستم ٹھہری

جاسوسی لینی میری خبردار کب پھرے صاحب کو لوگ ڈھونڈھتی دوچار کب پھرے

مجھکو یہ کیا خبر تھی کہ رنڈی گھر رہی کل سے گئی وہ اپنی جو سرکار کب پھرے

کیا سوتیان جہان سے نابید ہو گئین تم ڈھونڈھتی میری لئی یار کب پھرے

مرنا ہی مجھکو اون پہ نہ تہتان لوگی مین مرزا جو مجھ سے رگئی اقرار کب پھرے

لوگو میری وکیل سے ہمسائی کٹھ گئی جب لکھ گئی قبالہ مین دیوار کب پھرے

مرکس کے مین تو جیبی سے بی آپن ہو گئے ایسی جدا کی گھر سی ہین بیمار کب پھرے

کنگھی لئی وہ لیتی جو چلتی تھے جو بکی چال سر کب گندھی گا دیکھی مردار کب پھرے

بی داموں دے جو آئی ہین بی جس حسن کے بی اس او ہی اپنی خریدار کب پھرے

گریاد بابت بہائی رکھی کدھر سے گئے بیہوش کو تو رو رہی ہشیار کب پھرے

باندھو نہ بس بندی ھے تسبیح ہاتھ مین

ای کٹ ملی ہین سو بار کٹ بھرے

سرکار مین جو گھر مین وہ بی بیر پہنت ھے   وسواس کر شوق سے آبیر پہن ھے

دیوانی ہو چہوٹی نے بڑی جانبہ سکھلے   لوڑا ھی میرا طوق ھے رکھہ پہن ہی

شیرین اسی ہمشیر کہلاوین نہ سلونا   جاٹی میری بچی نے ابھی کہیر پہن ھے

نقشہ ہی بوا گول مصور کی ہو کا   ہان ادمی کے شکل ھے تصویر پہن ھے

من لیس رھی اپنی لنائی کو نہ جوکی   ہمہر کے کیا ناک من کب تیر پہن ھے

موتی بڑی کو ہرکی ہین دروانی بدلے   سچ ھی اجی چہوٹی میری توقیر پہن ھے

شسرال مین باندی بنی میکی سے وہ جاکے   قسمت ھے یہہ اوسکے میری تقصیر پہن ھے

بابا جو حصہ یک لیے بد سا سن ملی ھے   کیا بگڑوں بن انی ہاں کوی تدبیر پہن ھے

کسطرح سے لون سوت بجل بای کے مین جان   شاہی ہین ناہن کوی بیر پہن یہ ھے

جو مرد ہین وہ قدر میری کرتے ہین ای

نامرد کی اگی میری توقیر پہن ھے

میری جوتے سی تو نہار گای   اس کنوی مین نہ رہبار گری

ڈرکی جہت سے وہ جہار گری   ایک دو کسے تین چار گری

من نانوبی

من نے بولی لگالین شاجن لاکہہ　　میر گل باجون ہزار گری

مجھ کہری سی یہ کیا ہی کہوٹا پن　　تجہ پہ کلی موی سنار گری

مسلا سترک کا سارا لوٹ لیا　　ہندی دلکی طرح کنوار گری

اسمین گہوڑی کے کیا خطا مشکی　　جہنکی وہ ہوی سوار گری

تم ہو دانا ولا سبہتے خانم　　لولوکس وجہ ہین چار گری

نہ گلہری نہ ھے ہوا سے جلتے　　حوہ بجو ڈوٹ کر انار گری

کہا گئی گلگلی یہ اسا سنکے　　لوٹین ٹانگین جو جبدار گری

ہمن سوکن پہ اروسلے اوثری　　گدہین مردی پہ ہبت مار گری

منہ کے خورشید کہای ای مہتاب　　اوندہی مونہہ ہوئی ایکبار گری

مجہی دیتی ہین تو اد سے دہکا　　جب بڑی ہٹ تو بالکار گری

جان صاحب ایک اور ریختی کہہ

ہوی نابت ہزار بار گری

بہان عیارہ دور بار کرے　　کہر جلی سوت کا یہ بار گرے

نجی واسلے مری نہ دنیا مین　　ہیڑ خالق نہ میوہ دار گرے

عشق ہو سنگسار جنگلو کا　　پہاہنگ سکے بین بین کار گرے

تاربانون کا ٹوٹے ای گاین — کہین کہو نٹی سے یہ ستارگری

کیا جھٹی سی چارون شانی جیت — یہی دو تو یہ ایکبار گری

وہ دوائی دی آج ہی یہ بیٹ — دائی صدقے تیری نثار گری

کون نہ موہنہ دوسری کا دیکھی وہ — اب سی کنبل سکے جو ازار گری

اوجھی مرزا جرٹنا بابیرٹ یہ کیون — نہ کہین میری تو کھار گرسے

حالصاحب کمرمن ای ہی جیک

لنگی ڈولی جو کل کھار گرسے

محل من آی وہ میری گئے گردش ستارونکے — بہت دن سے خفا تھی آج مجہ سے یار بنارکے

مثل ہے آنہ ہی ہین کچہ دانہی سے — نہ سمجھی نرم کوئی من ہی بیٹی ہون کرار رہ کے

ڈری گے مردسے جب بہر من زور کی اپنے — اہی صورت ہین دیکھی ہے ای شہرن کرار کے

نہانی جو گئی ہیڈ نہ سے اکھون مرگئی ہدو — خبر جمنا سی پانی ہے یہ گنگا کی کنار جی کے

نہ من گو لگی نہ مین پہری سنو میری کہو اپنی — اجی کہا بھجتی گب جب ہون جو سمجھون اسنار کے

نہ ہوو لگی کبہی یاد اوسکی آجی اک دن رہے — سُنی دایرہ من خبر میری وہ کداری کے

عزیزن سے سوا من چاہتی ہون اپنی لو سنگ کو — رکھا ہاجی ہے مجکو قسم ہے اپنی یاری کے

ستارا جان میری آج محل ہی ور برر نے — مجہی پہرن نے بہجوای ہے الگیا جاند یار کے

ہوائی ہیدہ

ہوای منہہ پہ ہی مہتاب کے دیکھواجی اوڑتے — کبھی صورت نہین جنبی ھے جنبی اوڑہاری کے

قسم کہاے ہی کروایکی جت سے میوہ والی سے — جاہی سو کہہ کر میرا بدن گٹھلی چھوہاری کے

نہ بہیلی ہین میری پلکین نہ انکھین ڈیڈہای ہین — کہاری ہر اجی ہندون کے باڑ ہین نہر اری کے

جلا کر خاک دل میرا کیا مجہے اوڑنی ہو — بنا کر ایک ریڈی دو پہر لگی ھے باریکی

سنہاری نے محبت مین جو لکھی تار آنسو کے

نہ کیون دین یہ بہی جان صاحب کے ہوباری کے

ڈولا کیسی سر کار مین ہمشیرہ تمہاری — روٹی کے بخچی ہوی ہدیہ تمہارے

جلیبی نہین جو روپہ جو ہدیہ تمہارے — بیٹا مین اسے کیا کہون لقدر تمہارے

سن سنکی میرا حال وہ چندرا کی یہ بولی — کچھ ہم تو سمجھتی نہین لور تمہارے

عصمت تو بڑی ہک ھے اب گئی مدکار — ہمسای یہ صحبت کے ہی تاثیر تمہارے

کروان لے اب چون میری لال کا جب — ہی سر حر و چو مڈاجو یہ ہمشیر تمہارے

قطعہ

مہتاب کا جا بدی کاہی توڑ الے جوڑے — تی مہر لسیا سو ہیکی زنجیر تمہارے

شادی کا ہی گھر کسکو کہون بن ہیں ا سنتے — اس مین نہ خطا میری نہ تقصیر تمہارے

بودار جلا کر نہ اگر اسمین بہروس گے — دکہہ دیگی بر ناخی یہ بہت جیر تمہارے

ای جان لبسر ہوویگی کسطرح سے اوقات — میرا لبن مفت ھے نہ جاگیر تمہارے

دکھانا رنگ رنڈی نے اوہی کیا کیا ہی　　میرا کلام بھی جمشید کا پیالا ہے

چڑھایا آوی من جب سے کمہارنی برتن　　یہہ دیکھا اوسنے کہ سو بکی ایک لگتا ہی

نہیں سہل کوئی بات آج باجی آغا دے　　نون بہی تو مشکل سے بچہ ہوتا ہی

کمال موہنہ کا نوالا سن ہے بی نعمت　　چھیر چھبی کا بارہ برس میں اٹھتا ہے

نہ آنکھ جوری سے ڈالو اوس پہ بانی تم　　اسے سی ای بوا ہو جاتا بال کورا ہی

یہہ تو لگتی محل خانہ والیوں کا سند　　ہزار بار شنا لاکھ بار دیکھا ہی

تمام عمر نہ ائی کے یہہ زبان اوس سے

کبھی وہ ریختی ای جان اسکا منہہ کیا ہے

لوچ تم پر کسی کا جی سے نکلے　　سچ سے تم بہو فا اجی سے نکلے

موئے خانم کی آبرو کے نثار　　چار بار اوسکی جوہری سے نکلے

میر گل کو بلا لا ای جنیا　　کہہ تو اس زلکی بہکلی سے نکلے

باجی سمجھو نصیب پھوٹا ہی　　سید ہی بانون من کرکی سے نکلے

جان صاحب غزل کا لطف یہہ ہے

بات من بات الکسائی نکلی

جو مری ڈالی کے کھر من جستجو کرتے　　تو باجی آتا سیے وہ ای گی گفتگو کرتے

موئی زنانی میری خدا اوسی کیا جانے — میری تو آئی گئی ہین مردار زو کرتی

ہماری اوسکی ہے اولاد ایک جان جگر — عزیز اون سے بہلا اپنا ہم لہو کرتی

زنانی جان بڑی بہائی کا گلا ہی عبث — وہ بات چہیڑتی شادی کی کیہ مکو کرتی

محبت ہوتی اگر ہم سے حالا صاحب کو

نہ اسطرح ہمین رسوا وہ چارسو کرتی

چہوٹی خانم کی جو گہر نکلی غزلخوان بہیجی — مین تو ہتکاری تہی وہ کہوری مہربان بہیجی

بیکلے دلکو ہوئی نوح مین انہون کجری — یہہ لوکی لوحہ سے دلکبی لئے حسان بہیجی

مٹہی ہا تو نہ نہ جالس کہ ہی وہ کاٹہہ ہوا — کیا کہون اوس سے جو صدمے میری گو جان بہیجی

کچہہ ہی سرسبز ہی ہم سے نہ الف خان اون کیے — مجکو ہاتہون سے کرماکی گلستان بہیجی

حسن وہ نام خدا اچہہ من ہی چہوٹی خانم — حور بہیجی تیری مکہڑی کو نہ غلمان بہیجی

یہہ نہ لکہا نہ پڑہا لاکہہ وہ قابل سمجھی

حالا صاحب سکے نہ پا لوکہ الف خان سمجھی

کرتا ہی اپنی بگا تو ہمین رسوا دل ہی — اس نگوڑی نے نہ رکہا اب کسی قابل مجہی

اولٹی سمجہی ہا تین سب نہ ہر کسی سے جو جاناکو — آپ قابل ہو کرو گی کیا بہلا قابل مجہی

رنڈیان لالاکی چہاتی پر میری دلتی ہی مونگ — دق کیا اسبا کہ اخر ہوگئی ہے سل مجہی

پاس اگر آئی نہ جاؤں میں تو لوگو کیا کروں — چین ہے لیتی نہیں مجھی بن تو بیتاب گوڑا دل مجھی

کر رہیں اپنی ہمیری بانڈی کی حرمی سے اپن — ہر گھڑی کے وانا کل کل سے ہی کیا حاصل مجھی

بیٹھی ہی انگڑائی لے حک کمر میں آگئی — بیٹ کر اٹھنا ہوا ہی اوہی کیا مشکل مجھی

اس کے غصہ کے ڈر سے جی ہاں کی جھٹ جائے ابھی — کیا کروں صاحب سے ملنا جی ہی کا مل مجھی

میری بیری کیا یہی مسے کے صاحب میری ہاں — لڈو والا ہو اوگی لادو نل بوری سے تل مجھی

حالصاحب الکدم کے واسطے جلدی کر

صدقے جاؤں بہلی ہو جائے مری تو سرل مجھے

روز بہر آتی تھے لونڈی بیری جا کر جالی — بھاڑ میں جائی کر آبہ وہ کرین گھر خالی

لال منہ ہو گیا غصہ سے نہ کہا نا کہا با — سنا مرزانی جو ملکی ہیں جیقندر خالی

اوہی کیا اس کے لونڈی سے لگی کا جوڑا — ماوہ لائی ہیں لے آئی جو ہونر خالی

ہی بھی ایک دو شالا میری سر پر مرزا — دی نہ آنا جو نہو بہڑ وار فو کر خالی

کام بیگم نے کیا کوندہ میں دو لکا جی — گرٹھیاں لو رو رمن کر دایں بہتر خالی

مجکو وٹر کا دو آنکی جدا جنر کری — خط کلی من نہیں آتا ہی کبوتر خالی

ذن کا ایک ہیں وہ نظر آتا ہی — لڑکا نا مرد ہی بھرائی جو جادر خالی

روز تم کرتے ہو جای نہ کنو نکر ڈھیلی — گھسے گھستی آئی ہو جانا ہی بتھر خالی

آپ میرا نہ بدن دیکھین اور آنکھا مین — اوڑھ لو رکھی تو ہی مونڈھی پہ چادر جانے

یہ بہی ہر روز نئی رنڈی لو لاتا ہے

حالصاحب کا ہمین رہتا ہی جھیر جانے

کب کب آئی تہی جو میرزا میری گہرائی لگی — فیلسوفے سے زناجی کے مگر آنی لگے

جم جم آئین مچہلی اغا منع من کرتی ہین — پہر یہ ہی سا تہ اکُی پہ نظر آنی لگے

ناک جوٹی میری کٹوا کی اپنا یہ ہو ینہ — کہر مین وہ بیٹہی ہین ایسی تم نڈر آنی لگے

ان جواصون کے ددا جہگڑون نے پہر جو تا سم — پہر اوسے صورت سے ڈیلی راب پہرائی لگے

لڑکے ان باتون سے تو مردود لگا سر کٹوای گے — جو نہ آئی ہی وہ تحکواب پہر آنی لگی

ہای جو بلائی کے اس حالت کو پہنچی بیکمات — دو دو تو نا تہون سے کرتی ہر دم او پر آنی لگے

دن دہاڑی کس لیی تم میری گہرائی ہین — کسکا ڈر ہی جیب کے جو بجلی پہ آنی لگی

لالہ بوجی رام کے خاطر سے گومان آئی ہین

بت ملائی جا لصاحب کیون ادہر آئی لگے

بامہن یہ مجہ سے کہتی ہین بوتہی بچار کے — بہندی مین تم یہنوکی ایہی تین چار کے

ولیسا نہ بابا یاس رہی ہین ہزار کے — اوسکی کلی کا ہار ہوی جب تو ہار کے

الله ری گہمنڈ میری نو کہار کے — پہولون پہن سماتے ہیرو سے بہار کے

لگی کہنی یہ مٹھی ہون ہمسای والیان — کوٹھی پہ تم چڑھا کرو صاحب پکار کے

چاندی کا ہمکو نہ لانا ہوا نصیب — سونی کا میرا لیگئی زیور اُتار کے

گھبراح کیون نہ جی کہ ہی آج اوسکا لاج — دو جوہری ہین پار جواہر نگار کے

مسکی کی میری نام کو باندی نکر ذلیل — بہہ چل مٹا وکی ہن میری مار مار کے

ایسے ازاہد کی ڈہیلی تو ہو گئے — پڑجاتی ہے ہر ایک کی آگی لبار کے

قبضہ من جلکی ہون تیری گٹری اوڑا نگی — جیتا بچی گا تو مجھی تلوار مار کے

ہاتھون سے اوسکی نالہ کا گہر جاک ہو گیا — کنگلی بنا دیا ہی مجھی ہار ہار کے

دیکھو میری بدن کو لگا وگی تم جو ہاتھ — سر پر چڑھ جو تگی پاون سے جوتی اُتار کے

دیکھی جو اپنی جوٹی کے پر جتا پن راکنو — رسے سمجھ کے بہاگی میں جیخ مار کے

کیا جانو میری قدر ابھی سیج یہ ہی مثل — گھر کی خرابی ہوتی ہے آگی گنوار کے

نرگس کی انکھین ہوگئین جنہی لگا ہی رورز — ایک پہول کے کٹورہ میں کاجل ہے پار کے

در کو رنگوا ابابی مطلب ہے سو جیتا

ای من تو مرتی ہون ماری بخار کے

انکو ہی نوبون مفت پای ہو گئے — مستار و کمو جب ملک وا ہای نہ ہو گئے

بہلی بجور تو تے بُرای ہو گئے — مُہری مردود سے بہلای ہو گئے

مقادو

منگا دو مجھی ڈولی مینی کو جاؤن   تمھاری لیے کچھ برائی ہوگے

قیامت کا دن یاد رکھو نہ بھولو   وہان کیا خدا کی خدائی ہو گے

نہ ہرگز کرون بات رمضان جان سے   قطعہ جیوان مر کے تو سی صفائی ہوگے

ہی بھلی بہل رکتا ہی نی روزہ   اگر اسکا روز کشائی ہو گے

لگا یا گری آگ پانی مین سوکن   کبھی میری انکی جدائی ہوگے

بُری تو بنا بی ھے مسے کو سوکن   فرشتون نی سری لگائی ہوگے

رہی ہو گی دنیا مین کیونکر الیکے   وہ لگ یا تری اونکی ائی ہوگے

نہ بھیجا اوسے باجی نی کا دانا   وہ ہی میلی سر سے نہائی ہوگے

مین کیا جا لصاحب کے گہر سونی جاؤن

سوا خاک کے چارپائی ہوگے

کام جینا سے نہ کچھ رکھی ہون ۲ کچھ سوکن سے   میر کلدار مگر سمجھو کہان گلشن سے

دو نو سے زمین مین یہہ دوگانا جینان   مر دوی ہوئی سے جوشن رہتی ہین ایام ساون سے

میری کو مان کے جو چوٹی ہین سے مو باف سیاہ   باجی ڈسوا یکی دل کہتا ہے اس ناگن سے

اوسکی چاندی نہی نکمیال یہ مشرق سی رھے   گال کیون چمکین امینا کی نہ اب کندن سے

ہو منہہ مل ملکے ابھی ملی کرو گی مرزا   یہ جو ہندا بنی کری کبھی فرانسوسن سے

من کلیثی ہوں سیر جانکو اب اٹھہ بہر — تو جیوا جہو کہا کرتا ہی بڑا دہوم سنسی

اپنی زانوں پن دباؤ نہ میری ٹانگوں کو — صاحب اس بدی کو لوٹے کٹی اٹسن سے

بگما کہانی ہیں جور روٹی یہ روٹی لیکر

حالصاحب یہہ سنا میں نے ہی مجنون سے

قاضی جی کہیں کتاب میں لکہا یہہ حال ہے — بہجی حرام کہتی ہو بہجی حلال ہی

راوٹا کو اپنی یاد کری کیا وہ مال ہے — کون اوس سے راوٹا کری کا کرتا سوال ہے

بنو کا تہان بہیجکی لاد نہیں سکیہ — دہاکا دیا ہی بوٹی کا یہہ اولکا جال ہے

ہاسو سے صبح میں یہہ لینی ہیں باندہا ان — انسے تو جیب کے باتین بہی کرنا محال ہے

مرزای جان پہنی ٹکی گرکے کیون گری — کاڑہا ہی یار کیہ اکا جو کوپٹی وال ہی

کل کہا تی ہو یہان ہی یار کس ان گلیدن — ابلہ بیری کا اپنی یہہ ہمکو خیال ہی

مل مل کے ہاتہہ رہ گئی ان زبک کے لئی — دین بہاری جوڑ اسوت کی اوسکا ملال ہے

بہجا ہی اوسکو یاری کمخواب بخرمات — قصہ کا سا یہہ سوتا خصم کے محال سے

سید ہاکر وگی آج روٹی کو جوب سا — آڑا منگائی بہر ہوا مرجیا کمال ہے

بلگلی قلندری یہ نگوڑی قصہ سے — کیا موسمی ہیت کا اجی دیتا ہی کال ہے

یہہ لام لگی نگوڑ بانہ جون کہی ہی بہار — یہ چرنا بہنسی ہی آگی وہ کرنیکا جال ہے

[illegible]

رسی دراز عمر کی کوتاہ ہو چکی ‎ ‎ ‎ ‎ درگور رلم دراز کا اسکو خیال ہے

ٹوپی نہ لکلاٹ کبھی اور نہ کام لیٹ ‎ ‎ ‎ ‎ ٹرہا ہوی ہون دل میرا گودڑ کا لال ہے

ٹانڈی میں جھولا مار کربا شرہتی کو نی ‎ ‎ ‎ ‎ کمبخت کو یہہ کیب لگا میٹھا سال ہے

جھنگر جو چاٹی پشم سی باہی کو ادسا گیا ‎ ‎ ‎ ‎ چمڑی نے جامہ انی میں بورکی شال ہے

جوڑی ہیں پاجامہ جو ہی چار خانہ کا ‎ ‎ ‎ ‎ گہر چار وہ گری نے بہی کہلنا حال ہے

یہہ نانا بابا جسکو جوش ای کری لکہاج ‎ ‎ ‎ ‎ بہتر ہی یہہ حرام و بدتر حلال ہے

لچی کا ایک نمونہ ہی یہہ رکہی میری

ای جان جسکو قدر ہی ادسکا یہہ مال ہے

کوی بہی بوجہتا ہین لجہی یہہ حال ہی ‎ ‎ ‎ ‎ دولت ہماری حسن کی مردی کا مال ہی

لہلوٹ کہل اوپار کی پانی پڑی ہو میں ‎ ‎ ‎ ‎ دم کیون نہ الجہی بال کا اب کبہی کہال ہے

حلوا اسی کی دکا ملی ہبی نہ کیون کہون ‎ ‎ ‎ ‎ دن رات اسمان ہتہای کا تہال ہے

ہی چاند اندرسا تو ستاری ہین کولیان ‎ ‎ ‎ ‎ سنا جین کرن مین اور یہہ سورج سہال ہے

کیا ہو کا کل ہرا رہولای بوا بہار ‎ ‎ ‎ ‎ مین باپ پات نہین ہو اکر دال وال ہے

یہ جیتا گلی کے یار جو ہی باغبان سکے ‎ ‎ ‎ ‎ کیا دہونی ہندنی کا کہکو سہال ہے

بابا لیا وہ قصری کا جینی نے اوڑہی کہال ‎ ‎ ‎ ‎ بن بن بکہر دکی اوسکے کمر کا جال ہے

اٹھہ انی ہسی باندہ ترنگی محل جبے ۔۔۔ ابکی نمانش مینونکا حسیان بہہ جال ھے

نرگس بہہ دیڑہ وبدہ نہ رو دیکھی کہین ۔۔۔ انکہین لگا ڑ دیا نگوڑا کہی ال سے ھے

سحر لہہ کے بامی اشرف خانم وہان رہے

ای جان کہد نے شہہ کے لبا لنونے جال ھے

کہلی مسجد من جو اسبکے من لگوا رہندی ۔۔۔ انک دو دوگانا کی انو لکی ہین دو یار ہندہی

سینہ کی جین ہو ہر جبابون کو جین ملے ۔۔۔ محرم انگہ کے میری کہیچ کے دلوار ہندہی

ساتہہ نرگس کا نفقہ نے دیا ملگی من ۔۔۔ انک لیا دو دو دگلی سے میری ہمار ہندہی

اس باوس کے سدا نام سے بر ہنہ کرو ۔ ۔۔۔ نوج بلی سے بوا عشق کا ازار ہندہی

قاضی ادمنی ھے نہ بڑہا میری وحدہ کا کاح ۔۔۔ مہر من اسرف خانم کے جو دینار ہندہی

مینڈہی اڑوانی ہونم بالکی بہاہی بکڑی ۔۔۔ جو موی تکمنے کے رکے ہین بہیجیٹی

جو موی ہاتی کسی کی ہین بہجیٹی کو ۔۔۔ جو رکا حال ہوا جب ہوی اظہار ہندہی

جین جب الکا دلکو میری بہتیا لوسعت ۔۔۔ انک رسی من بہہ سب جو ٹہا بازار ہندہی

ٹک ٹلے باندہ کی دملکی جو بچی ای نرگس ۔۔۔ دو لو دیدہ ہون ٹم ملکی سے وہ بار ہندہی

سرزہر وستے کنواری کا جوڑا کی بتو ۔۔۔ کوڈی اور جو کی بڑن جیسے کہکار ہندہی

ابنی اللہ سے ہر دم ہے بہہ ہندی کی دعا ۔۔۔ رہو ڑی مردودکی گٹلی بہر کہین ملوار ہندہی

حالقب

جان صاحب جسے خوش ہوملکی سلیکہ صاحب

ریختی مین ون تیری قافیہ و دعا رہندی

تمسے نسیم کیا کہون وہ لوگ کیا ہوئے | اپنی گئی بہار کے دن سب ہوا ہوئے

انکہیں ملاہیں اور وسے ہم سے جدا ہوئے | جنگلی ہرن سے تم اجی وحشی سوا ہوئی

ہمجولی ہیلی نہ ہای صنوبر سی جورو بانجھ | وہ کیا نہال دیگی مجہی بددعا ہوئی

کڑوی کسیلی دن ہین لگے رہے انکو بات | مصری کو کوسا شیرین نے وہ بدمزا ہوئی

ٹیڑہی ہوا اپنی جوروسے سیدہی سناونگی | خوش رہیی اب مجہسے جو ناحق خفا ہوئے

ای خیر و جن کے جیاہ مین گہنی کا ڈوبا نام | دشمن بنین جان کے وہی اب آشنا ہوئی

لڑکی یہہ بگڑی تیلی کا چلتا لگڑ اندہیتی | دیدہ کا پانی ڈہل گیا وہ بیحیا ہوئی

ای جان ہر زمین مین وہ ریختی کہی

سن سنکے خوش مبرون کے ناچہ ہوئے

نام ہر خانم کا جا گا سوم حلقہ ہو گئے | اور گیا دنیا سے میا کم سخاوت ہو گئے

حسن بہری گہر مین گئی بہر ای جانی یہہ مین | جا بجا جانی سے یاد لکو لعنت ہو گئے

جا بیبلک نہ ڈولی کے کرایہ کے دئی | کوڑیا خانم میری کوڑی کی عزت ہو گئے

کیا کرون اوڑہون بچھاون لنگ جانی واہ | مفت رنڈی کو رکہون انکی یہہ عادت ہو گئے

کئی نہ بھی زہ بات جب تک بلبلانا تھا بہت   تھوک تیری مرود و دو دن کے جواب ہو گئے

کچھ نہیں اب ہوتی والا جا لکھا جب جان سے

اس زمانے میں تھے ہمت خان کے ہمت ہو گئے

مرزا کی جب سے لگی ہیں آنکھ گیتی   بد ہاتھ بھونی جار میں بہہ ہانڈی پک گئے

ایسی سیاہی چھائی ہے آنکھوں میں یارن   لوکہیں ہے ڈالی میں شیرن ہمک لگئی

تیری کو بھی نہ مرض جدائی کا ہو نصیب   غش آیا گر حکیم سے درداری پک گئے

جب تو بچی بیکی کیا گیا تیرا اوننگ بار   مجھ نے اوڑ رہا جی تو اوس سے جھپک گئے

کیا اوہی تیری پشم اکھاڑ ہیگی اوسکے یار   جب اردلی او نرگسی لینی کمک سے گئے

بیچارہ موہنہ یہ باندہ کئی ای جان آیا تو

بچی میری ڈھل گئی اور میں جھجک گئے

تیرا جاہ و عادل ہے سراسر قدردانی ہے   میری کسا اصل ای مہتاب اوسکی مہربانی ہے

عجب سے سبز جوں ہے کری کے جوں وہ گری گا   ستم محرم کے کرتی سرح انگن آج وہانی ہے

تیری ولمن ہے مصری جاہ یوسف ملک ہیتاکے   نہ کیوں انکھیں چرائی مجھ سے مرنا مجھ میں پانی ہے

نہ کر عنبر سے منہ کالا ار صندل سے صندل کھس   یوں ہیں مطوری مشک اگر دلت اٹھائی ہے

ہر ملی کل سر امیر کس سے ہم انکھیں لڑائی ہے   چلن اچنا نہیں یہ عین وحشت کی نشانی ہے

ازی حاکم

بڑی خانم سنا راحت معلائی کے ھی باری
حضور اوسکو نہ دن شمس یہ کہا نامہربانی ہے

زلیخا کی طرح عاشق ہوی کیا کہیے اپنی یوسف
کھی جانی میری رسوائی کے گھر گھر کہانی ہے

نہ تم اپنی سے بت بر جاو اس لڑکے کی ای مرزا
بہت آفت کے ھی بر کالہ یہ شر کر بنکی بانی ہے

کواہی دل میرا و بیا ھی تو رنڈی چھوڑ لگا
تیری ہاتھوں میری جان الکدن ای جان جانے ہے

زبر دستی لڑی مجھ سے بڑی خانم کو سوزا ہی
کوئی سمجھائی تو اون بد بلا کو ہو گیا کیا ھی

سحر کے کل کئے ڈھیلی میری شبرو کی اگی سے
ذری اون سے نہ من صاحب یہ بد الکا طلبھا ہے

محبت میں تمہاری مجھکو دوڑا یا ہی کلیوں میں
نکوڑا دل ہمین رکھا بڑا موذی ہے رور کیوڑا ہی

کرو کنگھی نہ ہو بڑین سے ای سنبل بسا بیگم
تم اپنی بال سلجھانے ہو میرا دل اولجھاتی

ہمارا فروز مارا مرکالی کے مجھکو چاہت نے
بدن میرا اسے غم سے ہوا گھل گھیلا کانٹا ہے

ہوئی میٹھوں سے کڑوی مجھے کل مصر کے لعبان میں
نہ بات اپنی کر دیکھی لب نقص یہ لعلین سماہا ہی

بہن جاتی بہو کی میکی میں کروں کیا رو رکی جاتی ہے
ابی نام خدا دینی کو روبی سارا کیا ہے

تمہارا ہو کی بڑی روٹی میں اس ضد سے اٹھا دن گے
خدا قہر ھی طوفان تو مندی یہ باندھا ہی

بہن الگنا چرائی تو چرائی اپنی محرم سے کے
ٹھہک بولی اور بہی ہیرا کب اری انا اجارا منہ ہے

جدا کے سامنے اپکو یکی کہرکر بی ہی غیبانی
ہم دیدی ہی بہن ہرگس سبری لو کیا جدا ہے

جیا اُس نے جیا ہووی آسرا ہو جای رنڈی کا
خدا سی لو لگی ہے دلکو اپنی وہان رہنا ہے

اکیلی جان بیٹھے خنک برا اک صورت گدڑی بھی
مری جا ہون جیتی جی کہ اپنا جی دو ماہی

جہان پڑ بیٹھی ہون مردوں کی سو ٹھٹھی سی لگی ہے
یہہ مجھ پر ہیا کا کانا ہی جو انکا تماشا ہے

میاں حبیش کا اللہ حرم نے میر مہتر کو
لکالا موسے بیٹی کو صاحب گھر مین ڈالا ہی

بہون دیوانی کپڑی پہاڑ کر جنگل مین جا بیٹھون
یہن کہلاون مجنون کے بھی دلبن ارادا ہی

مراہی رکھی من مردوں کی شعر لکہیہ کا

مو ابھی مرا ہی جان صاحب خوب کہا ہی

در زبان دیہات پورب

تسوی بہای نہ میری اکی سامنی
یہہ بکری بلی کہی حور وانی سامنی

کہر لکا لون یاں مین نوسر کاٹ نے ایلین گے
لوگو بہانہ کیا کرون مرزا کی سامنی

کسطرح جاون دیکہنی لہرا رہا ہی مسجے
جہرہا ان سٹرک یہ مین کہڑی ورہا کی سامنے

رنڈی بنارسی جو تمہاری ہے گلبدن
کیا خوب گائی راگ تو مرزا کی سامنی

فرعون نے خدائی کا دعوا کیا تہا سچ
غارت نکوڑا ہو کیا موسے اکی سامنی

مرزا کا قول سچ ہی کہ ویران ہوگا گہر
جھلا دہ رور گانی ہے آ آ کی سامنی

مجکو تو ڈالا کہہ مین فرنگن کے ہو مرید
مسجد بنای آپنی گرجا کی سامنے

ای جن

ای جان تیری سر کی قسم سچ میں کہی ہون

دلبر تو جھٹ اڑ گئی گردا کی سامنی

تمکو اسنی ہی ہین میری اگر پروا ہی — چھوڑ دو روٹی نہ دو بندی کا ہی اللہ ہی

جانتی جسکو ہین ہون اسکا ہین کچھ بہی قصور — دل سے کہو جری ہمارا بد راہ ہے

مجھکو یہ تلا کہولنا ہی چھوڑ دی اپنی مراد — راستا ای ہے تیری جانا مجھی درکار ہی

لیتی جاتی ہین یہ شیدی منہ تو انکو کری — کون دارو غہ میری سکینال کی ہمراہ ہی

کاٹر میں کرتے ہین اونکی یہ تو چلنے ہال کے — مجھلی خانم کے تو لی بالک تری شناہ ہی

حال صاحب ای شادی ہے بیگم خان کے

اچ سہاگ کل مہندی پرسون اوسکا بیاہ ہی

ہمری پرداری تو مالی نہ بور سدا رہتی ہی — پہلی گہر بولو منگنی کے بدن وارہتی

لیو بیٹا ہری ہم بہیجا دہی کا بجرا — السی کا وہ سب ہو تو کچہ اور یہ ٹوما رہتی

رحمت اللہ کی بیٹا یہ خدا کی رحمت — ہمری فرزند ہین جنکی لیے دو دو بار ہندی

حرکت تو تو جہاں کی ہی اس نالالی — ایک وہ ہو بیٹا کی لیتی ہمری رسدا رہندی

حال صاحب رہی قصبہ میں بہت دن ہمرے

ملکی رادو کی یہ کیون شہر میں گھبرا رہتی

در زبان پنجاب

اینی نی پہراوان ہیندا مسدا او اجلا پاندا ہے
وہ آگ وہی سونڑا کلنے کہ تن وچ اگ لگاندا ہے

نستانی دانی سشامی وی کڑی ہونڈی سوانی
پہہ ہندی پہاگ جاگی سوا اہر سطر جی چہاندا ہے

کہانی سی ہوئی وی کہہ سہیر راکھی واہی
سونڑا اڑ ہولا جہیو یا دہو وہ مینو بہاندا ہی

ماہین کل منڈی جیدری لون ہر واہ ہو ہارا
جو کہ وہی نیپ مداہی تو دووہی نیپ ندا ہی

سونڑا ادی حافظ صاحب نام رہ جاندا ہی دنیا وچ

پہہ گڑن او گڑن بہا ندا لسں کہیں لعل جاندا ہے

مرتی ہن سکے مرو بہ تاثیر ہو گئی
شیرین کے مٹہار ہر لو تقریر ہو گئی

مہرن لنا کو صبح زنا جی یہہ لکہ پہہ گئے
کافور طاق پر سے طباشیر ہو گئے

یجی کاگلبدن نے گیا گل جو بٹ پہول
ہر کس کو جن کے دی اکثیر ہو گئی

نم ناک جو نے کاٹو بہا ہو جو یہہ قصور
تجہ کو میری خطا اجی تقصیر ہو گئی

بلوانی بہ ہوی دی جالم بہ مردوے
سونی کے مول لوہی کی زنجیر ہو گئی

ہم حان ہو امیر من بٹی فقیر کے
سب ہی حصم کہا ہمین تو قبر ہو گئے

کس کس سے کہون لوگو کہ جو لڑا با کدہر سے
کو بہل میری گہر من ہوا ہمای گہر سے

جو ازشنیدو

خورشید کولی ای وہ کل سہیلی گجر سے ‏ کھبرا نا اری شام ہرن صبح کجر سے

ور لگتا ہی بندی کو بری ٹوتی کہنڈہر سے ‏ صدقی گئی خالی کہین اب منہہ بہر سے

ڈالا مجہی بیمار ہیم اوسکی ہون دیدی ‏ کہانا نہ بچا بندی کو ہر کس کی نظر سی

پایل ہی دوگانا ذرا ہو کر تو لگا جا ‏ جلک ای ہی اوٹہا ہین چاہای کمر سے

وہ آئی ہی کیا ابہی بہو بخال محل مین ‏ مرجاتی ہون جس سی بلا کو ہی کے ڈر سے

عمر اوئہ ای سنبر جان تو ہوش کی ناخن ‏ تم ای ہو ملی تو ہین لا لگہہ کی گہر سی

کوٹہی پہ چڑہی رات کو مہتاب اکیلی ‏ سایہ بہی ہوا ہاگ گیا ایسی نڈر سے

کیا ریختی کہہ کہہ کی کیا نام ہے پیدا

ای ‏ تیرا عیب ہے بہتر ہی ہنر سی

جب آکی گہر مین وہ خانہ خراب رہتا ہی ‏ کہون مین کس سے جو مجہہ عذاب رہتا ہی

کیا بہت ناحی دل جلکی ایسی تون سے ‏ وہ میری پاس جو پیکر شراب رہتا ہے

اجی مین کیا کہون وہ بار اج تک بہوی ‏ دولہن سے دولہہ کو ایسا حجاب رہتا ہے

جو تم ہو پاس سے مین جہہ سے ہون وہ میری پاس ‏ تمہاری بات کا دونا جواب رہتا ہے

نکوڑی ہنڈیان ایسی بری یہہ ہوتی ہین ‏ کسی جتن سے اکا و لعاب رہتا ہی

یہہ جانتی ہو مین لیکن جلد ابہی ہو جاؤن ‏ ہمین تو کرنی مین ہے اضطراب رہتا ہے

یہی شوق کا نئی بکائی کا صاحب کو

جو گھر میں اوسکے یہ حکم و رباب رہا ہے

یہ تو نوا اکرم کیا اے واڑھی جاڑے — لگا اوٹھا کی رات لگا پڑ پہانی

مینہ ہمارا اب جاتی رہی بار — او دیہ مچان کا اس سے تمہیں بہتار نی

کٹی کا بوٹ ایکی اس دالی موری کیہ — سکا گو جس ایک سکے دلو جا بلا رنی

گرہا دن گر یہ گر یہ پڑا اوٹ ہے کان سے — جا گل جن اس رکید الکھای کنوار نی

مونہی اد یک جنیال جوہو کی برمن بالسر — مونہہ کا ہل کے جوی ما و اجنار نے

اوڑنی ہے جرنا کو جھپٹ کن ہوجی بیق — اومکا تو رکن الک نے مہکا بجار نی

مینہ کا موری لجنی یہ دیدی ملار ہی — بنیا کا بوٹ آوا ایا گو سان اوکار نی

نوکری نور ومہ کے بھینک ائی ہی ہائے — ہڑکی تیوہ گیسی رہن اگن بہار نی

جنیا ابن ندان کہو کے ہی تہی نہ سدہ — سو نے یہ جیو جڑ ہا و اگجن کے ادبہار نی

جڑہ کر اتاری گنڈوں سے بنیا لڑات ہے — اوہ مکا کیا کہ اب ہماری وولار نے

راکھی نہ لاج کسہو کے بڑ کہن کے لوئی — دیکھا تمہاری جنیا کو ساری کہار نے

گہ ہان میں گئے رہو ایکی و ہندہا ہولا دنے — ہو کا نہ ہو کا ہڑ جری ہمری بہتار نے

منڈی کے ماری اوکی بہتھائی نہ کا ہی جاند — مو رکہ ہی مکا جا با کھای جمار نے

کس ہے

کیسا ہی موہنہ بہی ہے نلنگن من چاند کے
انکہن کے آگی سو ناچر وا اُستار کہنکا

بیچ من بیٹھی ٹھٹھی نہ اب بر جری کا بوت
جکا تو او مکا جدکرا وا او دہا رنے

بیان بڑی چروری کری لاکہ چوری کر
بکڑی سو بکٹی جہون نہ ذہبی ادہارنے

عامل بہت براہی سونہی مرجات

لٹ جات گا تو مورا بچا واگہا رنے

یی ستاراجانی بہتی کہی نایاب ہے
چاند تو نکلا ہی اور سورج تو اسرجات ہے

انکہہ منڈی اٹھہ جاون باجے لوگ نا ہون سچن
کہول کر انکہن جو دیکہا او بی زمانا آب ہے

اگی بیچی بر کہون حضرتی من بہتی ہی
باس ہے اندھی کوی کے دیکہو تو ملا آب ہے

رات دن سے ہی سوا خورشید وہی روشنی
جہوڑی مہتابی کے کیا مہتاب لے مہتاب ہے

کس لئی ڈرتی ہو آتو جی کو تعبیر تم
ہوگا اچہا کیا ہوا دیکہا جو بہوند اخواب ہے

انکہہ بہور وگی من ہر کس کے مری داغ کی بوب
اوسنی انک ما دام کہا پاتی انک عذاب ہے

لاکہ کا گہر خاک تو ای جان صاحب کر چکی

بیچنی کو کونسا باقی رہا اسباب ہے

مرنجا ما میلی سر سی ہی رہی ہما رسی
زرو سسی من وشتہ زندگی کے چہہ تار سی

شامیانی من سہری تانکی مہرن کرن
روشنی بہنی ہی باندی تاو ملی سنجی

چاند نے مہتاب سے بادلی کے تار

رونق بھی ہے باجی باؤن کے میری اناج — تو نہین ڈرتی بگوڑی پیٹ کے مار سی

سیر دریا کی کرونگی آج جیلی راس کو — میر مچھلی کو بلا لا جا کی خضر و بار سی

اسی بجی جہین تو بندی کو دو صاحب طلاق — کام کچھ مجھکو نہین اب آپکی گھر بار سی

مجھسے ہرگز آج بیڑ ملکی سہی جاتے نہین — سوت کے گھر رہین کیا کام مجھ مردار کی

راج نی باندی بڑی بکی ہی بہہ کچی بہن — بی بی کب رہی جہلا لای ہے معمار سی

ہی ابھی ہوش بجی خبر ہووی جان کی — ور لگا رہتا ہی بی بالا پڑا اشعار سے

وہ اگر ہین بادشاہ تو مین بھی ہون جھٹپے لوا — کیا ملا سنجوگ ہے مکار کا مکار سے

ایسے ہے ایک ریختی کہہ حالصاحب اور بہی

۱۱ حکم آیا ہی میری نواب کے سرکار سے

جسکی بہی تعبہ مین بہل یہہ بابا اوس خبردار سی — رکہہ رکے تہمت کاٹ لی جوٹی میری تلوار سی

ای کریما اس تکبر سے موی سلطان کو — طوق لعنت کا ملا اللہ کے دربار سی

آبرو میری این گوہر کسطرح کیا ہی مجال — ای جواہر بازآئی موتیوں کے ہار سی

باو کی کہوڑی پہ بہرتی ہی بہن بلشار آج — پہنس گئے واللہ ہم بہی ای دولہے کے اسوار سی

حاکت ہو یہ نہ ہو گی ای دو کا مان حانم — زندگی کسکی ہوی اس عشق کے آزار سی

ایسے ساطہ کا کوری آشری سے ہوئی — نوح بیٹی کے کہون لسنت کو اس مردار سی

جب کہ گھر سے بات لائی جانتی ہوں خوب ہے | میں نہ کچھ کابل سے آئی اور نہ وہ قندہار سے
ہنستی بچی کو رولا دیتی ہیں کیا خوبی ہے یہ | ای کہلائی ہے یہ بازار میں آکے ہار سے
من نوشہ مرکی بچی چھوہٹوں نہی اکی جنبر | کنوار چیل میرا اوبارا اٹھا اسی اقرار سے
تم ہو کیتی میں نہیں کریکا کرداو گی ہیں | اس گھڑی مجکو بہی صدمہ ہے آپکی تکرار سے
کستبان نوشہ سی کرا کے کون بہگتی ہے تو | تخت سکے ہی رات بتو فایدہ انکار سے
حاجی خانم نے دوکانا کربلائی کی طرح | بیٹ رکھوا تا ہے سنتی ہوں میں اک زوار سے
غیب سے کٹ جای گردن تیرے میں کوسوں اگر | اولٹی سیفے پھرہی میری سر تلوار سے

جا بلقا حب ہوش میری اوڑ گئی ہیں سنکی آہ
وی خواصین کل رہین ہین اک خدمتگار سے

اور کیا بہتی کہوں بن آئی ہو لیگو رسی | داڑہی منڈواؤین باز آئی خدا کی نور سے
اوسکی غم میں روتی روتی اپنا دل کھا گیا | باجی اماں کم نہیں اکسن میری ناسور سی
بیٹی اور داماد کی ایسی اٹھای کس نے باز | بات باہر کر رہی ہوا ہیں ہم مقدور سی
کیا برابر کا ہی باجی کیا میرا دیکھی گا کیا | ہوں خفا ٹہینگی سے مرزا کون جیون مر دور سے
باتیں دو فصلی کرو اتنی آج جنکی سنے | جرٹری کیسی ائی آم خالص لور سی
گھر سے کیا نکلا قدم بخاص کے کوڑی بنے | ای ہن دولت قدم کیا کیا چڑہتی دور سے

مر نہ شرو ہون گے کہون جو رنڈی باز چھوڑدو — ہی وہ چہرخ ہو گئی اب کہہ کی ایچور سے

جان صاحب سے کیتا کون کہا ہی آج

لکھو مین اب غزل کانی کے بہتر طور سے

گھر مین مہتاب کے خورشید کہان رہتا ہے — وہ ان کو جائی وہین ان کو جہان رہتا ہے

ایسی ہی چین ہون جامہ سے ہون اپنی باہر — کیا کہون درد کمر مین جو میان رہتا ہے

ٹل گئی ناف تلے پیٹ وہٹا پڑتا ہے — ایک کمرھی مین بہن درد میان رہتا ہے

کربلا یہ علم ٹوٹے حسینی خانم — دیکھو کس پیار سے مرثیہ خوان رہتا ہے

ہی مثل آب ہے گرتا ہی وہ اسمین خسرو — کہو دنیا اور کی خاطر جو کنوان رہتا ہے

دل چلی مانگ چلی کو کہہ چلی ہون تتو — کیا ہوا مرہ سے نکلتا جو دہوان رہتا ہے

جان صاحب یہ فقط دیکھنی کا ہی کیڑا

خاک جلتا ہی یہ کیا آب روان رہتا ہے

یوسف میرا گھر مصر کا بازار ہوا ہی — ہر ایک زلیخا کا خریدار ہوا ہی

تیہرکا کلیجا لیا ہر سوت کے غم مین — دق ایسی ہوی سل کا اب آزار ہوا ہی

سسرال کو اب جانے خصم مار لگا ہتو — کی مہو بڑی روٹی یہ اقرار ہوا ہی

کیا جانی کوی حال خصم جورو کی دل کا — کس بات پہ اوسکے میری انکار ہوا ہی

پتی ہم انون

بیٹھی پہ رکھوں پاؤں تو لنگڑا میرا مردہ　　کرواؤں نہ دل اونسی یہ بیزار ہوا ہی

ای　من جھنو کسطرح روئی ہون دہات

دل کچھ سی لگایا یہ سزاوار ہوا ہی

تمہارا دل اگر مجھ پر نہین ہے　　مجھی بھی جان کچھ دوبھر نہین ہے

خوشی انکی بگڑتے ہین تو بگڑین　　مجھی منظور اون سے شر نہین ہے

کرونگی جو کہ جی چاہیگا میرا　　کسیکا زور کچھ مجھ پر نہین ہے

پھرون گھر مین سبھونکی دوڑ دوڑی　　پھرا بندی کا صاحب سر نہین ہے

چلی پاؤن سے مین پتلی نہین ہون　　میری پاؤن مر گئین چکر نہین ہے

نہا دہو کی بڑی روٹی اٹھاؤن　　میرا کہنا اگر باور نہین ہے

یہان ہر کس لیی ای وہ جیب کر　　اگر جوروکا تمکو ڈر نہین ہے

وہ موئی ہی نوکانی جان نگوڑی　　تیری کاٹی کا کچھ منتر نہین ہے

اونھین کسطرح پاس اپنی بلاؤن　　بہری ہین لوگ جالی گھر نہین ہے

کٹی گی مفت میری ناک چوٹی　　مجھی کیا وارثون کا ڈر نہین ہے

جدای مین تمہاری حافظ صاحب

مجھی ارام اکدم بھر نہین ہے

کھوؤں کیوں حرمت میں اپنی دوپہر کے واسطے — روٹی کپڑا مجھکو لکھدیں عمر بھر کے واسطے

پھر بہار آوے کی بیٹی کا ہوا جس سے بیاہ — ایکدن بھیجی نہ ماما بھی خبر کی واسطے

پھول پھلا پھل یہ میٹھا ہی نہ گرجای کہیں — بیٹا گنڈا لاو جورو کی کمر کی واسطے

ہر گھڑی جھگڑا اکھیڑا ہوگا اور قصہ فساد — گھر میں جیسوں کو وہ لای اپنی شوہر کی واسطے

دومہری اخراجات کرکے گھر میں لای ہاں بہو — جو ادہر کے واسطے تھا سو ادہر کو واسطے

دوست باندی کے بنی دشمن ہماری جان کے — داغ تھا قسمت میں یہ تو گو جگر کے واسطے

ہاتھ یہ سسی کجی کو کہو با وہ نہ لائے

پاون بھی آگئی بڑی مین آرام سر کے واسطی

کر دیگی ہوم سی شادی بو اسپ تجھ بھری ہے — گلہ اچھی میرا اور مجھلی بہا کھی کے گلہری ہے

نہایت غرق جاب میں برباد اولی کے — میری خرو کا بھاری ہے زنا جی کہا کی کری ہے

ہی مطلب اسکا بی بی ہار ایٹن کام لینی — اچی کہی ہے یہ باندی نہ لگی ہی بحری ہے

بنا ہی عشق ہرکارہ مکوڑی خانگی میں ہون — یہ حاکم ہی جو سینہ صدر کے گو یا کچہری ہے

نہ بھیجی اسرفی خانم کا ملکھڑا انکی پاؤں کو — میری کندن سکے وہ مہرالنسا رنگ سنہری ہے

خطا کیا گورکن نے اوہی اعمالوں کی جو بنی ہے — انہی سے تنگ ہے جو قبر جوری اور گہری ہے

ملا ست خاک میں بہو لنکا کیا کھل گیا مطلب — یہ کہی لو رہ پر مرو کی چادر اور سنہری ہے

فلک سلسال ہے

وو اک سکھیاں اچھی بندلکا باری ہمن گیا آبگی ہی مہر اچاند سورج نے زہاجی زہرہ مہری ہے

کہار وکیتا کہاری لوگی تم بن ہاہی ہٹی کے سوائی ہے نہ وو ہری ہے سواری یہہ اکہری ہے

ہہن دکھاجو کل سے دل میرا نبی حسن ہے لوگو

بلاؤ جا لصاحب کو ہوی اتھو سبہری ہے

دوگانا نبی کے وہ محبہ سی مدام رہتا ہی ہو احلال من کرنا حرام رہتا ہی

مجہی ہے جہٹری لوگو دوگانا دو دن سے کہ جب نماز من نبی سلام رہتا ہی

کہین ٹہہرتے ہہن چاندخان کے بات لوا ہوی بہی ہر ایک سے پیام رہتا ہی

خدا ہر ایک کو دنیا من بکسے کی اولاد نٹ ن ہاے اجی اُن سے نام رہتا ہی

رسول جان ہے کو بہیج امامی جان کے گہر تمہین تو ساری خدای کا کام رہتا ہی

بٹری ہجن بانی مس اتی اُس ہکٹو کے

کہ جیسے گانٹہ من بیبا مدام رہتا ہی

بی بنانی ہے بگٹری ہوی لعد پر کو کسی اچہی سمجہی ہے بڑی وقت من بیہر کسی

ریح مجنون کو تو لیلی نے کوی بیہودہ بوانی کے جوس ای ہی لغر کسی

اپنا گہر ہر ہکا اسہو دسکے حاکم کو بہی دیتا ملک جہین جانی ہے اسے بی جا گہر کسی

بکینے ہی نکنی زرو دیوانی بری حاتم ہے دی گسے طرف کسے اور بیہہ رکہر کسی

نقش دنیا کا ہی یہ اک مرقع ہی ایک   اس مرقع کے لیے شیدای نہ تصویر کسی

ٹپروچکا نام خدا ساری زلیخا وہ بہت   یاد ہی اوسکے طرح خواب کے تعبیر کسی

حالی صاحب لیے کیا جو میرا دل جاتا ہے

آپ اپنی ہی صاحب اجی تعمیر کسی

یہ بات سچ ہے جیسی جس سے پیار ہوتا ہے   وہ لاکہ جان سے اوس پر نثار ہوتا ہے

دوگانا جان ہمیں اسکا مہینہ ہے   نہ کہا وگرم مکوڑا اچار ہوتا سب ہے

خفا جو مجھ پہ نہ ہو تو خوش رہو صاحب   وہ مجھ سے کام ہمیں بار بار ہوتا ہے

لگا دون آگ میں ایسی ساوکو ہی ہے   لگانا مہندی لگا ہی دو کہ سنگار ہوتا ہے

زناجی جان یہاں کس لیے تو آئی ہے   خفا جو مجھ سے اری شہر یار ہوتا ہے

میاں بسنت ہمیں کچھ خبر بسنت کی ہے   ہماری مجلون کا ناظر بہار ہوتا ہے

بنی ہے جان یہ میری تو دل لگائی ہے   یہ عشق تو گو کسے سازگار ہوتا ہے

لگا دو باجی مجھی آہ اوہی کا سالن   یہ خبط کہتا ہی سب ناگوار ہوتا ہے

یہ مرد اسی میں مطلب کے آشنا ای جان

کہیں ہزار میں اک دو وفادار ہوتا ہی

خدا و تیا ہی مگر انان نفقہ کا سہارا ہے   وہ راجہ مجھ پہ مرتا ہی کہ جسکا نان بانا ہے

جی بی

حسی ہبی محبی داماد کے دم کا سہارا ہے — منل ہے مول سے سبحان مچہ پا پار ہمارا ہے

ستارا جان کو پیارا ہو جو وہ محکو پیارا ہے — بس اے مہر النسا ملکہ میری انکہو کا تارا ہے

بہینیا جو ہو تو سوے کیا بڑہ کی جادو بھائی ہمارا ہے — بڑی خانم نے بکی جن کو سسے من او تارا ہے

بہو تم ہو خسم کا مال جو وہ ہی ہمارا ہی — امانی جان کے اسمین حصم کا کیا اجارہ ہے

روتا الکا جوان ہے لایا جانا ہی — نہین کہائی اکر کری بہرا کیا اسمین چارہ ہے

ہرا بر کر نہین نسبت کے دریا بہ ہمارا ہی — عصمت ہے ملک کے لکلا لکا تو سہارا ہے

رٹائی ہیٹ ہو تو ہمارا ہے

نہ جی مجہ سی جیبائی کیا ہو نہ ہو آشکارا ہے

سو شیرین عجب میٹہا نیا مضمون ہمارا ہے — جبہی تاری جو بدلی مین ہنا تو پا گرارا ہے

تو ایہہ آئی مہدی کے ہنائی ہاتہ ہین مین — جو کوی چاند سورج کیطرف کرتا اشارا ہی

رو اہی گر کہون رزاق کے سینی فلک کو مین — تو امیدی کا بہر اودکہہ لو ہر ایک تارا ہی

جیا بی کے سنو ہی تیرو تنکی چاند کے بہتی — زنا جی چاند بہلی کا گوڈی کا لکہ را ہی

دو شالہ جہیں نے کشمیر سے اوسکا نسیم سے سہی — کیا خود مینی اوس الوگی بہ بیٹھی سنکارا ہی

گلابی شہزادہ نے کیا اقرار کیا جو ہنا — نہین من بہول کہلنے کیسا ہو کا شمارا ہی

من مٹہک دوسی ہون دریا بہری اور تم نہین اندر — یہ دلہن لہر کیا آئی کیا مجہ سے کنارا ہی

خدا کا خوف کری کی جو بڑا امنڈوانا ہے — جو ویکی واسطی باندی کے سر میں ڈالا بارا ہی

خدا نے ہدہی آئی باہی احسان میں ہووے — اگر سر سے کسینی پری تکا بہی اوبارا ہے

مہاجن سی تمہاری بدلی من پانچن کرون جا کے

یہ بہی جانصاحب آپ کے دلکو گوارا ہے

خوب ہے شاد کیا او موی ناشاد مجھی — یعنی اللہ سے اس بات کی ہے داد مجھی

پی صنوبر کو جو دیکھا ہے نہ ہا یاد مجھی — بجا قمری کا جو ہے دی کیا شمشاد مجھی

ساس نندو کی طرح اوپی نکوڑا مہلا — بولیان بول کیا اب کا داماد مجھی

گھر میرا موسا گھر آبادی کا آباد کیا — او جڑی بی اُلُو خصم نی کیا برباد مجھی

تبکی نہ بوانی نہ کہون پیچھی پڑون جن کیطرح — تمسا ملتا ہین اب کوی پر پڑا مجھی

اس سی کل ہو لگائی سے ہی گھر بسی من — اب صنوبر کو بھی کرنا پڑا آزاد مجھی

جانصاحب میرا دل شاد نہ کیونکر ہووے

پی ولی عہد بہادر نی کیا یاد مجھی

جیو جیو کے واسطی نہ کہلائی کے واسطی — بیٹی جنتی ہون جوڑا ہو دای کے واسطی

بچی کو بری کہنہ جہری سی کری حلال — پالی تھی کیا حرامی قصائی کے واسطی

ہو جائی صبح شام کو رکھے ہین دیکھون سیر — اتک جھٹر تھی لگا لی لڑائی کو واسطی

گھر کی بیٹی

گوہر کو بیٹی ہا یوں بیٹھی ہی ملا الفاخان — گنگنا ہو موتیوں کا ملائی کے واسطی

اوسکا قصہ کیا دھی یہ کیوای ہوتے قصد — تعذیر کچہ نہو اجی نائی کے واسطی

ہلکا لہو پہیا اگا عشق دیکہ کے لہو — ابا نہا کیا یکوڑا ابرای کی واسطی

انگا اکی کچہ یہ کہو بیٹ بہجی تم — جا ہو ہرانہ عنبر کے جائی کے واسطی

نی اپنہ ھی دل یہ سکندر کو پہردیا — کیا کیا اوڑای جاک سے صفائی کی واسطی

سر سوت نے اوٹہا یا تہا لو ڈنکیا غرور — سمجھائی ھون ہمن ھی کہلائی کے واسطی

ای جان ہری جاڑی کے مہرن ھے کا بنتی

اہر اشتفی کا لادو رضای کے واسطی

ہن منڈیا کا ٹون کوڑ یا خانم کے یار کی — ٹہیان سی جان جای موی نا لکار کی

مرزا دماغ عرش یہ دولت قدم کا ھے — بیدل ہو تم تو وہ نہین سنی سوار کے

زلفی زمین لوح فلک سبز کہا و یمن — باجی دوا تبا و لشی کے او تار کے

وہ ناہا باپن راکھو کے مجھہ سی جا بدجان — محرم کشان کے تمنی مری تار تار کی

کندن ہوی فریفتہ میری امید جان — رنگین بانہن سنگی موی سادہ کار کی

کوسا ہی مجھکو سوت نے برچھی کا پہل ہے — اوسکو لقب ہوا جی کوڑی کٹار کی

ای جان اس روش سے شگفتہ میری بن شعر — صحبت رھی نسیم کی ہر سون بھار کی

جتنی باتیں تھیں سب ای منک لٹے بھول گئے | ماما بختاور نے کہا تا وہ مگر بھول گئے

تھی منل صبح کے بھولی ہوئی جو شام کو میں | اونکو بھولا نہ کہیں جانی گر بھول گئے

چڑیا آنے کے بتائی تھی جو ہنسنے کے لیے | کیسی الو ہو لگا ناچ پر بھول گئے

وہ اوڑھا ہیں بہار زمانی سے رہی یاد نسیم | رکھنا مٹھی میں اجی غنچے ہی تر بھول گئے

آج گھڑیالی کے مٹی سے نہیں ایکھ لگے | صبح کا اوہی بجانا وہ گجر بھول گئے

جان صاحب نہ رہی جبکہ کسی بات کی قدر

جو ہنر یاد مجھی سے تھے وہ ہنر بھول گئے

دمبدم جب وہ نالکار الجھی | کیوں نہ دل اوہی بار بار الجھی

خار ہو مجھکو باجی گل ہوسے | میری گل سے جو نو بہار الجھی

میری مہندی میں ایک ہی نہ پھنسا | پانچ پتو ہی جس سے چار الجھی

اپنی کنگھی میری سنتا نہیں | توم کا ہی موا گوار الجھی

ماما انکی نائی اب دو لے | دوئی مزدوری پر کہار الجھی

ایک جب تالی نہیں تھے لاکھ بلا | میں نہ بولوں کوئی ہزار الجھی

جان صاحب برا نمانے ہم

جس نہ مری میں لاکھ بار الجھی

فکر لکی ریحر

تجھکو کیا رہتی ہے حالت میری تغیر ہوئی — تیری تو دل کی خوشی او موئی بے پیر ہوئی

تو جنی تو گود دوگانا کی بہو بھی اب بیٹا — شکر خالق کا دعا میں میری تاثیر ہوئی

مین ہون البتہ بری خانم (وہ دیوانی) ہے — سب مین رسوا دہ ہون کہ میری رکہتر ہوئی

جو جیا لین مین زمانی کے اوڑاتی ہین مزے — نک بچھون مین ہی کم بخت بہہ تقدیر ہوئی

ہیطرح بچی ہے کنونسے بلی ای صاحب — قبر کی مٹی چٹانا اسی اکثیر ہوئی

روز مین خواب مین سہتی ہی ملی لگ کے گلے (اسسے) — ایک دن سچی لیبون سے نہ تاثیر ہوئی

صدر مین بیچ مین جھنڈی چڑہی از بس عزت — آپ کے ہاتھون سراپا میری توقیر ہوئی

مجہہ پہ طوفان ہے عیدونکی کہا ای دلشاد

جانصاحب سے مین کس روز بغلگیر ہوئی

نہین شہر کے گود ہاتی ہی رنڈی — یہہ رنڈی ہی کیا اوہی ہانی ہی رنڈی

قیامت کے ہی فتنہ انگیز قد رو — یہ رو لے ہی دل کو ہنساتی ہی رنڈی

جارس کے توکلدن کسطرح سے — مجھی جنکو ہمیں اوڑاتی ہی رنڈی

جنکو ہمیں

بنت کے لئی کسکی زلفڑی سی بگڑی — میری آگی ہاتین بناتی ہی رنڈی

بہت اوسکی تو لطف کرتی ہو صاحب — وہ کچھ مجھہ سے اچھا چڑاتی ہی رنڈی

ذرا دیکھہ اپنہ لگی تو صورت — بہلا میرا کیا مونہہ چڑاتی ہے رنڈی

پڑن تیری دل میں پھولی ای جھلو کہ جیا میرا دل جلانی ھی رنڈی

کیسا ھے دل جانصاحب پہ ایا

بہہ زر ہرو کیسکو بسائی ی رنڈی

خبر ھے نکلو تم میری گہر سی بازار میں رور کی شہر سی

جہری والاین گب تو تو آبرو کھوئی رہ کے گوہر سی

موہہ تیرا ہو کا کالا ای مشکی گہستی صندل اگر ھے عنبر سی

خال کا جوڑا اوسکی گال کا تل کیون نہ بہرے بلال قنبر سی

ہو کی جبران نکی ہیر بوا نکلی اپنہ والی ھے گہر سی

بہہ لہو نکلا ہو گئی ہون سفید سرخ تھی گال با جھندر سی

جانصاحب ہماری سر کی قسم

رو رحلیا بہن مقدر سی

گہر سے تجہ بخس کا قدم سے نکلے یا بکوڑی میرا ھی دم نکلے

ای دو کا نا خدا خدا کر سکے رات کو کل محل سے ہم نکلے

مرتبہ حسن امام باندی اوٹہہ جبکی ہاتم کرن علم نکلے

مردم مرد ومن جب کہو تم سا کیون نہ ھمدم کا تم پہ دم نکلے

الکمن اوس

رکھوں اس گھر میں جانی جب میں قدم　　بنگی سر آپ کے حرم نکلے

لایا جو دانبال گل گیہوں　　سبز میں باو سبز کم نکلے

اپنا تمنی کھالب ای جان

گھر سے رنڈی کے مر کے دم نکلے

بی بی سات کی ہیں راحت رہی مجھی　　جس سال سی لگی ہی گرہ بارہوں مجھی

دیوانی جا کی چھپ گئی کس کوہ قاف میں　　ملتی نہیں اجی پری جانم کہیں مجھی

لڑ جھٹی جان جاتی ھے راحت ہے رہے وے　　ہاں ہاں یہ بہتری خوش ہیں اتی ہیں مجھی

در گور بہتری باتیں جن الیسی ہیں ہو نہیں　　او باش جانتا ھی موی بد لعین مجھی

کرو بکھیں یہ میں ٹانگوں کے بیچ سے دمن نکال　　چین چین ہیں مو یہ سی کرتی بلاں وہ جھن مجھی

ای جان آسمان یہ بندی کا ہو وداع

حالی حسین اباد میں کردی زمین مجھی

لڑکے الفن سے کیا خراب ہوئے　　پڑھ کے فاضل بڑی کتاب ہوئے

بی حیا گانڈ ولے حجاب ہوئے　　لاڈلے جو موی خراب ہوئے

اچھی کیا ہوں بروں سے صحبت ھے　　ہی خراب اور بہی خراب ہوئے

میٹھیں باتیں میری لگیں کیوں زہر　　کڑوی کس واسطے جواب ہوئے

حال صاحب کے ہونے مٹی خراب

یا علی اب بوتراب ہوئی

سوت کے بات کا معلوم جو پہلو ہجائے — من وہ رسوا کر دن سب لوگوں مین بدو ہوجائے

کبڑی اکر پری نہ پہنون کے من موتی خانم — تا جو لولو ہو کس بٹی بہی لولو ہوجائے

گنبد اتنا تو بڑی اوپر ستارا ہگم — تو وہ سے ماری سے کھٹہ جای کہ جلتو ہوجائے

راج باندی ہی کبھی کھسوا لگی وہ صدل سے — سر سے اور پاون تلک جسم یہ اتو ہوجائے

تو تو وہ رانٹ پڑار ہا چھی گبر بدی کے — کیون نہ اوباش لکوڑی نیری جرد ہوجائے

السی اجری کہے ہی کہات کروا باد سے — گوشت الو کا کہلا دی مرد الو ہوجائے

مکے بد مرد کو نظر دشمن نہ تو لولا کر — شہر اد بیدہ نہ یہ مشہور شرار ہوجائے

جان کعبہ من عمل سپرا ہوا ای حجی

حال صاحب کے جو دلبر شراقا بو ہوجائے

تاحی گرمی مین جہنم سے سوا گرمی ہے — تن بدن اوپی پھکا جاتا کیا گرمی ہے

النگ باوکی کہوڑی بہ جی ان روزون سوار — لون بہین چلتی ہے معلوم ہوا گرمی ہے

بھی جاوی جو جبی پہنک رون مہتابی پر — کعق قیامت کے ہوا مہر نیا گرمی ہے

رنگ واسوحت کا ملتا ہی عرق سے اوسکی — آتی آتش کے طبیعت مین بلا گرمی ہے

الساہی

80

اسکی ہاتہون سے نوای ہوا ناک مین دم

دیکہی ہوتی یہہ کس روز ہو اگر می ہی

ہری جو حرف بہی قسمت کے وہ تحریر مین آئے ‌ ‌ ‌ زمانہ کی ہو اصدمی میری تقدیر مین آئے

مین دیوانی ہہن لیلی اور مجنون کے ساتہی ہین ‌ ‌ ‌ مرا منصب ہے غم جنگل نہ کون جاگیر مین آئے

چلی تو سمجہ جانی ہو سمجہ کر بات کرنا ہم ‌ ‌ ‌ نہی ڈہب کوئی کلمہ ای بوا تقریر مین آئے

میر الفت کرون اوسکا قلم ہو پاک ہاتہ سے ‌ ‌ ‌ جو کچہ ہے نقص ای بو میری تصویر مین آئے

کنجین مین لگ کے مر جاون اوٹہاون ہاتہ جیسے ‌ ‌ ‌ قسم اس سر کے باجی فرق اگر توقیر مین آئے

بہن کافر بہون بابو تس سے دیہانی لکہو ہین ‌ ‌ ‌ و لکلی بات جو اس دل میری نے بیر مین آئے

بوا مصری بدل مارا ہمارا قند سیرین نی ‌ ‌ ‌ مزا شکر کا اور رنگت نہ کہو کہیر مین آئے

او تاری جی ہین سب مین بر جام نے اد سے ‌ ‌ ‌ کہ جو جنسی بوی جلکری ہوی زنجیر مین آئے

خطا کیا جیری والی کے ہاتہ بہن ہر اہر اسی ہو ‌ ‌ ‌ نہ کیون نرگس دوالی پہر خلل ناسور مین آئے

بہنانی سوت کو کہنا مرا دم دی کے لیجانی

رنا جی جان صاحب ہی اسی تدبیر مین آئے

تمام شد

اینجا خمسہ بات شہر آشوب و قصیدہ بابت شروع کردہ می شود

خمسی

کچھ کہا کی سو رہونگی مین چدڑی گہوانگی
پہہ زور رنگین دل سے کہ اوسکو مناونگی

جتنا کہا ہے مو یہہ سے اوسی کر دکہاونگی
مکی مین جو پڑی ہے مصیبت اوٹھاونگی

مرجاونگی جو جان بہن سسرال جاونگی

ڈولی پہ چڑہ کی اب نہ ہے کہ اوکی جاونگی
ناحق ہی جھوٹ موٹ کے آنسو بہاونگی

باہین گلی مین ڈال کے قسمین دلاونگی
لونگی بلائین مینت کر کے مناونگی

بیچینجن لگے ساری گہر کو مین سر پر اوٹھاونگی

اوسکی تو ضد سی گلمو مین اب جاکے جاونگی
گہر مین بٹھاینگی تو بڑا مرد جانونگی

جان اسمین اب ہی سی مین جو ہانکو
گن گن کے اوسکی ہی ہڈی بکہانونگی

مجھکو کہنیگی الک تو سسر ستاونگی

دن بہر کا رہا نہیں مشکل پی لگ گیا
تو جندی کو نہاونگی جاونگی کربلا

ٹک یک کے جان کہاں ہے کدہر مری گئی اودا
ہو جای سایہ پر تو لگا ولوائی ہو مین کیا

ملتی مین پہ تو وقت نہ اب مین نہاونگی

اب کہنہ نون مین مرد ونکی تو باس جا ہو
یہہ لاڈ چلکی سرچڑہی انکو دکھا یو

چل دور مجہ سے پوچھتی پہر تو نہ ابہو
لونڈیسی کل کو چھوکری لگی اوڑا یو

کہتی ہے تو جو آج کبوتر اوڑاونگی

کہاں ہی تر

کرنکا ہی ڈر مجہی جو کرون باتین گول گول — کروا ویکی مین اب کے سر پر بجا کی ڈہول
صاحب ہے گہیتی بہلی سے ہندی کا کان کہول — تم کسیون کے جاہ مین بہری ہو ڈانواڈول

دیکہو تو من ہی کیسے کنوی اب جہکاوگی

ہی جا لما لو گہلا ہو بہن پروا کچہ ای بہار — ہم فی لگی گے جس گہڑی سکہیان بہل سوار
جہپکی سے اپنی ہاتہون سے من کہولکر ازار — ملکر کسیس جو کین لگا دو گی تین چار

خانم کو اسطرح سے کنواری بنا دیگی

بہی کون جسکی باہمن رہا جاکی رات کو — چل دور یہان سے چہوڑ اری میرا ہات کو
ای جان یہہ دکہا کسی جہلہ کو کہات کو — حیدر اکی جہند سے نہ کر اب مجہپ بات کو

مین تو ملی بہن جو تیری دم مین آ دیگی

دیگر

پہر آگلی جلن ہی وہی ساری گئی دن سے — پہر اب کو بہتی ہو سنواری گئی دن سے
بولای جو یہ مستی کی ہاری گئی دن سی — بہر کرتی ہو ہماری اتاری گئی دن سے

بہو دیکہے ہین جو باکی تمہاری گئی دن سے

زردار ہوئی ہو جو جیون بہت مال کما کے — اور شاہ بنی شاہ جی والونسے جو دا کی
اترای پہری کیون نہ وہ ضجیج ہی باکے — سنتی ہون اماں نے جگن ہاتہ سے جا کے

لی جو رکہی ہی من اجاری گئی دن سے

چہٹی ہی میری بات بنائی نہ کسی پر — بیرہیں تو بیٹھی ہی جانتا سب گھر

خود دیکھو جو کہنا میرا انکو نہیں باور — میتھائی یہ چڑھ کے میری ہمسائی کا دیور

میتہا سے کرتا ہی اشاری کئی دن سی

واری جو سنا ہو کا سلیمان کو گویا — اوسکے ہی پیچھے لونڈی یہ بتہا جاوتہ گدرا

سچ مانیے تو ای بری خانم میرا کہنا — لونڈی کو تیری [illegible] جیدر کر کوئی لٹا

پہرتی ہے جو پاجامہ اوتاری کئی دن سی

مانو میری کہنی کو ابھی کوراہی بتڈا — بن جائیں ہو واری یہہ چلن ہے نہیں اچہا

ڈہرکا مجہی اس بات کا دن رات ہے رہتا — ہو جائی نہ سایہ کہیں دریاو پری کا

کیون جاتی ہو دریا کی کناری کئی دن سی

کیون دکہ سہو بات ہی کرواؤ نہ تو — دکہ درد کہو سامنی سے شرماؤ نہ تو

تم جہوم ہول زرا کہاؤ نہ تو — بچی نی لیا پہیر ہی گہبراؤ نہ تو

ای جوگ جہ پیڑو میں ہماری کئی دن سی

کوئی میری اب پیڑہ کو ملتا ہی نہیں ہے — بس وائی کا ہی اس گہڑی چلتا ہی نہیں ہے

پیڑو کو ذرا چہوڑ کی ملتا ہی نہیں ہے — کیسا ہی یہ جہ کہ نکلتا ہی نہیں ہے

مرتی ہوں بڑی درد کی ماری کئی دن سی

معلانی

معلانی تو جلبتی ہے اجی نام نکسے مبری — یہہ لالچی بندی ہے تو مردودری بی لی

دن کو نہیں چھٹی تو ورا رات کو آگی — مہتاب سی لہد و شب انگیا کی بادی

ای مہر لسا لائی سساری کی دن سے

کنگی موی کو چھوڑ کے رزدار کروگی — گہروالی سے مہتی ہیں من ہار کروگی

جب دو نو ہیں کرتی تھی اب جار کروگی — تن پیٹ سن ہاتا لاچار کروگی

یہہ کہتی ہون ہان ہان کے لگاری کی دن سے

من چہوٹ ہیں لوبتی ہی جانتا اللہ — جو میبا تہا سب اوٹھہ گیا ہو کا کیا ماہ

سرکار سلامت ہے والی کے مبری چاہ — اب دیکہی ہمیں لاکی من کل سری مہں تحولہ

نہ اٹہی ہون اسکی من سبہاری کی دن سے

بد بانسہ بڑا ابا ہوا جو موبہہ سے نہ تولے — عقدی تو فقط اجہی ری جال کہولے

ای کسے چیلہ کو بلاد تبو سے — کچھ کہیل سن جانی الیسے مبری بھولے

جہنٹی ہی تو باری سن ہاری کی دن سے

خمسہ دیگر

قران کا جامہ ہی اگر ہین کر اوٹہن — درگاہ من باجا کی ترّی ردنی اٹھا ہن

مانون کے نہ من لاکہہ بو اقسمین وہ کہاتن — جاب ہے اوہین رنڈیکی گہر ردی کے جا من

منہہ مبرا نہ دلکہین نہ مجہی اپنا دکہا ئین

کیون سوت کے من آگ سے جل جلا مرونگے — ہون سمجھہ جگون کے جو ہہ ایام بہرونگے
ایسی ہہن ہو کہ جو من مرا سے ڈرونگی — وہ رنڈی کرینگی من ہہان بار کرونگی

پہر تو بٹن لگے انگاروں پہ ہاتھ مجکو جلائین

اپنی ہوی سگانی تو سنی کا خدا ہی — پرواہ کسی کی ہمیں ملنے کی ذرا ہی
ہمسائی سنو دل میرا مرا بہ فدا ہی — بدنام تو مین ہو چکی اب رحجتی کیا ہی

من اوسکی ہون گہر اولکا ہی وہ شوہر سے اپنی

صدقی گئی حالی نے بہونن مجکو دکہایا — پی آس لگی جس سے اوسی پروان چڑہایا
سامان تو شادی کا ہمین جا تا جہپایا — ہنامیں تو آجی پری خانم کو بلایا

گہس اپنی لگان سے یہہ میری گہر مین بلائین

حاکم کی جو گئی گہڑی ہو جاینگی آ کے — ٹہینگار یہان ہئی ہمین کے اپنی صدر مین جا کے
یہہ بات مین کیا کہتی ہون کہہ اوس سے جتا کے — دیوانی بنی گئے پری خانم کو بلا کی

مہوشی کی باتین نہ کرین ہوش مین آئین

بن جیلی کہی ہی اسینکی میخ جلائی — من دیکہون گری شوق سے اور اہ بنا ی
مکار زنون سے تو اللہ بچائی — موسل کرین اوسمین نہ جہان سینگ سمائی

بدبات تو یہہ رنڈیان جہنڈی پہ چڑہائین

تون ختم شد

یون جھگڑے کے ہر بات میں شہ ڈالتی تھی اکثر — اب سوت بٹھائی ہے میری چھاتی پہ لا کر

ای ہائے منیں سچ ہے کسی کے نہ ہو مونہ پر — کڑوی تو کریلی تھی چڑھے نیم کے اوپر

وہ اور بھی کڑوی باتیں سناتی ہیں

میری سیتے کہیں مجھ سے اوسکی کہیں اودہر سے — وہ دیکھتی میں یون ہے تماشے کھڑی کھڑی

جیتا ہی میں بیٹھے ونداوی کے آگی — جھگڑے کی کسی سیکم میں کوئی مجھ سے تو پوچھے

بچہ رو بکو کہیں کو دو توسا ہو کو چھکائیں

کل کل میری مشکل ہے بنی آج کی سارے — مرتی ہوں پڑی ہیر وسکے میں ورنہ کے مارے

بھیجی نہ بڑو آج تم ای جان ہمارے — کیا ہو لی ہون اجاوں بچے جو دم میں تمہارے

میں جاتی ہوں جس لئی لیتی ہو بلائیں

واسوختی

عشق کے نام سی میں تو کبھی آگاہ نہ تھی — کچھ خبر میری فرشتوں کو بھی واللہ نہ تھی

وائے بیوی کے تو کشتی میں پڑی جاہ نہ تھی — نیک بخیون میں رہا کرتے تھی بد راہ نہ تھی

ہاوں پہلا کی سدا شام سے میں سوتی تھے

مجھکو معلوم نہ تھا صبح کدہر ہوتی تھی

جھوٹھ کہتی نہیں سچ یہ قسم کہاتی ہوں — آگ میں غم کی اری لوگو جلی جاتی ہوں

کس مصیبت میں پھنسے اب ہی میں گھبراتی ہوں — کیا کہوں کہو لگی اس حال کو شرماتی ہوں

جبن الکدم سبن اٹھی خدا جبر کری

دل کا کچھ اور ہی نقشہ ہی جدا جبر کری

بھکی ہے جو مجھی حسن بھن ہی وہم — کچھ نہ کچھ ہو ہی گا گل دل ہی دنیا ہی جبر

جاہ اس بات کے رہتی ہی مجھی اٹھ پہر — مجھ زلیخا کو وہ یوسف بہین آجاے نظر

رو بہ رو مجھ سے کہیں آکی وہ اک بات کری

آرزو لگی میری دل کے ملاقات کری

مجھکو وہ چاہ نکوڑی نے جھکا ہن گویاں — تن بدن میں ہین میری جھہ رہن غم کی سوہان

کوئی کسی ملی اس شہر کے ایسی ہو میان — میری میں لگا جھگڑ ہو بڑہ لگائی گو میان

عمر بھر اوسکا یہ احسان بھلاؤنگی

لونڈی بن جاونگی من بے ادے چاونگی

اتنی سے اتنی ہوی تو بس سنبھالا جب سے — مر دوا آج تک ایسا نہیں دیکھا ہم نے

مجکو اوس سر کے قسم کہہ گیا دل بر میری — اوسکی تو لف من کرنی ہمن بھاری لگی

سر سے لی پاؤں تلک حسن کا اوسکے عالم

نور اللہ کا تھا اور کہون کیا خانم

میں فرشتہ کہون یا حور کہون یا غلمان — جن کہون یا میں پری زاد کہون یا انسان

کہ کہون

کیا کہون اوسکو میری عقل ہی ہین حیران　　ابہی دلمین کہی لیجانی ہون مین یہہ بہی گمان

جن تو عاشق اچہی ہوتی ہین بری چلتی ہی

پر فرشتون کے یہان دال نہین گلتی ہی

چاند سا حسن سی نظر آتا ہی اوسکا ماتہا　　سر ٹپکتی ہون ذرا چین نہین دلکو پڑا

اور اون بالونکا جبدن سے ہوا ہی سودا　　پہنس گئی جان بلامین یہہ تماشا دیکہا

دم اولجہتا ہی میرا حسن سے نظر ای وہ بال

میری جب دڑ لگا پڑی جاہ کو ڑی پہ وبال

مجہکو معلوم ہوئی بال وہ کہونگر والے　　رات برسات کی ہی بیٹہی ہین بکہیر کالی

یہ چہٹی چہٹی وہ بہوین وہ بدی عجب متوالی　　گہرن دیکہی ٹہرن جاکی اوسکو لالی

سہولوان ناک ہی وہ دلکو میری بہاتی ہی

اوسکی نہتہونکی پہڑک ناک مین دم لاتی ہی

عقل کی کان میری کہوئی کیا مجہہ سی بیان　　بہری کیا بیٹہی ہی سن بات میری آوناداں

حور کی کان کہڑی ہوویں اگر دیکہی وہ کان　　مین بازار لگا حسن کے ہاتہہ ہی دوکان

تو بہی دل بیچ خریدار بہرا آیا ہی

حسن تو دیکہہ تو اوسی گہڑی پہ کیا بایا ہی

اوٹھتی کونپل ہے جو ابکی نیا ہی انداز — ہونٹھ بھی ہین مسین بھیگتین سبزہ اغار
گل سے گالون پہ ہین پھولا سما ہی بہار — چشم بد دور رہی نام خدا ہو سرادار

ایسی پو سو نگہی کا کون نہ من ارمان کرون
سیت جنت کا ہی اوس ٹھوڑی پہ قربان کرون

موتی اون دانتون کے تعریف اگر سن پاتی — دائی سیپان کو نہ مونہہ اپنا کبھی دکھلاتی
سیب میٹا ہی کہ وہ پیٹ مین مر جاتے — پھینٹی نظرون نہ کسے جوہری کو بھاتی

رہتی ہے اسے دا جیان دُر دُر کر تھی
بالیان کنوار پوکی لولو سمجھ کر ڈرتین

کیا کہون تم سے اجی کیسی تھے وہ پیاری زبان — جان آ جای مری مونہہ مین جو دہ ای زبان
جا کو شیرین پہ بات ای ہے پکلای زبان — میٹھی باتون کا کبھی اوسکے جو آجای زبان

زہر کو قند کہی قند سے بہتر ہو جای
نام میٹھی کا اگر ہو وی تو شکر ہو جای

کہین پر وارسی نے بر کا لگا ہی جوڑا — کام نا لونی کیا کوی سے نا تا چھوڑا
لا کے نے ماما ہے بی کی اپنر کوڑا — سات وانتون نے مسوڑھو نکانہ ہرگز چھوڑا

پان کے سرخی جو ریخ مین لطرا تی تھے

شان الوہکا

شان اللہ کی وہ سرخی دکھا جاتی ھے

کنٹھ لگتا ہین ھے صاف صراحی سا گلا مونڈہی جوش ڈول عجب کا بدیہ ہوکی ہاتھ کی ادا

وای بندی کے نہ کیون اہنسلی نہ ہچاو فدا ڈھکدہکی دیکھہ کے وہ بیر لوٹکا ہی تم شہر کا

آملی جہاتی سے وہ جہاتی کہ دم رکتا ھی

ہاتہ اوس کو رڑی کے ہی اب بہن غم رکتا ھے

شانانے کے ہی شانوکی کیون شان مین کیا نور کے بازو مین نور کا عالم دیکھا

دلکی بیتابی سے رہتا ھی یہہ اب حال میرا مچھلی بازو کی اودہر پہڑکی ادہر دل پہڑکا

کچ ادای نے ہی اون کہسو کی ماراہی

اب بسم سہی کا بندی کو بہن یارا ھے

جاوہ اون پہونچو کی اب گجرمین پہنجای گی اج کل ای کلای سے نہ کل ای کے

مہندی اون ہاتہو کی اب رنگ بنا لای گی اولگلیان اوسکی میری خون مین ڈوبای گے

بجو ریر مہندی کے ہمت نہ دھرین گی باجی

خون بندی کا وہ ناخن بھی کرینگی باجی

دمبدم انگولیان کو جو یہہ دل کرتاہی یاد لغلی گہو لتاہی میری جان لگا بیری ناشاد

رات دن کرتی ہون درگاہ مین اوسکے فریاد اپنی بندی کے خدا جلد لکین دیوی داد

رُت تھی جاڑی کے لیکن ایسی لعل گرم کری

اوس سے گُل کھل گئے ہیں اور مجھ سے نہ وہ شرم کری

گدگداروی سا وہ پیٹ ملائم شفاف
اور اوسمیں ناف کے کیا ہم سے کرو ہیں اوصاف

دل جو اسمیں گرا یوسف کے طرح چپ گیا صاف
مجھکو اندھی کنوی سے بہی سوا ہو گئی ناف

جیسے یعقوب کو یوسف کے پڑی تھی لالی

اسطرح دل پر اب اوسکی پڑا ہی ہالی

مڑکی کروٹ بہی نہ لی بیٹھہ دکہا کر جو گیا
خواب میں ایا نہ پہر خواب میں آکر جو گیا

ہم نہ سلائی گا وہی مجھکو جگا کر جو گیا
نیند وہ لے گیا دل مجھ سے لگا کر جو گیا

اب لگے ہاتھہ تو معشوق کو پکڑوں سگے

تو بہی لوگوں کے بلائیں نہ میں جانی دو سگے

شرم کے باتھے کیا مرد وکلیون جگر کا نام
جسکے تالے میں یہہ رہتی ہیں حلال اور حرام

کام وہ لیتا ہیں ہوتا ہی یہان کام تمام
دو دو کا عدد میں اسنے فکر میں کہلنی ہون مدام

رانون سے رانین گہسین پیٹ وسے پیٹ ملی چاہیں

جیسے چہری ہین ملین ویسے کہ دو لو چہلی ہیں

ہاں اُنسی تو لسکی چہری کوی کری مجھکو حلال
غم سے دم رکتا ہی اتا ہی جو گہٹو نکا خیال

بہاری بہار سا

بہاری بہاری ہین عجب بڈلیان اور کہی حال　　روندا اون سیرون نے دل مجھ مین ابتک حال

من تو بولا گئی کس کس کی ادا یاد کرون

جیسی بہار پانی مین اس جیسی سے اٹ ڈبے سرون

مجھتان گھٹو مگی لون اڑ بان انکھون سے لگاؤن　　تلوی دہو دہو کی پیون اور لکھلا اوسکے جہکاؤن

جہاتی سے نہ ہٹی سے من لگا بیان ہر دم سہلاؤن　　سوت کو سیر کا ناحق بھے اوسکی نہ دکھاؤن

ایکدم پہلو سے اپنی نہ جدا اوسکو کرون

انکھہ کی پتلی سے من پیار سوا اوسکو کرون

شاد کیون آج ہنون کل سے ہوا پای مراد　　نامرادو کی بھی خالق نے یہ دکہلای مراد

چلہ درگاہ مر باندہا تہا سو اب آی مراد　　صدقے عباس علی کی میری دلوای مراد

دل سے غم دور رہی عیش کے سامان ملی

جسکے ملنیکی ہی ارمان سو وہ آن سلے

اوسکی ملنی نے عجب داغ دکہایا مجھکو　　دل لگا نا تو ذرا راس نہ آیا مجھکو

میری گہراتی ہے رنڈی نے جلایا مجھکو　　جسقدر اوسنے ہنسایا تہا رولایا مجھکو

غم کے لشکر نے مجہی آن کے پہر گھیرا ہی

آج کل اگلا سا پہر حال وہی میرا ہی

اوس سے یہ میری زبانی کوئی کہتا ہیں آہ　　　اپنی بیگانی نواس حال سے سب ہیں آگاہ

میری چاہت کا بہت خوب کیا تمنی نباہ　　　چاہیئے تہا ہی صدا اوپر کیا کہنا واہ

تم یہ مین مرتی ہون تم اور کا دم بہرتی ہو

اسکا شاہد ہی خدا جان کے شکر کرتی ہو

رنج صحبت نے دیا ہی جدائی کا کمال　　　اب ملاقات کئی گذرا ہین پورا سال

یاد ان گہر سے جو نکلا تو چلی بیٹہی چال　　　تمنے رنڈی ہیں کئے دل کیا میرا پامال

بہت سی باتون اگر ایسے لکہون مین تجہے

اک کب دیکہتا گہر سیکڑون گہاؤن مین تجہے

پہرون اب روتی ہون اور اکی ہنستے ہین تم　　　پانچ الیسا کیا ہماری کہ آتی ہین تم

چاروں بیتی ہو مجہی شکل دکہاتی ہین تم　　　منہہ نہیں پای کلی پہولون سماتی ہین تم

تم سے بہتیری مجہی بات مری یاد رہی

میری جوبن کا بعینہ مگر آباد رہی

تان سے تمکو مین کہون سوت یہ کری گوڑا　　　مینے بہی ڈہونڈہ نکالا اچہی ایسا جوڑا

سوت کا رنڈی کے جی مین بہی غم ہی ہوڑا　　　کر دیا دلکو جلا کی میری ایکا پہوڑا

من نواس موہہ کو نہ پہر موہہ یہ دکہاؤن صاحب

اگی ان انکہون کے ہان یار بلاؤن صاحب

مہتم ہوئیا

مینہ پہ تو تہا یا میری گہر آگئی ہوی آپ اداس — جائیگی رنڈی کے گہر میں تھے چلی یار کی پاس

سوتے سے تو اٹھی تم ایک سے کرائی مساس — نوج ملنے کی ہو صاحب سے اب اس مد کو آس

تم ہو ہرجائی تو اپنا بھی یہی طور سہی

تم نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی

دلہ اس بندی کے جو غم تہی خدا محرم ہے — کیا کہوں اگلی محبت کا تمہاری عالم

اپنے ہاتوں میری گلگلی ہی کرتی جب دم — چار دن پڑہ کی تم اس گلگلی پہ کرتی ہی دم

میری اور آپ کے اخلاص کی یہ صورت تہی

بغض سے ڈرتی تہی مجہ سے نہ تمہیں نفرت تہی

اب تو میں دیکھہ کے صاحب کو بہت ہوں حیران — ایک ادنی یہ محبت کا تمہاری تھے بیان

مجہا بے لیکی سہلاتے تہی تم بندی کی ران — دلبسی میں آپ کے لونڈی تھے میری آپ تھے جان

آپ کے رانوں پہ سر رکہ کے میں سو جاتی تہی

مجہ سے کرتے تہی مساس ایسا کہ ہو جاتی تہی

تم پہ بین مرتی تھے اور تم ہی مجہی کرتی ہی پیار — میں تہی محبوبہ تمہاری میری تم تہی دلدار

آپ کے دل سے نہ آتا تہا میری دلبہ غبار — صاف دل ایسے سے رہتی تھے دو لو بر بار

میں تو اوباش نہ تہی آپ ہی عیاش نہ تہی

ٹوپی من کرتی ہے تھی ماری تم ماشس ہے تھی

چھوڑ دو رنڈی کو ان باتون سے ہی کیا حاصل — رو رکے اچھی نہین رہتی ہے دماغ کل کل

اب کا مجھہ سے پھرا میرا پھرا اسکے دل — جھوٹہ بن کہتے ہون کبھی مجکو قابل

قابو تم پر تہا میرا آپکا قابو مجھہ پر

کیا کیا تمنے تہا دیوانی من جادو مجھہ پر

تم تو ہو مجھہ سے کڑی من کرون تم سے پرے — اپنی باتون سے ہو قابل نہ کروٹ دہرے

میری گہرای گراس رہی بہ شرمائے جے — بہولس کے اگ من ہوتے ہین الیے گرمے

چون کے سوت بری ساجہی کا ہی کام برا

اسکا اغاز برا اوسکا ہی انجام برا

واہ واہ کیسے اب نیے پیدا انداز — گہر سے باہر نہ کبھی جاتی ہی پڑہنیکو نماز

راتون کو سوت کے گہر رہنی لگے مدہ نواز — مجھہ سے اوٹہہ گئی ہین اسکے بہہ ہجاز

ایک کیا لاوکی مجھہ الے اہی ہیبس ہزار

مجکو مل جا ہین گے تم الیسے اجی ہیبس ہزار

مفت دنیا کی مزہ من ہہ کرو دین خراب — ای ججن تو ذرا اب دیکھہ لصی کے کتاب

دل جلا کر میرا ہو سکا ہین تمکو جواب — ہی بڑی رونی من ایا موی ظالم یہ عذاب

اری نوکے

اوہی دیوانی ہوئی ہو اجی کیا کرتی ہو
دو میانون مین بہلا ایک چہری رہتی ہو

غصہ اب تہوک دو جو کچہ کہ کیا خوب کیا   مین تو ہر طرح سے لونڈی ہون تمہین دل دیا ہے
کیا خطا تہی مری جسکا یہ عوض تمنے لیا   سچ یہہ ہے وہی ہے سہاگن جسے چاہی پیا
زور معشوق پہ عاشق کا نہین چلتا ہے
ہان مگر چاہنی والی ہے کا دل جلتا ہے

کل جو تہا کل کا تہا دن آجکی پر گوری ہی شام   چاندنی رات جو اچہی جو ہو دلکو آرام
دل بہی کچہ صبح سے دیتا تہا جو سے کے پیغام   مین نہاتی ہون کرن اب کے چلکی حمام
شکر اللہ کا پہر دور ہوا دل سے رنج
پہر مری حسن کا آباد ہوا دولت گنج

مین نے جو کچہ کہا سچ تہی واللہ خلاف   اور نئی بندی کا ایک نہین دیکہا موباف
رنج جب تہا ہی دل دو تو نہین ہوتی ہین صاف   جو کہ ہونا تہا ہوا اگلی تقصیر معاف
اب کے ملنے کی پہر دہوم سے ہووی شادی
جب صاحب دی بہی آکے مبارکبادی

مسدس در بیان احوال شب زفاف

جسکے بیٹی ہو یہ وہی جانے　　جو کہ بیدرد ہو وہ کیا جانے

جب میں سسرال کو لگی جانے　　دونوں بہنوں نے اور میری ماں نے

میری خوشی کا خیال کیا

کیا کہوں کیا اپنا حال کیا

کس قدر پھوٹ پھوٹ روتی ہیں　　منہ کو وہ آنسوؤں سے دھوتی ہیں

ہاں کس کسطرح سے کھوتی ہیں　　صدقے ہر بار مجھ پہ ہوتی ہیں

اور کہتی ہیں بس ہیں اب

دن سے ہوتا ہی کنیاں کا برا

لگیں آنا گلے سے اکبارے　　یوں لگیں مجھسے کہنے سن وارے

کس نے کردی ہی دل ہمارے　　برسوں جو تھے نہ ہو گئے تیار ہے

چھٹی ہمای کو تیری بھیجیں گے

ترکی سے تجھکو میں بولا لو گے

اتنے میں علی محل میں یہ اودھم تھا　　لینے آیا دولہن کو سے دولہا ن

جسکو جینا ہو کرے وہ پردا　　منجھلی ماوج نے سری تب یہ کہا

کون جیتا ہے شوق سے اوین

[illegible]

دہوپ چڑہتی ہے جلد لیجاؤن

گو مین مجہکو لیتی ہے ایکبار　　اوسنین سکھپال مین کیا جو سوار

اور لیکر چلی وہان سی کہار　　روتی جاتی تھی مین تو زار نزار

پیچھی پیچھی برات ساری تھی

سب کے آگی میری سواری تھی

اوتری سسرال مین جو مین جاکے　　رونمائی سمدھن نی دی آکے

مجہکو اور اوسکو پاس بٹھلا کے　　کھیر کھلوائی ساس نی آکے

ہوچکی ساری جب کہ بیت رسوم

پھر ہوئی چوتھی والیون کی ہجوم

بہرتی تھی شادو سب مہمان　　لڑکیان ہر طرف جوان جوان

چھلے الپس مین کرتی تھین ہر آن　　اور باقی نہ مجہہ مین تھی اوسان

جون جون وہ دن نگوڑا ڈہلتا تہا

میری چہاتی مین دل دہلتا تہا

ای جب کل موئی وہ کہٹ کے رات　　باجی ہمسائی نے سکہائی یہ بات

ہاتہہ ووله لگای جب بد ذات　　مارنا اوسکو ایک زور سی لات

اوسکی دم مین ورانہ آنا تم

پھینکنا اور غل مچانا تم

آ گئی جب دم وہ بیٹھا میری پاس
اور کرنے لگا لپٹ کے مساس

نہ رہی مجھ مین کچھ بھی ہوش و حواس
دیکھ کے مجھکو چپکی اور اداس

میری چٹ پٹ بلائین لینی لگا

مجھکو قسمیں ہزارون دینی لگا

بولا حلوا ہمارا تم کھاؤ
ایک چمی دو موہنہ ادہر لاؤ

تم جو کہتی ہو یہان سے اوٹھ جاؤ
کیا ہے تقصیر میرے بتلاؤ

کون کہتا ہے ہم سے بولو تم

اپنا گھونگٹ سے موہنہ کو کھولو تم

رات بہی تھی اور مجہی تہا حجاب
نہ دیا کچھ مین نے اوسکو جواب

ماری مستی کے ہو رہی تھی بیتاب
ہاتھ اپنا بڑھا کے اوس نے شتاب

جھٹکے پکڑا ازار بند میرا

کانپا وہیں سب سی بند بند میرا

دھینگا مشتی وہ جب لگا کرنے
شرم کے مارے مین لگی مرنے

جا ہو کہ کیا

چاہا جو کچہ کب مقدر سے لے دی نہ آوار مجہکو گہر بہر نے

رو رو ہر ایک کو پوکارا کیے

سر کو پیٹی یہ دی وی مارا کیے

میری جب دم ازار اوتاری تھے جینج پر جینج من نے ماری تھے

زندگی سے من اپنی عاری تھے وہاں چھری تہی نہ اور کٹاری تھے

مار کر پیٹ من جو مر جاتے

نام سب گنوار لوہن کرجاتے

من ہے ایسی ہی بس کڑی دل کی جو جو ابدا ہوی وہ سب جہیلی

صدقے حالی کے میری جان بچے ای نے جیالی سراہی میرے

زور کرکے وہ جب وباتا تہا

عرش کے اوپر مجہی غش آتا تہا

تہی قضای کے مین بڑی پاسے بہ گئی جو لہو کے پرنالے

رحم اتنک بدن نے ہین الی کیون نہون مجہکو جان کے لالے

سچ ہے دنیا مین جو کہ گنواری ہے

بحث کے رات اوسکو بہاری ہے

کڑوی تونبی کی لبب کرکی جار سینکی مٹہی سی دن من سو سو بار

نہ بہنی اسپہ بہی لپو کی دہار وائی لالن نی ہو کی مٹ لاجار

کیا کہون من کہ کیسا کام کیا

گندی پانی سی اکی دہار دیا

میری مٹکی من جب گئی جا ور املا صاحب نی سنتی ہی یہہ خبر

بہر کی تبنول شیشو کی اندر بہیجی مینجبر کی جلد ہو اکر

رسم یہہ ہی بکورا مار اپنا

اولٹ دیا بڑا ہی جون ہیا

کیا ہی منہ طوطی دبا ہی دم شاد کب ہی کہ ہو گیا ہی غم

جالاصاحب سی ناک من ہی دم چہوڑتا ہی نہین مجہی اکدم

کیا کہون مدکمان ہی کیسا

آئی جانی کہین نہین دیتا

خمسی

کہیلن تہا سی اور کہلونی منگائی تہوار کا ہی دن نہ اچی راڑ لائی

جم جم سی جیتر بچن کی صاحب منائی لب شیٹی ہو کی دلکو نہ میری جلائی

دیوالی پہری سپدی طرح کہرمن آئی

۱۳۱۷

جو ہو ہوار بادو کے گھوڑی پہ اس قدر — مُہرہ لیا لڑائی کا جھٹ کس لیا بساط پر

شطرنجی ہاری جاندنی حاکم نے بھیج کر — وہ چال ہم چلے کہ دیا برد سارا گھر

اب باقی میں جن داؤں پہ مجھکو لگائی

بہلا دیا ہو انہیں روشن دیوالی کا — اندھیری وصل میں کھیلوں نہ کیوں جوا

حاکم نے بھی بہادو لگا ڈرہی نہیں ذرا — مشکل ہے یعنی بات کہ دن اور ہی کیا

بی رخ نہ مجھ سے ہو سکے ایسی شرط ہائی

ککھلی نہی مال والی ملے مجھے نیک وات — سمجھو نہ کیوں یہ دین لگی خوب بر وقت

ایسی ہندو کی بشت جو کر دو تم بدی کی بات — در گور آپ لے گیا شہد و کو ہی مات

میرا محل نہ پھر بخارا بنا ہی

جو تمسی جھجھری میں جیائی حرام کے — او سوت ہی کیوری بہری انکی نام کے

رہجائی ہنڈی اپنی کلیجی کو تھام کے — لونڈی نہ میں نہ بچی ابن مسری غلام کے

سامان اب دیوالی کا جلدی منگائی

ڈرکو نوال کا ہی نہ مجھکو وزیر کا — حاکم کے آگی جیھ چینو کی لڑو ملی بہلا

پہہ قبل بسا جو ڈیل بڑا باتو کیا ہوا — تمکو خدا نے احمقوں کا بادشاہ کیا

تک بک کے معرکا ہیری پہچانہ کہائی

ای جان تیری ہاتھوں سے کر دادن روشنی ... بکڑی بنی بلا سے یہ مسطار ھی ایسے
حالی نہ ہو گی ہمکو تو اسودہ من کہیے ... اندھیر ھی یہ لوڑ و میان اپس ہم سری

بجی کے ہاتھوں یہ کے درا چوک جائی

شہر آشوب

کم ہین جا رو سیج ہر ایک کے صلات اچ کل ... دفن مرد کی طرح گہر گہر ھی دولت اچ کل
مردونکی ہو گئی نامروشمنت اچ کل ... لکہنو من تب وہی سو مونکی حسنت اچ کل

گور ہر خانم کے رونی ھے سخاوت اچ کل

جہو بچہ ھے حشمت کا حقگو سوم ہر اُتو کا گہر ... اون جڑی یاروںکی بیس من ہین بین جو ایک پر
گوڑ یا خانم ہا یہ بیسا عجائب جانور ... سنتی جسکا نام ہون صورت نہین اپنی نظر

بہبس من عبقا کے اب رہتی ھے حشمت اچ کل

دل سے او ٹھ سکے ہمسن ھے اچ ہیت کے توا ... صبر اور نا بقراری سے ھی یاری سے سوا
مقبلی رکے اوہی لسخہ تہی کشتہ کیا ... کیمیا کر جسکو سمجہی اوسنے کب مسکا دیا

جلکنے یا توبکی بسری رو کی ھے صورت اچ حل

رو تی مردون کو منہ اون دل شگفتہ ہو گیا ... نا و کہا کی جل گئی ہو خاک یا تو من اثر
ایک کہر املنا نہین کہتی ھی آنی من نظر ... جن بکوڑی کو اجی جو ڑا نہ یا وہ ہو بلا کر

مفلسے گبل گئی ھے اوسکی رنگت اچ کل

ہی ہیں

ہی نہین ٹکسال سے باہر کوئی مطلب میرا   کیا رذیلی لینی کا ہووے شرم سے بی آسرا

اشرفی خانم مہری کندن نے دیکھو سچ کہا   اپنی چاندی کب بنی زردار جب یون بیچا

بیگمی سونی کے لوٹی او ہی عبرت اج کل

اینٹ سے ہے اینٹ بجوا ئین ہر کہوف کہان   بیچے والی ایک ٹکے کے واسطی مسجد کو ڈہائین

راج بی اپنی ولی کہنگر کے ہی چونہ لگائین   بھلی ہمسائے کے گہودن محل ہڑ وی بنائین

ہو کے جاہی ہر ایک دشمن خصوص اج کل

رکھتی ہون بن بیٹھ من بھے اوہی کو بکر بناہ   دوسری وائے کہا بندی لے خالی بھے گواہ

بالہی السی رزدار وکی ہون بہری تباہ   کرتے ہین کچھ مین ملکی جرمن جالی واہ واہ

کیا کرون اوڑہون کہادن ھے یہ جالس اج کل

لاکہہ رنڈی واسطی دولت بکے اب ہبوا   مرد مروائی کوی ہڑ واسی با مسخرا

ایک حر مہرہ نہ حاصل اوس گدہی کو ہوا   شعر مہر ای کسوٹی جابی کس دیکہی ہوا

ھی کسے سے کی بہن تو حقیقت اج کل

سیکڑون مہری جعنم ہر کیون بھونکتی ہے   ہڑہ کی بوبون کے وشتہ جان کو ہی دوڑکی آب

جانجائی یشیم سے بانڈیکی ای بہتا شراب   اوڑ رہی ھے خاک ھے ہر علم کی مٹی خراب

ہی بجا بیجا بہن میرے سنکا بت اج کل

کچھ ہو میں مجھکو ہیں جو لہی میں جانتا ہے کچھ گیے قطعے قصیدے میں رباعی ریختے

ریختی و اسوختی تاریخ خمسی مثنوی دلمن ہے تو لطف کے بدلی مرا اک اب سوم کے

جوب مرزا کبطرح کبھی مرتّب آج کل

ہیتا النا کبطرح میں جانتی ہوں ہر زبان کیسا کیسا حق میں ان سے مونکی کرتی ہوں بیان

یہہ میری نے قدر ہیں پر میں ہوں انکی قدردان بہاڑ ڈالونگی موون کو موی جیبی کے فلان

بن گئے ہتیار ہی میری طبیعت آج کل

مان ہین بیٹی بہو خالا پھوپھی نانی بچے جو رو سالی سامیں سلہج او بھتیجی بھانجے

ای ممانی دادی پوتی اور نواسے آ گئے ہر محل میں ان موی سوتوں نے اپنی کچھ دئے

اونکی کسنی نے حصت سے یہہ لی آج کل

رنگت یہہ بدلا رہی نے ہر ایک حیران ہے مفلسی کے ہاتھ سے انسان ہی حیوان ہے

جو موا حیوان تھا بس سے وہ انسان ہے ای زروکا ناجان دیکھو کیا جدا انسان سے

ہوش میں ہیں یا نچے اور ہمکو ہی خفّاش آج کل

ملکی کشمیری اچی کنبوہ کا ہے یہ بالکار چار روں یہہ بدذات ہیں شیطان کی آنکھ ہار

یہہ نکوڑی نحس قدمی جسنے ای ہیں حجاز جو شتابانہ حنفائی بحاری ہیں بدل اور سوار

شہر میں دولت قدم انکی بدولت آج کل

آئی ہیں حاکم کی لیتی انہی سے تکرار میں
کچھ نہ دو تو باندہ لیں مسکین موی بار میں
گنبای سوکہی دو تو چلتی ہیں بواسر کار میں
چاندنی خانم عجب اندھیر ہی دربار میں

ہیں وہی بہتری کہ جنکی ہے حمایت آج کل

کوتوالی والوں نے باندھی کمر انصاف پر
اول تو راضی نامہ دی کچھ اور خرچی ان کر
پھر جو ہو چوری تو دہشت سے نہو کوئی خبر
بھلی گھر والی ہند ہیں اوسکی ہو چوری سے گھر

تھانہ داروں نے یہ حکمت ہے لگائی آج کل

ہیں بغل میں داب کے ایمان بیٹھے بے حیا
بی ذو کانا پان حالی کا نہی قرآن کا
داڑھی منڈھوں سے ہیں لیبی داڑھی والی ہیں سوا
حق کو ناحق کرتے ہیں ناحق کو حق یہ برملا

لوح دکھلائی خدا ہی ہی عدالت آج کل

لالچی ہندی یہ لیبا ہے سمجھی ہیں ثواب
ڈر نہیں مرنیکا ہی کیسں کہیت کے بھی عذاب
صاف ٹکرا اور تکے دیتی ہیں کار بندی جواب
جو بہت دی اوسکا کہنا ہو جو کم دی ہو خراب

ہر کچہری میں ہے کرنی کام رشوت آج کل

حاکم کرتے ہیں یہ حد مسکار کوشش ای سر پر
چہین لو چیجلی اگر مانگی کوی ہم سے فقیر
ہیں مریدوں میں یہ جیسے رکھنے بہنی کوڑی بکے پیر
فیض جان بے فیض تو آگی نہ یہی السبا پیر

کیا بڑی ٹیکی عجب بگڑی ہے نیت آج کل

جو فقیری وہی کہ ہین اونکو بہن بڑہائی گڑہی   سمجھی شاعر کو بصنعہ اُن منہہ پہر کیون چڑہی

بہلی تو بڑہی ہین جنہن پڑہی تو سر پر چڑھے   کوی اونکی شان مین شاعر قصیدہ گر پڑھے

اعتراض اوس پر کرین ورن اوسکو ذلت آجکل

مُنہہ شعر کی طرح سُن سُن کے بنا مین شعر پر   شعر کی شاعر سند دی نے کری جو بہا اگر

بحر مین پہر گفتگو کرنے لگین تہوڑی وہ خر   قافیہ ہو تنگ اوسمین بہی تو قصہ مختصر

گالیان بدلی صلاکی ہو عنایت آجکل

مفلسی مین کام آتا ہی نہ کوئی رشتہ دار   باپ سے ہاتھی جو کچھ ہی سے بوا پروردگار

غیر کیسی حال اپنون کا یہ ہی اب آشکار   ایک بہائی کو بھی فاقہ ایک کر بار ہزار

اوٹھ گئے دنیا کی پردے سے محبت آجکل

بیچ لی ادہر سے اودہر گر کسی کے کوئی شئی   لڑنی والی دو ولو مرجاوین یہ جھگڑا ہووی تی

دیکھہ کر یہ حال کوئی جیب سے بیتابکی   اندہی نگری راج چوپٹ شہر مین ہر لوگ سے

نی مری جو جاہی جسکو ادہی ہمت آجکل

ہو نہ دولت کو صر ایمان پر آئی زوال   گہر کے کہتی جا بہتی ہین بنت کا باپ ہی مال

خرچ ہو باہر یہ سب اہین مردم حال   مان بہن بیٹی بہو کو سوم سمجہین ہین حلال

غیر ہی گہر والیون پر اونکی شہوت آجکل

جابائی پر

چار پائی سی بہی اب طاقت نہ اوسکی رہی ہے ‌ ‌ ہوگیا ہے حشر کا میدان انگنائی اجی

جسکی حجرا ایسی ہے سندب ہوکے اوبا پس گئے ‌ ‌ حال ہے بدتر ہر اک کا گور کے مردی سے ہے

کوئی سا گہر ہے نہین جسمین قیامت آج کل

سوم توحیدی کے کو جورو سے کہی جب فتور دے ‌ ‌ کیون نہ پہر وہ بہہ کہی باہر وہانی تور دے

یون بہی آئے مہینا بہنے ملنی بسن اپتو زونی ‌ ‌ چاند جان ورن کہ بلکہ ایسی جہاں تو کمور دے

کرنی اس لالچ سے کو جاتین زیارت آج کل

چارون بچے چاند کے سب لازم ہی اجی ‌ ‌ لیک قارون کا ساتہ اپنی دولت ہے

ای غنی جان سوم کے ہی باب ہین اوکی دنی ‌ ‌ ہار بن جو ہتی ہات آئی سے گنتی کے ہی

نام سے محکو نہ کیون ہو اوکی نفرت آج کل

ہوگئی راحت ہے دشمن رکہی ہی ہو تو تعجب ‌ ‌ دور دولت ہو گئی کسطرح سے ای قرب

پاون جو بہلا کی سوی پہر نہین جاکی نصیب ‌ ‌ جو سنی ہی مبتلا ای اوسے ہین ایسی غریب

اوسکی گہر مہمان رہتی ہے فلاکت آج کل

ڈر سے سر جانی کے شاید جا کہین ونکت جای ن ‌ ‌ لاش کا یہہ حال ہو پائی نہ بردہ گور کفن

یار کہی جہدہان سلاوین گور من یہہ ہین جلن ‌ ‌ نوکری کر کے اگر تنخواہ مانگی ای بہن

جای جنڈری اوسکے گہر نہ ای آفت آج کل

حبب

منہہ سے کہلواؤ کہوں کب ایک کا بادا ہی ایک   کوئی فرقہ اسمیں ہو سب کا تو الفت ہی ایک
دوسری کو وہ کہہ سکتا ہی ہیں اصلاحی ایک   جیسکے نوکر دو ہیں اوس سے ایک کے حرج ہا ہی ایک
رہ گئی بیدلی سفارش کے ہی عیبت آج کل

جب گنوار وںکو ہو عامل کے رہنی کا یقین   کسطرح بیباجلی دستور ہی بیہہ ہی آئین
سال میں بارہ بدلتے ہیں تو عامل بہتیا   بی امانی سال بعد کا کہہ اجارہ بی نہیں
جو اضافہ دی وہی بس باری خلعت آج کل

جیتی جی ہی لپٹ رشوہ ہوگا مرنی سے بلند   باجی کہیں جا لگا جبدم ایکہ بیری ہو گئی بند
بہو فوجی اپنی ظاہر کر رہی کی عقلمند   خاک میں مل جاتی ہی ہو ماہی ہے مردہ پسند
جو مری کرتی ہی اونکو یاد خلقت آج کل

اب سمجھ جو حال ہے ملک میں بارہ راس کا   کہو نسی ہی ان ہر سنیچر کی جسم کا بتر ا
بیدکا سنی ہیں تڑ بھی ہیں ہٹی دھرم اڑ گیا   تو نہیں دل سے جاکر جھوٹھ کہتا ہی کہیا
اپنی مطلب کے ہر ایک گاتا ہی بدت آج کل

چھتری رجپوت رستوگی برہمن چوہری   کہو سلی مرگی چھری کنبوہ جٹی کھتری
پاین اب ایمان کا اپنی نہیں اونکو ڈری   بی امانی ہے اجی ہر قوم کے دلمیں بھری
کیسا خالی ہے دعا باری سے طینت آج کل

فقط الملکی

نی ایمانی کے یہہ سیاہو کار ہین اٹہروی جنبال   جاہتی ایمان کے دولت کو ہین جو بدلگا مال

شیخ سید کو کرین اور برہمن کو یہہ حلال   بی ایمانی کے جہری ہے شہر دو نکی کمال

کچہہ نہین ہندو مسلمانون کو وحشت آج کل

رگہ ہین گویا ای بوا اس شہر کے دوکاندار   نوجہین مردہ جان کر گاہک جو دیکہین جان دار

ایک وہ ہوتے ہی سومن تو نکلی بہر ایمان دار   بہاری بہر کم دیکہی کو ہین یہہ ہٹہروی شان دار

ہنکو کہی شہر بور سے دی انکو لسٹ آج کل

نامی دہوبی کنجڑی بہٹیاری قصائی بالکار   ایک کوڑی کے لسی ہوتی ہین گردن پر سوار

لوٹ کر ہمکو ہوی ہین تنبولی مالدار   ہم فقیر ونسے ہین بدتر دیکہہ لو ہی اشکار

یا جیون کے گہر مین ہی کو مگر نہ دولت آج کل

جاہی جتنہ دی کے سفہ سے کوی بابی بٹی   ایک کٹورا دی نہ وہ پانی کا بی کوڑی لیے

اوسکو کچہہ پروا ہین پیاسا مری جاہی جیسے   ایسے ہی لوگون نے مولا پر ستم ہبری کئے

کربلا کی یاد آتی ہے مصیبت آج کل

رور جنگ کے کر وجو انکو محرا صبح و شام   دن اوڑا ملکی سے بر مہینہ نکلی کچہہ کلام

بہای یوسف ایسے بہہ ولکای کیا کوی غلام   جاہتی ہین جو کرین پہلی ہمین جہک کر سلام

کیا کسے کیسی صاحب سلامت آج کل

ای زناجی کام کیا ہے باپ دادی کی زمین | لنگی ہے حمام کی یہ عقلمند وکی قرین
ہین وہ ایسی ہی ہی اونکی ذات سے مخلوقین | اشنا کیا کام اپنی باپ کے ایہین ہین

کام ہونی پر ہین یاروکی حالت آج کل

باوشاہ میرا نمازی متقی پرہیز کار | ای دوگانا رحم دل عادل سخی اور دیندار
سیچ خبر پہنچی نہ جب حضرت کو لوگو زینہار | کیا کرین وہ یہ خطا اخبار کی ہین اشکار

کم ہی ہم پر جتنی ہو مہر شہ کی شدت آج کل

سیچ کی کہنی پر ہی کلہ کار کی کٹتی زبان | منہ نہ کہلوا حالصاحب کیا کرون تجہ سے بیان
لکہنی مین کون ہین اشراف کا اب قدردان | شیخ سے سید بنی جاتی ہی محل جاتی مہان

بیبیا جامہ زیب ہے دنیا کی حرمت آج کل

خمسہ دیگر

بیٹروکی کچہل ہو کوکی دیکہی سنگار رنگ | دولہ سیا باعکہ ہین یہ دیتی سنوار رنگ
لاکھون ہین نام کیا لون کرون کیا شمار رنگ | ایک ایک رنگین اچی دو دو ہزار رنگ

نکلاتی ہین بہار مین اپنی بہار رنگ

انگی ہے ہیرا لعل سے بنتا کی جو لکو | سر منڈتا جانی جوہری بازار مین کبہو
اسمین دلیل ہو بگی دو چار جان لو | موتیکی طرح رکہی خدا اس کے آبرو

ہر رنگ ہے محل کا جواہر نگار رنگ

کرایا سکی

کر اب آسمان سے تبال جاتی　　مانون گئے اب ایک نہ یہ راگ لائی

سر کھینچ ڈالی جھاڑون من بردی بلائے　　جھگڑا ہی پلی بہشت کا بیلو بجای

ویرانی جای دلکی اجی دی غبار رنگ

خانم لسانی دی ہے وہ بد تر مجھی کنیز　　وہ جھاڑون کے ہی گدی ہین رکھی بے تمیز

کہتا ہی جسکو سارا محل لوہی کوی جیز　　ای سوم جودی جسکا ہی جان ہی عزیز

مبانی تو کیا رنگی اری ساری ادار رنگ

ہو ستم گدا ست کے لینی کو ہی اڑ رہی　　ائی محل من جھاڑ لگا مستی مری اٹھے

ہو لیگا کل جو ڈھنڈ ہا تو ہو لی بھلا دی　　گلدار جان کے باعمن رنگ پر ستے رہے

کیا کیا نہ لائکی اہی تو تو بہار رنگ

مو سے سی گلبدن ملا اترا نہ جل جھی　　جنت من لاشہ مار نہ لو اس غرور سی

ہہ دلمی جھلیان نہ گل اندام لی مہری　　ہا ہو تون ہین ستما ہی ہو لام ہین سکی

میجی کا جو دکہاتی ہی تو بار بار رنگ

نکسال من ہین بارہ برس ایکجا ہین　　اونکی قدیمی توجہ تو ہمسای ہی عنچ

جنیا کی اہل لادی ملین تجکو گہ کہین　　کیا جانسی ہے اشرفی خانم مجھی ہین

کندن شہر اپنا ہی بے اختیار رنگ

البسی تو سا ہو کا رہہ لونڈی ہی اب کے　　سُستی ہے مُنہ پہ زردی سے چھا گئی
ہو تا ہی خار میری نہ گہرائی اب کے　　جینا جرا کی لیگئے جینا کا ہی مرے

جیتا حُسن ہے جو رکانی رہینہار رنگ

جینا کی پہل لوگو جیبا ی کوی ہزار　　عاشق تن اوسکے تو ہیں جیتی ہے رہار
کیتا جانے کوی مرود اہن رنگ کے ہہار　　بہو بری کسطرح رنڈیان کو کر ہیون نثار

مستے کا لکہہ ہے جیتی پہہ نالکا ر رنگ

شرمای و تہو یا کبہڑا سفید الیبا ہو گیا　　ہو تا ہی سبز تونٹی کی برسے کبھی سوا
تہنا ہلی کا لا زردسے اب لال ہی ہا　　کر کٹ کے دہمن اجی بے سنگ ہے پہہ جیبا

چنبر موا بدلتا ہی جو بار بار رنگ

باری کا رہنی والا ہی کہہ کہوٹی کی دہی ڈرشت　　گر ہی کہہ اوکیون سن کہنا یہہ واردات
ٹکسال جب چڑہا نو حرمت وگی کہ بات　　کہنا کہ کی ناوکتی ہے کیا کہکو ساری رات

تی ہو گیا ہی منہہ کا جو تیری سُنار رنگ

ہمت دو کا نا عشق کے بند ہوانی دلکو جو　　مرتی ہمن یہی لو اوسیہ بوا بہانی دلکو جو
دنیا کی کیفیت اجی دکہلاتی دلکو جو　　کالا ہجو یا ہجو گورا لسبندای دلکو جو

اوسیر نثار کبھی ستر ہزار رنگ

جوڑا گرگا

جوڑا کسی کی دیکھا گلی میں شاہزادے   ہی چوٹ میری دل پہ لگی اوسکی عشق کے

اس سر کے ہی قسم کہ جاویکی میں ہی   ہو وی کفن میں کفنی بہی ویسی ہی رنگ کے

اب تو ہوا ہی ایسے گلی کا یہ ہار رنگ

دن رات گہری رہتا ہی اوس سجن کو ہراس   غمکی سوا خوشی نہین اپنی پی آس پاس

دل بیقرار ہوتا ہی اور جاتی ہین حواس   منہ زرد اکہین لال ہٹی کیڑی حے اوداس

عاشق کے بوجھنی کو ابین یہ چار رنگ

ڈرہایا تو وہ ہوب ہو گئی جلتی ہین ہوا   سنو کہی گا کیا یہ شام کو استر صبای کا

سن او جوان بیٹی میری ماں نی یہ کہا   جو لی یہ ہی پلنگ اری صبح سحر ہا

میرن یہ جل کی ای تو جلدی اوتار رنگ

لو او بیر گہر سے لوکو مکر نہ دل گڑ سے   جو بی تہی جہتی ہوئی جا رہ گئی دو نے

ای جان اوس منل میں گرفتار ہم ہوے   رنگ سراح وی تو ہی گل غید اور سے

جوری گیا دو بٹہ رہا در کنار رنگ

قطعہ طبع زاد جان صاحب

میں صدقے گئی اکی یہ قطعہ دیکھو   میری جان صاحب کی لکہا ہی باجے

جو بی بعض ہمار سے مل گئی سے   اگر دور سے شعر دیکھا ہی باجے

کہا مسیح یہہ ہر کسی نے ہر سن او سکا — مسیحا کا عالم دکھاتا ہی با سچ

ہری اُسکے مضمون میں معجزی ہیں — کہا مجہہ سے مردہ کو زندہ ہی با سچ

دوا کی ہے تاثیر ہر لفظ رکہنی ہا — جو ہی حرف وہ قرص گویا ہی با سچ

غذا قافیہ بحر ہر ایک یانی — ر زلفون کو بر نہر باندہا ہی با سچ

اجی اُسکے تاریخ بیت الشفا ہے — یہہ دیوان جاہت کا نسخہ ہی با سچ

الحمد للہ کہ نسخہ ہذا موسوم بہ دیوان جاہت الصاحب لصنف میر یار علی بتاریخ سوم
ماہ جمادی الثانی روز پنجشنبہ برای گذارش خدمت کنور راجہ بہادر کنور سنگہ راجہ صاحب بہادر

بخط خادم من گوبند لعل بلدہ عظیم اباد

صورت اختتام

پذیرفت

۱۲

Kour Jagdis Bahadur

Patna City

Dated Th 11-9-1860